اللہ رب محمد صلی علیہ وسلما

الخطیب

کتابی سلسلہ

عرس مبارک سالانہ

43 واں

مجدد مسلک اہل سنت

مولانا محمد شفیع اوکاڑوی

رحمۃ اللہ علیہ

خطیب پاکستان

ہے یقیں آپ کے ہیں محمد شفیع
ہادی اہل سنت پہ لاکھوں سلام

منجانب: مولانا اوکاڑوی اکادمی العالمی : گلزار حبیب ٹرسٹ کراچی

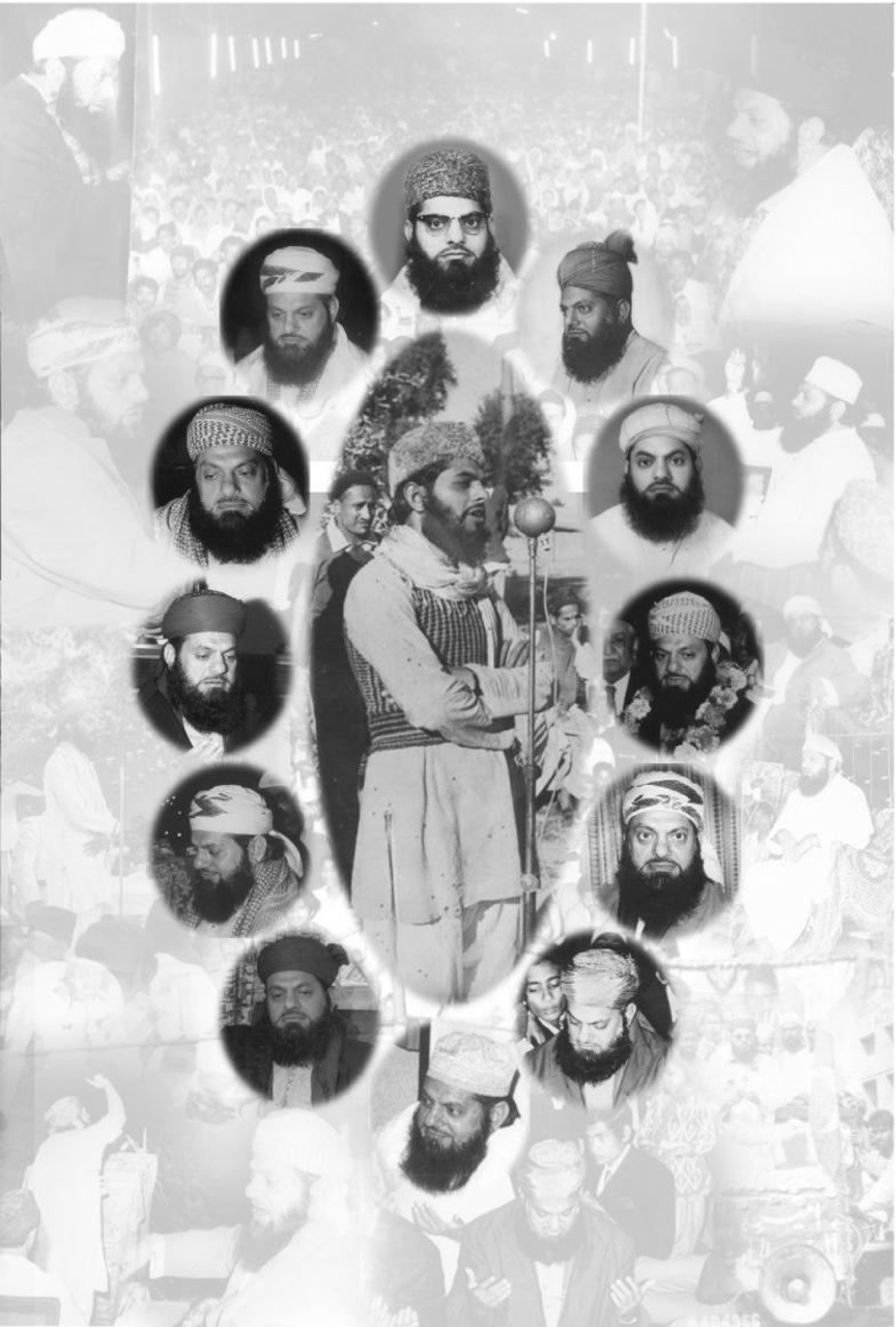
KAB4966

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی) اور سوادِ اعظم اہلِ سنّت حقیقی کی اپیل پر

ہر سال ماہِ رجب کے تیسرے جمعۃ المبارک کو

سالانہ عالمی یومِ خطیبِ اعظم

منایا جاتا ہے۔ ملک و بیرون ملک اہلِ سنّت و جماعت کی تمام مساجد میں ائمہ و خطباء کرام، خطباتِ جمعہ میں مجددِ مسلکِ اہلِ سنّت، محسنِ ملک وملت، عاشقِ رسول (ﷺ)، مُحبِّ صحابہ و آلِ بتول، محبوبِ اولیاء، خطیبِ اعظم حضرت الحاج علامہ قبلہ **مولانا محمد شفیع اوکاڑوی** قُدّس سرّہٗ الباری ورفع اللّٰہ درجتہ کو خراجِ عقیدت ومحبت پیش کرتے ہیں اور ایصالِ ثواب کے لیے فاتحہ خوانی کرتے ہیں۔ ان کا یہ عمل اہلِ سنّت و جماعت کے محسن وممدوح سے اظہارِ محبت و عقیدت بھی ہے اور مسلکِ حق کی تائید بھی۔

ان شاءاللّٰہ تعالیٰ حسبِ سابق اِس سال بھی ماہِ رجب کی تیسری جمعرات و جمعہ کو جامع مسجد گُل زارِ حبیب (ﷺ)، گلستانِ اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی، میں سالانہ دوروزہ مرکزی عرس مبارک کی تقریبات ہوں گی۔ آپ سے گزارش ہے کہ اہلِ سنّت کے مراکز اور مساجد و مدارس میں حضرت خطیبِ اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ والرِضوان کوایصالِ ثواب کے لیے

جمعہ 09 جنوری 2026ء کو یومِ خطیبِ اعظم

منانے کا اہتمام کر کے عنداللّٰہ ماجور ہوں۔ (جزاکم اللّٰہ تعالیٰ)

(اخبارات و جرائد کو اس سلسلے میں منعقدہ تقریبات کی تفصیلات برائے اشاعت ضرور بھجوائیں)

رابطہ : 0092 21 3225 6532

موبائل : 0306-2208613 / 0311-2029386

ای میل : gulzarehabibtrust@gmail.com

توجہ فرمائیں

مجددِ مسلکِ اہلِ سنّت، عاشقِ رسول (ﷺ)، خطیبِ اعظم حضرت علامہ **مولانا محمد شفیع اوکاڑوی** رحمۃ اللّٰہ علیہ نے ۲۱ رجب ۱۴۰۴ھ بمطابق 24 اپریل 1984ء کو اس دارِفانی سے خُلدِ بریں کی طرف رحلت فرمائی۔ ان کے دوسرے سالانہ عرس سراپا قدس کے موقع پر ایک مبسوط اور ضخیم کتاب ''خطیبِ پاکستان (اپنے معاصرین کی نظر میں)'' شائع کی گئی۔ جس میں عمائدینِ حکومت، علماومشائخ، شاعروں، ادیبوں اور عقیدت مندوں کے مشاہدات وتأثرات شامل تھے۔

حضرت قبلۂ عالَم خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے حوالے سے اب تک جمع ہونے والی تحریروں پر مشتمل ایک مجموعہ اشاعت کے لیے تیار ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ حضرت خطیبِ اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ والرضوان کی دِینی وملی خدمات، اُن کی بے مثال خطابت، مسلکِ حق کے لیے تجدیدی وانقلابی کارگزاری، ملک وقوم کی تعمیر وترقی ودیگر صدقاتِ جاریہ، سیاسی و سماجی مساعی، تحقیق وتصنیف اور ذات وصفات کے بارے میں اپنے مشاہدات وتأثرات (نثر ونظم میں) بلاتاخیر ہمیں بھجوادیں۔ آپ کے پاس ان کی کوئی تقریر وتحریر یا تصویر محفوظ ہو تو ہمیں اس کی نقل ضرور فراہم کریں۔ ہم اس کے لیے آپ کے شکرگزار ہوں گے۔

مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی)

۵۳-بی، سندھی مسلم سوسائٹی، کراچی-74400

53-B, S.M.C.H.Society, Karachi - 74400

فون: 92 (021)3452 1323 , 3452 5343 +

Email : maulanaokarviacademy@yahoo.com

ایک گزارش

اہلِ ایمان، اہلِ محبت سے گزارش ہے کہ وہ سالانہ عرس شریف کی محفل میں اجتماعی طور پر ایصالِ ثواب (ہدیہ کرنے میں) شمولیت چاہیں تو قرآنِ کریم، دُرود شریف، کلمہ طیبہ اور دیگر اوراد و وظائف پڑھ کر اس کی صحیح تفصیل تحریری طور پر ہمیں بھجوائیں تا کہ دِین وملت کے عظیم محسن کو زیادہ سے زیادہ نیکیوں کا ایصالِ ثواب کیا جائے۔

دِینی مدارس میں اگر عرس کے ایام میں قرآن خوانی کا خصوصی اہتمام کیا جائے تو یقیناً یہ نہایت مبارک و مستحسن ہوگا۔ جزاکم اللّٰہ تعالیٰ

درسِ قرآنِ کریم

مجاہدِ اہلِ سنت، عالمی مبلغِ اسلام، خطیبِ ملت حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی مدظلہ العالی ہر جمعہ کو نماز سے قبل دوپہر ایک بجے جامع مسجد گُل زارِ حبیب (ﷺ)، گلستان اوکاڑوی، کراچی میں درسِ قرآنِ کریم بیان فرماتے ہیں۔ ہر ماہ کی 21 ویں شب کو حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللّٰہ علیہ کے مزار شریف پر بعد نماز عشاء ختم غوثیہ کا وِرد ہوتا ہے، علاوہ ازیں ہر ماہ گیارہویں شب کو گیارہویں شریف کا رُوحانی اجتماع ہوتا ہے۔ (خواتین کے لیے باپردہ نشست کا اہتمام ہوتا ہے)

اطلاع

گزشتہ کچھ برس سے علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے بیان ہونے والے درسِ قرآن کی رِکارڈنگ کی جارہی ہے، وہ تمام سی ڈیز مکتبہ گُل زارِ حبیب (ﷺ)، گلستانِ اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی میں دست یاب ہیں۔ علاوہ ازیں خطبات اور درسِ قرآن براہ راست (LIVE) نشر کرنے کا بھی اہتمام کیا گیا ہے، انٹرنیٹ پر یوٹیوب میں انہیں محفوظ بھی کیا جارہا ہے۔

براہ راست (LIVE) www.facebook.com/okarviforum

رِکارڈنگ : www.youtube.com/user/okarvispeechesnetwork

www.facebook.com/kaukabokarvi

www.facebook.com/kaukabeahlesunnat

www.facebook.com/muhibbaaneokarvi

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

”دست بستہ“

☆ **اللّٰہ** تعالیٰ جلّ شانہ واحدِ حقیقی، ہر شے کا خالق و مالک، سب کا رازق ہے۔ وہ قادر و قدیر ہے، سب کچھ اُسی کے زیرِ قدرت ہے۔ آسمان و زمین میں سب اُسی کی پاکی بولتے ہیں۔ تمام تعریفیں اُسی کے لیے ہیں۔ سب نعمتیں اُسی کی ہیں۔ اُسی کی بادشاہت ہے۔ بادشاہی و حکم رانی کا وہی حقیقی مالک ہے۔ اُس کی پاک ذات کی طرح اُس کی صفات بھی ہمیشہ کے لیے ہیں، اُس کی صفات اُس کی ذاتی ہیں۔ قدیم ہیں، بغیر ابتدا و انتہا کے ہیں، لامحدود ہیں، کسی کے قبضہ و قابو میں نہیں۔ ان کو فنا نہیں، کبھی گھٹتی بڑھتی نہیں۔ تمام زمین و آسمان والے مل کر بھی اللّٰہ تعالیٰ کے علم اور حکمت کا پورا احاطہ نہیں کر سکتے۔ اسی کی ذات سے کائنات کا وجود اور بقاء ہے، ہر شے کو اسی نے وجود بخشا ہے، وہی باقی رہے گا، اس کے سوا ہر شے کو فنا ہے۔ وہ مالک ہے ساری عزت و شان کا، وہ جس کو چاہے اسے عزت و شان عطا فرماتا ہے۔

یہ کائنات اس نے اپنے حبیبِ مکرم ﷺ کے لیے بنائی۔ انھیں اپنی ذات و صفات کا مظہرِ کامل بنایا۔ انہیں کائنات کے خزانوں کا مالک و مختار بنایا۔ وہ اللّٰہ تعالی کے خاص محبوب ہیں۔ اللّٰہ تعالی کی بارگاہ میں وہ سب سے زیادہ عزت و مرتبت والے ہیں۔ مخلوقات میں کوئی ان کے برابر نہیں، کوئی ان جیسا نہیں۔ وہ بے مثل و بے مثال ہیں۔ اللّٰہ تعالی نے اپنی عطا سے سب ان کے تابع کر دیا، ان کے تصرف اور اختیار میں کر دیا۔ عرش تا فرش ان کے زیرِ نگیں ہے۔ تمام مخلوق رضائے الٰہی کی طالب ہے اور اللّٰہ تعالی کو اپنے محبوب کی رضا مطلوب ہے۔ ان کی سچی محبت و اطاعت ہی میں رضائے الٰہی کا حصول ممکن ہے۔ وہ اللّٰہ تعالی کے آخری نبی ہیں۔ رحمۃ للعالمین ہیں، سید المرسلین ہیں، اکرم الاولین والآخرین ہیں۔ شفیع المذنبین ہیں۔ ہر کمال کے باکمال جامع ہیں۔ ان کی کامل محبت اور تعظیم ایمان کی جان ہے، ان کی ہر نسبت ہر صاحبِ ایمان کو پیاری اور محترم ہے۔ ان کے والدین کریمین، ان کی ازواج مطہرات، ان کی اولادِ امجاد، ان کے اہلِ بیت اطہار، ان کے سبھی اصحاب سے محبت، ان کا اکرام و احترام ہر مومن و مسلم پر لازم ہے۔ اس حوالے سے معمولی سی بھی کوتاہی کی گنجائش نہیں۔ ذرا سی بھی بے ادبی ہمارے ایمان کو ضائع کر دینے والی اور دارین کا خسارہ ہے۔

دین و ایمان، ضروریاتِ دین، ضروریاتِ اہلِ سنّت، صحیح عقائد کی آگہی اور تعلیم و تربیت ہمیں ہمارے آقائے نعمت، مربّی و محسن، ہمارے مقتدی و رہ نما، مجددِ مسلکِ اہلِ سنّت، محسنِ ملک و ملت، مجاہد و غازی، عاشقِ رسول، محبِّ صحابہ و آلِ بتول، محبوبِ اولیاء خطیبِ اعظم حضرت الحاج علامہ مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رضی اللّٰہ عنہ کی بدولت ملی۔ رحمہ اللّٰہ تعالیٰ اپنے عہد میں وہ مثالی شخصیت تھے۔ کثیر الصفات ان کی عمدہ ذات اور کثیر الجہات ان کی اعلیٰ خدمات ناقابلِ فراموش ہیں۔ وہ مسلکِ حق کی پہچان تھے۔ اپنے قلب و لسان اور قول و فعل میں کمال ہم آہنگی والے وہ قابلِ فخر ہستی تھے۔ علما و مشائخِ اہلِ سنّت اور عوام کو

ان پر اعتماد اور ناز تھا۔ اپنی مختصر سی زندگی میں انہوں نے تنِ تنہا صدیوں کے کام کیے۔ ان کی زندگی مسلسل جد و جہد سے عبارت ہے۔ تحریکِ قیامِ پاکستان، تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوت، تحریکِ دفاعِ وطن، تحریکِ نفاذِ نظامِ مصطفیٰ، تحریکِ تحفظِ ناموسِ مصطفیٰ کے وہ اَن تھک مجاہد اور قافلہ سالار تھے۔ وسائل کی کمی کے باوجود وہ مردِ میداں رہے، ہمت اور محنت ہی ان کا شعار رہا۔ صبر آزما کٹھنائیوں میں ان کی استقامت متزلزل نہیں ہوئی، ہر صعوبت انہوں نے خندہ پیشانی سے برداشت کی۔ ہمہ دم، ہمہ جان وہ دین و ملت کی خدمت میں مشغول رہے۔ الیکٹرانک میڈیا کے بغیر ان کی شہرت و مقبولیت، مثالی رہی۔ سمتوں میں ان کے نام اور کام کی دھوم ہے۔ انہوں نے اپنی باکمال صلاحیتوں سے جس انداز سے کام کیا وہ قابلِ تقلید ہے۔ سادگی، شیرینی، تواضع و انکسار کے اس پیکرِ جمیل کو آج بھی عزت و محبت سے یاد کیا جاتا ہے۔ انہیں بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں مقبولیت و محبوبیت حاصل تھی۔ انہوں نے مسلکِ حق سے کامل وابستگی اور پختگی ہی سکھائی۔ آج بھی ان کی آواز کی گونج برقرار ہے، ان کی یادوں، ان کی باتوں کا تسلسل قائم ہے اور ان شاء اللّٰہ رہے گا۔

43 برس کا عرصہ گزر گیا مگر ہم ان کے شایانِ شان کسی قابلِ ذکر کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کر سکے۔ کتنے ہی کام سوچتے ہیں مگر ہم کر نہیں پاتے، شاید ہم اس قابل ہی نہیں، ہر سال سالانہ عرس شریف کے موقع پر اس یادگاری مجلّے کی اشاعت بھی ہمارے لیے کوئی آسان مرحلہ نہیں۔ موافق احوال نہ ہونا اپنی جگہ مگر ہمیں اعتراف ہے کہ ہم خاطر خواہ صلاحیت ہی نہیں رکھتے یا پھر ہم سستی و کاہلی کا شکار ہیں۔ ہر سال ہم یہ بات دُہراتے ہیں کہ ہمارے حضرت قبلہ عالم خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے فرزند و جانشین، خطیب ملت حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی دامت برکاتہم القدسیہ کا وجود مسعود ہماری توانائیوں اور ہمارے حوصلوں کو مہمیز کرتا ہے، انہی کا فیضان ہے کہ ہم یہ مجلّہ تیار کر پاتے ہیں۔ انہوں نے 27 اپریل 1984ء "مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی)" کی بنیاد رکھی اور اس دن سے اب تک حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کی شخصیت اور خدمات کے تذکار کو محفوظ کرنے اور دنیا بھر میں پہنچانے کے لیے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ انہوں نے نہ صرف اپنے باکمال والدِ گرامی علیہ الرحمہ کے نام کو روشن رکھا بلکہ ان کی بدولت خود اپنا نام بھی روشن کیا، انہوں نے متعدد جہات میں بے شمار عمدہ اور نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ وہ غیر متزلزل استقامت کے ساتھ صحیح عقائد پر پابند اور کاربند رہے۔ مسلکِ حق اہلِ سنّت و جماعت کے لیے ان کی استقامت اور کارہائے نمایاں کی وجہ سے انھیں سرمایۂ اہلِ سنّت اور عالمی ترجمانِ اہلِ سنّت کہا اور مانا جاتا ہے، وہ بلاشبہ دنیا بھر میں سچے سفیرِ اہلِ سنّت ثابت ہوئے۔ اللّٰہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور خاتم النبیین ﷺ کا فیضان ہی ہے کہ وہ کچھ اپنوں کے حاسدانہ روّیوں اور بے گانوں کی سازشوں کے باوجود ہمت و جرأت اور محنت کے ساتھ کام ہی کے دھنی ہیں اور صلہ و ستائش کی پرواہ کیے بغیر اور بغض و حسد کی یلغار کے باوجود خدمات انجام دینے میں مشغول ہیں۔ گزشتہ برس تحفظِ عقیدۂ ختمِ نبوت کے لیے انہوں نے جو کردار ادا کیا وہ یادگار رہے گا۔ صدق و اخلاص کے اس عظیم پیکر پر اہلِ سنّت کو ناز ہے۔ حق و صداقت کے لیے اپنے غیر لچک دار موقف کی وجہ سے وہ کچھ مفاد پرستوں کو کھٹکتے ہیں مگر اس پُر آشوب دَور میں وہ اسوۂ حسینی کو اپنائے ہوئے اپنے نصب العین کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔

یہ اعترافِ حقیقت بھی ضروری ہے کہ ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم کے فرزندِ جمیل و جلیل

حضرت خطیب ملّت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی دامت برکاتہم القدسیہ نے اس عرصے میں اپنے باکمال گرامی مرتبت والدِ محترم کی صحیح جانشینی کا نہ صرف حق ادا کیا ہے بلکہ اپنے والدِ گرامی کے نام اور کام کو روشن اور جاری رکھا ہے اور اس کو مزید بڑھایا ہے۔ رب العزت جل مجدہ کے فضل و کرم سے انہوں نے پانچ بُر اعظم کے پچاس سے زیادہ ممالک میں اور مسندِ اقتدار پر براجمان عہدے داروں کے سامنے، قومی اداروں، نیشنل ٹی وی چینلز، عالمی کانفرنسوں میں جرأت و ہمت کے ساتھ مسلکِ حق اہلِ سنّت و جماعت کی بے باکی کے ساتھ صحیح ترجمانی کا حق ادا کیا اور کلمۂ حق بلند کرتے ہوئے خود کو مردِ میداں ثابت کیا ہے۔ اپنے دھیمے میٹھے لہجے اور علمی مدلل سنجیدہ عمدہ گفتگو سے الیکٹرانک میڈیا میں اپنی منفرد پہچان بنائی اور خود کو جوہر قابل ثابت کیا۔ لیکن اسے کیا کہیے کہ مخالفین سے کہیں زیادہ انھیں ''اپنوں'' نے ستایا اور ستانے میں کوئی کسر نہ رکھی مگر حسینی فکر و عمل کے اس پیکرِ عظیم نے اپنے باکمال والدِ محترم کی طرح ہر اذیت ومصیبت پر کمال صبر وتحمل کا مظاہرہ کیا اور اپنے کام ہی سے شغف رکھا۔ حاسدین نے ان کی غیر متنازع ذات اور شخصیت کو متنازع بنانے کی سازشیں کیں۔ اللّٰہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت خطیبِ ملت نے صحیح عقائد کے باب میں کسی لچک کو خود میں کوئی راہ نہیں دی اور حق پر مبنی مسلکی تصلّب کو برقرار رکھا۔ ان کا یہ تصلّب اور پختگی ''اپنے'' کہلانے والے کچھ لوگوں پر شاید شاق گزری اور وہ لاف گزاف کرنے لگے مگر حضرتِ خطیب ملت نے خود بھی اور اپنے عقیدت مندوں کو بھی کسی جواب کی بجائے خاموشی ہی کا پابند کیا اور اللّٰہ تعالیٰ ہی پر سب کچھ چھوڑ دیا کہ وہی منتقم حقیقی ہے، علیم وخبیر ہے اور وہی معزّ ومذل ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ جلّ شانہ اپنے پیارے اور آخری نبی ﷺ کے صدقے حضرت خطیبِ ملت کی حفاظت فرمائے، انہیں صحت وعافیت کے ساتھ رکھے اور ہمیں ان سے وابستہ رکھے، آمین

کہنے کو بہت کچھ ہے مگر حضرت خطیبِ ملت ہمیں یہی تلقین کرتے ہیں کہ مخالفین وحاسدین پر دھیان نہ دو بلکہ محنت کے ساتھ صحیح کام کرو اور سچائی واخلاص کے ساتھ ثابت قدم رہو۔ رضائے الٰہی ورضائے رسول (ﷺ) ہی مقدم اور پیشِ نظر رکھو۔ اللّٰہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم ان کی تلقین پر کاربند رہیں۔

☆ کتابی سلسلہ الخطیب، سالانہ عرس کے یادگاری مجلّے کے ''دست بستہ'' کے مشمولات کو بہت زیادہ سراہا جاتا ہے، کچھ احباب نے اس عنوان کے تحت بیش تر مشمولات کو سدا بہار قرار دیا اور زیادہ پسند کیے جانے والے مندرجات علیحدہ کتاب میں محفوظ کرنے کا مشورہ بھی دیا۔ ہمیں خوشی ہوئی کہ ہماری محنت بار آور ہوتی ہے۔ ہمارے دیکھنے میں آیا ہے کہ متعدد علما ومشائخ اور احباب ہمارے حضرت قبلۂ عالم خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے بارے میں اپنے مشاہدات وتاثرات حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی سے ملاقات میں بہت عقیدت ومحبت سے بیان کرتے ہیں، کیا ہی اچھا ہو کہ وہ سب اپنی یادداشت قلم بند کردیں۔ اس طرح نہ صرف یہ کہ وہ تمام لوگوں تک منتقل ہوں گی بلکہ حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے کارہائے نمایاں اور ان کی مثالی خدمات کے تذکار محفوظ ہوں گے۔ ہمیں امید ہے کہ ہماری اس گزارش پر وہ سب ضرور توجہ فرمائیں گے۔

☆ اس مجلّے کی اشاعت ہر سال ہم اہلِ محبت وعقیدت سے رابطے اور سالانہ عالمی یومِ خطیبِ اعظم منانے کی ترغیب کے لیے کرتے ہیں، زیادہ سے زیادہ ایصالِ ثواب ہی ہماری کوشش ہے۔ الحمدللّٰہ ہمیں

اس میں کام یابی ہوئی ہے۔ پاکستان بھر اور چالیس سے زیادہ ممالک میں اہلِ سنّت کی مساجد، مدارس، اداروں، خانقاہوں اور گھروں میں احباب قرآن خوانی اور اجتماعی فاتحہ خوانی کر کے ایصالِ ثواب کرتے ہیں۔ ٹیلیفون، ای میل، ایس ایم ایس، فیس بک، واٹس ایپ وغیرہ کے ذریعے ہم تک متعدد افراد کی طرف سے تفصیل بھی پہنچتی ہے۔ جنوبی افریقا میں حضرت الحاج پیر محمد قاسم اشرفی، الحاج ابراہیم اسمال قادری، حضرت مولانا مفتی محمد اکبر ہزاروی اور مولانا حافظ محمد اسمٰعیل ہزاروی اور امریکا میں الحاج محمد پرویز اشرف، محمد شفیق مہر اور سید شمیم نے اخبارات میں سالانہ یومِ خطیبِ اعظم کے اشتہارات بھی شائع کیے۔ انڈیا میں محمد زبیر قادری، حضرت مولانا محبوب عالم رضوی اور حضرت مولانا لیاقت رضا متعدد شہروں میں عرس شریف کی تقریبات منعقد کرواتے ہیں۔ برمنگھم برطانیا سے حضرت الحاج پیر سید منور حسین شاہ جماعتی نے فون پر بتایا کہ ہر سال وہ خانقاہ میں قرآن خوانی کا اہتمام فرماتے ہیں۔ برمنگھم میں حضرت مولانا محمد بوستان القادری بھی ہر سال اپنی عقیدت و محبت کا بھرپور اظہار کرتے رہے اور منعقدہ تقریبات کی خبروں پر مشتمل اخباری تراشے بھی ہمیں بھجواتے تھے۔ بنگلا دیش سے حضرت مولانا ابوالبیان ہاشمی بھی فون کر کے تفصیلات بتاتے ہیں۔ جرمنی سے مولانا عبداللطیف چشتی الازہری، آسٹریا سے پروفیسر ازہر عباس سیالوی اور جناب شہریار رحمانی، امریکا سے سید منور حسین شاہ بخاری، صاحب زادہ ڈاکٹر عثمان علی صدیقی، الحاج محمد پرویز اشرف، صاحب زادہ معین الدین، مولانا مقصود احمد قادری، محمد الیاس حسین، سید محمد اسلام شاہ، مولانا قاری محمد یونس، الحاج چوہدری عبدالحمید، جناب صابر علی حقانی، الحاج غلام فاروق رحمانی اور محمد شفیق مہر کی کاوشیں بھی اس حوالے سے قابلِ قدر ہیں۔ آسٹریلیا سے محمد نسیم بھی ای میل میں تفصیل بھیجتے ہیں۔

☆ گزشتہ برس مرکزی عرس شریف کی تقریب میں اہلِ محبت و عقیدت کی طرف سے پیش کیے جانے والے ایصالِ ثواب میں جناب شیخ عمر علی (راول پنڈی)، الحاج پیر خالد اشرفی (اوکاڑا)، الحاج شیخ محمد اشرف کے فرزندان اور رفقاء (پیر محل)، مرکز فیضانِ مدینہ، دعوتِ اسلامی (کراچی)، الحاج محمد انور عرف اوکاڑوی اور ان کی دخترِ نیک اور ان کے معاونین (کراچی)، محترمہ فردوس انجم اور ساتھی (منڈی بہاؤالدین)، مولانا قاری گل جہاں صدیقی (کراچی)، مولانا قاری غلام عباس نقش بندی علیہ الرحمہ کے فرزندان (شیخوپورہ، میر پور)، حافظ محمد ناصر (کراچی)، برکاتی فاؤنڈیشن کے حاجی محمد عارف برکاتی (کراچی)، پیر محمد راشد ایوب قریشی (کراچی)، مولانا قاری محمد حفیظ (لاہور)، حافظ محمد شفیق نورانی (ملتان) متعدد خواتین اور متعدد احباب نے خاصی تعداد میں ختمات قرآن کا ہدیہ پیش کیا اور دُرود شریف کا سب سے زیادہ ہدیہ مجلسِ خواتین گلزارِ حبیب کی طرف سے تھا۔ 42 ویں سالانہ عرس مبارک کی وہ رُوداد جو پاک و ہند کے متعدد نمایاں اخبارات و جرائد اور رسائل میں شائع ہوئی، وہ ہم یہاں پھر درج کر رہے ہیں، ملاحظہ ہو:

”جماعتِ اہلِ سنّت کے بانی خطیبِ اعظم حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللّٰہ علیہ کا 42 واں سالانہ دو روزہ مرکزی عرس مبارک جامع مسجد گلزارِ حبیب، گلستانِ اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی میں حسبِ سابق ماہِ رجب کی تیسری جمعرات و جمعہ بمطابق 16 اور 17 جنوری 2025ء کو مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی) اور گلزارِ حبیب ٹرسٹ کے زیرِ اہتمام والہانہ عقیدت و احترام سے منایا گیا۔

اس موقع پر کتابی سلسلہ ''الخطیب'' کا سالانہ یادگاری مجلّہ شائع ہُوا۔ ملک اور بیرونِ ملک سے علماء و مشائخ اور عقیدت مند حضرات و خواتین کی بڑی تعداد نے عرس مبارک کی تقریبات میں شرکت کی۔ متعدد خانقاہوں، درس گاہوں، سنّی تنظیموں اور حلقوں کی طرف سے حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے مرقدِ اقدس پر چادر پوشی و گل پاشی کی گئی۔ حضرت سیدنا داتا گنج بخش اور حضرت شیرِ ربّانی شرق پوری رحمۃ اللّٰہ علیہم کے مزارات سے بھیجی گئی خصوصی چادروں کو علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے علما و مشائخ اور عقیدت مندوں کے ہم راہ اپنے والدین کریمین علیہما الرحمہ کے مرقد مبارک پر چڑھا کر عرس مبارک کی تقریبات کا آغاز کیا۔ چادر پوشی کے وقت نعت شریف، ذکرِ اسمِ الٰہی اور صلوۃ و سلام کا وِرد کیا گیا۔ (علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے اعلان کے مطابق تمام اہلِ عقیدت نے مزار شریف پر کپڑوں کی زیادہ چادریں چڑھانے کی بجائے حضرت خطیبِ اعظم کے ایصالِ ثواب کے لیے متعدد مستحق افراد کو پوشاکیں تقسیم کیں)۔ پیر بیرسٹر سید وسیم الحسن شاہ نقوی حافظ آبادی، مولانا سید عظمت علی شاہ ہمدانی، ابوالمکرّم پیر سید محمد اشرف جیلانی، مولانا غلام یاسین گولڑوی، مفتی محمد نوید عباسی، صوفی محمد حسین لاکھانی، مولانا عاشق حسین سعیدی، انجینئر سید حماد حسین، مولانا حامد رضا مہروی، سید رفیق شاہ اور دیگر کے علاوہ خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے خطاب کیا۔ مقررین نے اپنے خطبات میں کہا کہ وہ ہستیاں جو اللّٰہ تعالی کی بیش بہا نعمت اور انتخاب ہوتی ہیں حضرت خطیبِ اعظم مولانا محمد شفیع اوکاڑوی ان میں نمایاں تھے اور بلاشبہ عطائے رسول تھے۔ انہیں قدرت نے جو خصوصیات عطا کی تھیں ان کی بدولت انہیں قلوب و اذہان کی تسخیر کی قوت و صلاحیت بھی ملی تھی وہ ہر بارگاہ، درس گاہ اور خانقاہ میں محبوب و محترم تھے، وہ سچے عاشقِ رسول تھے اور رسولِ کریم ﷺ کی بارگاہ میں مقبول و محبوب تھے اور قرونِ اولیٰ کے سچے مسلمانوں کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔ اسی لیے سمتوں میں انہیں پذیرائی ملی۔ الیکٹرانک میڈیا اور وسائل کی بہتات کے بغیر ان کی اَن تھک جدوجہد کی وجہ سے ان کی شہرت و مقبولیت مثالی رہی جو آج بھی قائم و دائم ہے۔ ان کی ذات کثیر الصفات اور خدمات کثیر الجہات اور مثالی ہیں۔ جماعتِ اہلِ سنّت اور دعوتِ اسلامی جیسی تنظیمیں انہی کا فیضان ہیں۔ وہ وسعتِ قلبی رکھنے والے میر کاروانِ اہل سنّت تھے۔ تحریک قیامِ پاکستان، تحریکِ تحفظ عقیدہ ختم نبوت، تحریکِ دفاعِ پاکستان، تحریکِ نفاذ نظام مصطفیٰ اور تحریک اتحاد بین المسلمین کے وہ قافلہ سالار اور مثالی رہ نما تھے۔ ان کی زندگی مسلسل جدوجہد اور دین و ملت کی خدمت میں گزری۔ وہ ولی کامل اور مردِ حق تھے۔ اہلِ بیت و اصحاب نبوی کے حوالے سے حقیقی، صحیح اور معتدل موقف رکھتے تھے۔ انہوں نے جرأت و ہمت اور بے باکی کے ساتھ تادمِ آخر صحیح عقائد ہی کی ترجمانی کی۔ انہوں نے اہل سنّت کو متحد رکھا۔ عشقِ رسول اور ناموسِ رسالت کے باب میں وہ عزیمت و استقامت کے ساتھ مردِ میداں اور قابلِ تقلید میرِ کارواں رہے۔ وہ عہد ساز اور عہد آفرین ہستی تھے۔ ان کی خوبیوں کی وجہ سے زمانہ ان سے حسد کرتا تھا۔ ان کے اساتذہ و مشائخ کو بھی ان پر ناز تھا اور اہلِ سنّت و جماعت کا وہ اعتبار و افتخار تھے۔ تجدید و احیاے دین کے لیے ان کی مساعی جمیلہ ناقابل فراموش ہیں۔ تحفظِ عقائد اور اصلاح اعمال کے لیے انہوں نے کارہائے نمایاں انجام دیے۔ ان کے صدق و اخلاص اور جرأت و استقامت نے انہیں نمایاں رکھا۔ وہ اپنی طرز خطابت کے موجد و امام تھے اور ان کی

طرزِ خطابت اتنی مقبول ہوئی کہ جس کسی نے اسے اپنایا وہ بھی کام یاب ہوا۔اقلیمِ خطابت کے تاج دار ہونے کے ساتھ وہ مثالی محقق و مصنف بھی تھے، ان کی ہر تصنیف کام یاب اور مقبول ہوئی ۔ ملک وملت کے لیے وہ قابلِ قدر رہ نما تھے اور انہوں نے وطنِ عزیز اور ملت اسلامیہ کے لیے گراں قدر خدمات انجام دیں۔ان کی شاہ کار تصنیف ''ذکرِ جمیل'' ملت پر ان کا احسان ہے۔ان کی شہرت ومقبولیت آج بھی مثالی ہے اور یہ ان کی سچی اور اچھی شخصیت ہی کا فیضان ہے کہ انہیں علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی جیسا فرزند ملا جو مسلکِ حق کے سچے ترجمان اور سمتوں میں اہلِ سنّت کے غیر متنازع اور پسندیدہ قابلِ فخر رہ نما ہیں اور گزشتہ برس تحفظِ عقیدہ ختم نبوت کے لیے انہوں نے قائدانہ اور مثالی کردار کا مظاہرہ کیا جو یادگار رہے گا۔دنیا بھر سے لاکھوں اہلِ عقیدت انٹرنیٹ کے ذریعے عرس شریف کی تقریبات سے وابستہ رہے۔ مجلسِ خواتین گل زارِ حبیب کی طرف سے آخر میں پھولوں کی چادریں چڑھائی گئیں۔بغداد شریف، داتا دربار، اجمیر شریف اور متعدد درگاہوں میں حضرت خطیبِ اعظم کے ایصالِ ثواب کے لیے خصوصی فاتحہ خوانی کروائی گئی۔

اجتماع میں ایصالِ ثواب کرتے ہوئے بیاسی لاکھ انتیس ہزار نو سو چار مرتبہ (82,29,904) قرآنِ کریم ☆ پانچ کروڑ ستائیس لاکھ پچانوے ہزار سات سو باون مرتبہ (5,27,95,752) قرآنی سورتیں ☆ چودہ کروڑ چالیس لاکھ تریسٹھ ہزار پانچ سو اکتالیس (14,40,63,541) قرآنی آیات ☆ دو کھرب سترہ اَرب بانوے کروڑ ترپین لاکھ اکیاسی ہزار چار سو نو (2,17,92,53,81,409) دُرود شریف ☆ تریسٹھ کروڑ اٹھاسی لاکھ تیس ہزار آٹھ سو اکیس (63,88,30,821) کلمے ☆ چھ لاکھ سینتالیس ہزار ایک سو پچھتر (6,47,175) اسمائے حسنیٰ ☆ سڑسٹھ لاکھ اٹھاون ہزار آٹھ سو (67,58,800) استغفار ☆ ستائیس ہزار ایک سو چوہتر (27,174) قرآنی پاروں ☆ کروڑوں مرتبہ متفرق کلمات وتسبیحات اور مختلف متعدد اَوراد واذکار کے وِرد، ان گنت طواف، عمرے، روزوں، ان گنت نوافل، محافل اور نیکیوں کا ہدیہ پیش کیا گیا۔عقیدت مندوں نے ایصالِ ثواب کے لیے مکہ مکرمہ میں عمرہ وطواف کیے اور روضہ رسول (ﷺ) پر بھی فاتحہ خوانی کی، ایصالِ ثواب میں مجلسِ خواتین گل زارِ حبیب کا حصہ نمایاں تھا۔اختتامی دعا علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے کی۔ جمعہ 17 جنوری 2025ء کو دنیا بھر کے 49 ممالک میں عقیدت واحترام سے مساجد و مراکزِ اہل سنت میں سالانہ عالمی یوم خطیب اعظم منایا گیا اور اجتماعی طور پر ایصال ثواب کے لیے فاتحہ خوانی ہوئی۔

مرکزی عرس شریف کی تقریبات میں اجتماع میں سید ازہر شاہ ہمدانی، صاحب زادہ فاروق حیدر شاہ ہمدانی، پیر صابر زمان، محمد عاطف بلو، الحاج توفیق قائم خانی، الحاج محمد نعیم نقش بندی، صاحب زادہ حامد ربانی اوکاڑوی، الحاج جاوید اقبال، محمد آفتاب اقبال، سید عادل شاہ اسحاق، شیخ محمد رفیق، محمد حمزہ ظفر، اسامہ رضا قادری، زبیر اسحٰق، مولانا ایوب الرحمٰن اوکاڑوی، امیر بیگ معصوم، حافظ محمد شفیق نورانی، ڈاکٹر سید انور نیازی، سید سمیع اللّٰہ حسینی، سید اسلم غزالی، سید ثاقب علی، امریکا سے محمد شفیق مہر، سلیم لاکھانی، مولانا قاری ضیاء اللّٰہ نقش بندی، علامہ محمد عنصر، قاری غلام قاسم اویسی، قاری محمد امین، مولانا عبدالعزیز قادری، قاری محمد اصغر سعیدی، سید ریحان علی چشتی، حاجی جاوید معرفانی، شیخ

محمد آفتاب، لاہور سے مرزا محمد ارشاد مغل، بزمِ فیضانِ وارثیہ کے اراکین مع احباب، انجمن مجاہدین مصطفیٰ کے وقاص مصطفیٰ اور ملک ریحان گجر سمیت متعدد معززین نے شرکت کی انجمن طلباء اسلام اور بزم فیضان وارثیہ نے اپنے مراکز میں عرس شریف کی تقریبات منعقد کیں۔ اخبارات و جرائد نے سالانہ عالمی یوم خطیبِ اعظم کے موقع پر خصوصی مضامین شائع کیے اور ٹیلے وژن چینلز نے خصوصی پروگرام پیش کیے۔ ان شاء اللّٰہ تعالیٰ حضرت خطیب اعظم کا 43 واں سالانہ عرس مبارک ماہِ رجب کی تیسری جمعرات و جمعہ 08-09 جنوری 2026ء کو منایا جائے گا۔ (رپورٹ: حمید اللّٰہ قادری، حیدر علی قادری)''

☆ 33 ویں سالانہ عرس مبارک میں خطیب الاسلام حضرت مولانا پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی علیہ الرحمہ کے فرزند صاحب زادہ پیر بیرسٹر سید وسیم الحسن شاہ نقوی پہلی مرتبہ مدعو کیے گئے اور سامعین نے انہیں بہت سراہا اور پسند کیا۔ اس کے بعد سے انہیں مسلسل مدعو کیا گیا۔ عرس شریف کی تقریبات میں ملک و بیرون ملک سے عقیدت مندوں نے بھرپور شرکت کی اور دنیا کے 43 ملکوں میں اور ملک کے ہر بڑے چھوٹے شہر میں ایصال ثواب کے لیے سالانہ عالمی یوم خطیبِ اعظم منایا گیا۔ 92 ٹی وی چینل نے بھی ''صبح نور'' پروگرام میں خصوصی طور پر خراجِ عقیدت پیش کیا۔ جناب جنید اقبال کی میزبانی میں خطیبِ ملت حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے علاوہ پروگرام میں مخدوم پیر سید محمد اشرف اشرفی جیلانی اور پروفیسر عمیر محمود صدیقی نے اس پروگرام میں شرکت کی۔ روزنامہ جنگ کراچی، روزنامہ 92 کراچی، لاہور، روزنامہ نوائے وقت کراچی، لاہور، ماہ نامہ عقیدت (حیدرآباد)، ہفت روزہ ارضِ پاک (حیدرآباد) اور ہفت روزہ کاروانِ وطن (حیدرآباد) اور متعدد جرائد نے خصوصی مضامین اور سالانہ یومِ خطیبِ اعظم کے اشتہار شائع کیے۔

☆ دنیا بھر کے متعدد ممالک کی مساجد اہلِ سنّت اور مراکز میں علما و مشائخ، اساتذہ و طلبا، مختلف تنظیموں کے سربراہان و کارکنان اور عقیدت مندوں نے 17 جنوری 2025ء کو 42 واں سالانہ عالمی یومِ خطیبِ اعظم منانے کا اہتمام کیا۔ پشاور میں الحاج سید اسد علی شاہ بخاری اور حلقہ ریاض الجنۃ کے وابستگان، اوکاڑا میں مولانا قاری محمد اقبال چشتی، پیر خالد اشرفی، قاری عاشق حسین، صوفی محمد ظفر علی، حمزہ نورانی، پتوکی میں شیخ محمد خلیل اور ان کے فرزندان، ملتان میں حافظ محمد شفیق نورانی، بہاول پور میں جنید رضا قادری، گل ریز قادری، سیال کوٹ میں الحاج خواجہ محمد نعیم، میاں ارسلان اقبال اور فیصل مہر اور لاہور میں اچھرہ کے مولانا قاری محمد حفیظ، قاری محمد نعیم، محافل نعت کے حوالے سے ممتاز شخصیت جناب ملک محمد خلیل، شیخ فیصل ظہیر، شیخ عقیل احمد، قاری محمد یونس قادری، راول پنڈی اور اس کے قرب و جوار میں جناب محمد عمران مانی، شیخ عمر علی، محمد حمزہ سجاد اور مولانا قاری مظہر عباس اور ان کے رفقاء نے متعدد مقامات پر سالانہ یومِ خطیبِ اعظم منا کر ایصال ثواب کا اہتمام کیا۔ کراچی شہر میں بزم فیضان وارثیہ کے اراکین نے اپنی عقیدت کا نمایاں اظہار کیا۔ سحر فاؤنڈیشن کے زیرِ اہتمام بھی سالانہ یومِ خطیبِ اعظم منایا گیا اور خصوصی پروگرام منعقد ہوا جس میں وائس چیئرمین جناب سید رفیق شاہ اور دیگر نے خطاب کیا، اس پروگرام کی اخبارات میں نمایاں خبریں شائع ہوئیں۔ برطانیا میں پیرزادہ مصباح المالک لقمانوی، الحاج مفتی محبوب الرحمٰن، مولانا قاری حفیظ الرحمٰن چشتی، الحاج محمد عرفان نقش بندی، بھارت میں تحریک فکرِ رضا کے جناب محمد زبیر قادری، مولانا

غلام مصطفیٰ رضوی، شیخ فرید نثار، حیدر آباد دکن میں محمد مصطفیٰ اور ان کے وابستگان، حضرت پیر زادہ محمد عبدالباقی اشرفی اور ان کے وابستگان، حضرت مولانا لیاقت رضا اور مولانا محبوب عالم اور ان کے مریدین، بنگلا دیش میں حضرت مولانا محمد سلیمان انصاری، رضا اسلامک اکادمی کے مولانا محمد بدیع العالم رضوی، مولانا محمد عبداللّٰہ، احسن العلوم جامعہ غوثیہ چاٹ گام کے مولانا قاضی ابوالبیان ہاشمی، مولانا محمد عبدالمنان، دربار عالیہ باریہ کے پیر سید سیف الاسلام باری، آس ٹریلیا میں مولانا افتخار ہزاروی، راجا عبدالحمید، محمد نسیم خاں، مولانا محمد نواز اشرفی، ماری شس میں سنّی رضوی سوسائٹی کے ارکان، مولانا مقبول احمد اشرفی، شہلا رضوی بنت خطیبہ مولاتنا سیدہ عاکفہ رضوی، زمباب وے میں الحاج منصور رضا قادری، ڈربن جنوبی افریقا میں مولانا محمد بانا شفیعی قادری، الحاج احمد رشید، الحاج ابراہیم اسمال قادری، تنویر ہاشم منصور، مولانا محمد عثمان سلہری، سید محمد علی، سوازی لینڈ میں ابراہیم رضا منصور، محمد نورانی منصور، احمد غلام محمد منصور، قاسم محمد منصور، رضا اکادمی کے ارکان، مولانا آفتاب قاسم، کیپ ٹاؤن میں حضرت الحاج پیر محمد قاسم ذالگا ؤنکر اشرفی، الحاج محمد اسحٰق اشرفی مولانا محمد سلیم اشرفی، پری ٹوریا میں دارالعلوم پری ٹوریا کے سربراہ حضرت مولانا مفتی محمد اکبر ہزاروی، مولانا حافظ محمد اسمٰعیل ہزاروی اور ان کے رفقاء، الحاج زاہد ابراہیم کریم، الحاج ابوبکر کریم، جوہانس برگ میں مولانا اسلم سلیمان، الحاج ڈاکٹر عبداللّٰہ منصور، جرمنی میں مولانا عبداللطیف چشتی ازہری، آسٹریا میں پروفیسر ازہر عباس سیالوی، شہریار رحمانی، میاں خلیل احمد، امریکا میں الحاج اے لیئق بیگ، جناب غلام فاروق رحمانی، صاحب زادہ ڈاکٹر عثمان علی صدیقی، الحاج محمد پرویز اشرف، محمد شفیق مہر، الحاج چودھری عبدالحمید و برادران، سید منور علی شاہ بخاری، محمد الیاس، مولانا مقصود احمد قادری علاوہ ازیں ملاوی، اِس پین، ری یونین، متحدہ عرب امارات، کویت وغیرہ سے احباب نے ٹیلے فون، ای میل اور خطوط کے ذریعے ہمیں سالانہ یوم خطیبِ اعظم (علیہ الرحمہ) منائے جانے کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔ اللّٰہ کریم احباب کی ان کاوشوں کو شرف قبولیت سے نوازے اور ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے درجات بلند فرمائے، آمین

☆ سالانہ عرس مبارک پر ''کتابی سلسلہ الخطیب'' کا یہ یادگاری مجلّہ عرس شریف سے تقریباً ڈیڑھ دو ماہ قبل شائع ہوتا ہے کیوں کہ پچاس سے زیادہ ممالک میں لوگوں تک پہنچانا ہوتا ہے۔ اس کے لیے ہم بہت سی رقم ڈاک پر خرچ کرتے ہیں۔ ہمیں اس لمحے بہت افسوس ہوتا ہے جب کچھ لوگوں کو بھیجے گئے مجلّے صرف اس لیے واپس آجاتے ہیں کہ ان کے پوسٹل ایڈریس (پتے) تبدیل ہوگئے اور انہوں نے ہمیں نئے پتے نہیں بھجوائے۔ وہ تمام لوگ جنہیں ہر سال مجلّہ پہنچتا رہا ہے اگر ان کا پتا بدل گیا ہے تو وہ ہمیں نئے پتے سے ضرور آگاہ فرمائیں۔ گزشتہ کچھ برسوں سے سالانہ عرس کا مجلّہ بھی بیرون ملک نہیں بھیجا جاسکا۔ محکمہ ڈاک کا کہنا تھا کہ کرونا کے بعد مطبوعہ مواد اب بآسانی نہیں جاتا، طرح طرح کی پابندیاں ہیں۔ علاوہ ازیں ڈاک خرچ بھی بتایا گیا کہ فی رسالہ پانچ سو روپے سے زائد ہوگا اور کوئی ضمانت نہیں ہوگی کہ رسالہ پہنچے گا یا تلف کردیا جائے گا۔ انٹرنیٹ کے ذریعے پی ڈی ایف کی شکل میں یہ یادگاری مجلّہ دنیا بھر میں پہنچایا گیا البتہ پاکستان میں ڈاک کے ذریعے پوسٹ کیا گیا۔ اس سال بھی بیرون ملک بھجوانے کی گنجائش فی الحال نظر نہیں آرہی۔ گزشتہ اور تازہ مجلّے درج ذیل لنک پر ملاحظہ فرمائیں۔

☆ ارادہ ہے کہ آئندہ برس سے اس مجلّے کو مختصر کر دیا جائے کیوں کہ اتنے مفصل متن کی ضخامت پر بہت خرچ ہوتا ہے اور بہت سی مشکلات پیش آتی ہیں۔ قارئین سے اس بارے میں مخلصانہ مفید تجاویز اور آراء کا ہمیں انتظار رہے گا۔

☆ 12 ربیع الاول شریف 1447 ھجری کو 1500 سالہ عید میلاد النبی (ﷺ) کے موقع پر حضرت خطیبِ اعظم حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللّٰہ علیہ کی قائم کردہ جماعتِ اہلِ سنّت پاکستان، کراچی کے زیرِ اہتمام ہر سال کی طرح اس سال بھی مرکزی جلوس کے اختتام پر نشتر پارک میں جلسہ ہوا۔ اس جلسے سے خطیبِ ملت حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی دامت برکاتہم القدسیہ کا مختصر خطاب بلفظہٖ یہاں نقل کیا جارہا ہے: ''بسم اللہ والحمدُ للہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ۔ ابتداء میں سلام پیش کرتا ہوں شہداءِ میلاد کو جنہوں نے آج کے دن یہاں اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔ جماعت اہل سنّت کراچی کے امیر اور دیگر علماء جو یہاں تشریف فرما ہیں۔ میں اپنے سے پہلے جتنے خطابات ہوئے ان میں جو مطالبات کیے گئے ان کی تائید کرتا ہوں۔ پاکستان بِکاؤ نہیں ہے، یہ کوئی بِکاؤ مال نہیں ہے، جو چند افراد باہر جاکر غیروں کے ہاتھ میں اس کا سودا کر لیتے ہیں۔ اگر وہ دین میں مداخلت کریں گے، تو ہماری فوج کے سربراہ نے قرآن کی آیت سے لفظ نکالے بنیان مرصوص سیسا پلائی دیوار، تو ہم اپنی افواج کو سلام بھی کرتے ہیں آج یومِ دفاع بھی ہے ان کی خدمات کو سراہتے بھی ہیں مگر انہیں بتادینا چاہتے ہیں کہ جس طرح وہ پاکستان کی حفاظت کے لیے بنیان مرصوص ہیں، یہ سارے لوگ نبی کی ناموس کی حفاظت کے لیے بنیان مرصوص ہیں۔ ہم نبی کی عزت کے حوالے سے، صحابہ کی عزت کے حوالے سے، اہلِ بیت کی عزت کے حوالے سے کوئی لچک نہیں رکھتے، جرأت رکھتے ہیں۔ ہم طوفانوں سے ٹکرانا جانتے ہیں اور ہم حکم رانوں کو بتادینا چاہتے ہیں کہ پاکستان اسلام کے نام پر بنا ہے، یہاں اسلام کے سوا کسی سیکولرازم کو یا کسی اور ابراہیم اکارڈ کو کوئی گنجائش نہیں مل سکتی، وزیرِاعظم، صدر، گورنر، وزیرِاعلیٰ جتنے بھی ہیں ادارے، ایجنسیاں، وہ سُن لیں یہ نبی کے غلام بیٹھے ہیں، انہیں معلوم ہے نبی کی ناموس پہ کیسے پہرا دینا ہے اور رہی بات سنیوں کے اتحاد کی تو جو کسی صحابی کی گستاخی کرے وہ بھی سنّی نہیں ہے، جو نبی کی لاڈلی کو خطا پر کہے، جب کہ خطا نہ ہو، وہ معصومہ نہیں ہیں (مگران کو خطا پر کہنا) بھی ہم گوارا نہیں کرتے، سن لیں اہلِ بیت نبوّت اور صحابہِ کرام کی عزت وناموس بھی ہمیں اتنی پیاری ہے۔ میرے دوستو اور بزرگو یاد رکھیں ہم اہلِ سنّت وجماعت ان شاء اللّٰہ نبی پاک کی ناموس پر پہرا دیتے رہیں گے، پاکستان کی حفاظت کریں گے اور اعلیٰ حضرت کی تعلیمات اور افکار پر پابند رہیں گے۔ اللّٰہ ہمیں اس پر قائم رکھے۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ''

اس خطاب میں ملکہ فردوسِ بریں، شاہ زادی رحمۃ للعالمین، مخدومۂ کائنات سلام اللّٰہ علیہا کے لیے خطیبِ ملت کے الفاظ اسٹیج پر بیٹھے دو یا تین افراد سے برداشت نہیں ہوئے اور انہوں نے شور وغوغا اور واویلا کرنا شروع کر دیا اور بد نظمی کی۔ اس حوالے سے فیس بک سے چند اقتباس ملاحظہ ہوں۔

☆ ''اعلیٰ حضرت امام اہل سنت فاضل بریلی علیہ الرحمہ کے پیر خانے مارہرہ مقدسہ کے مسند نشین مخدوم اہل سنت امین ملت حضرت قبلہ سید محمد امین میاں برکاتی دامت برکاتہم العالیہ نے خطیب ملت حضرتِ علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کوفون پر دل سے دعائیں دیتے ہوئے ان کی مکمل بھرپور تائید فرمائی۔ الحمدللّٰہ تعالیٰ''

☆ ''ایک عالم دین نے جلسہ میلاد میں یہ جملہ کہا کہ ''سیدہ پاک کے لیے خطا کا لفظ گوارا نہیں''اور یہ جملے سیدہ پاک کی تعظیم کے لیے ادا کیے۔اپنے ایمان اور ان سے اپنی محبت وعقیدت کے اظہار کے لیے ادا کیے کیوں کہ یقیناً وہ پاک ہستی ہیں،خاتون جنت ہیں،سیدۃ نساء العالمین ہیں،اسی لیے ادا کیے گئے۔ان جملوں کی ادائیگی پر ذریت آصف میں بے چینی ہوئی انہوں نے شور مچایا جلسہ میلاد کا ماحول خراب کیا اور بالآخر جلسہ میلاد النبی صلی اللّٰہ علیہ والہ وسلم کا بائیکاٹ کر دیا۔نعوذ باللّٰہ۔

سوال یہ ہے کہ اس جملے پر کوئی مسلمان کیسے خفا ہوسکتا ہے؟؟اس جملے پر کوئی مسلمان جلسہ میلاد کا بائیکاٹ کیسے کرسکتا ہے؟؟ سیدہ پاک کی تعظیم کرنے پر جو خفا ہوا یا جس نے جلسہ میلاد کا بائیکاٹ کیا اس کا شرعی حکم کیا ہے؟؟؟

کیا نعوذ باللّٰہ خطا پر کہنا ذریت آصف کے نزدیک فرض ہے نعوذ باللّٰہ؟؟؟ یا ان کا عقیدہ ہے نعوذ باللّٰہ؟؟ برائے کرم شرعی حکم واضح فرمادیں۔سائل:امت مسلمہ''

☆ ''اے کوکبِ نورانی، اے بندہ رحمانی — مسلک کے محافظ ہو، دیوار ہو ایمانی
خوش آل نبی تم سے،خوش میرے نبی تم سے — اصحاب کے پیارے ہو، نورانی ہو نورانی
اللّٰہ کی حفاظت ہے، ایماں کی حرارت ہے — تم حق کے مجاہد ہو، ماتم میں ہے شیطانی
سادات کا دشمن ہو یا ختم نبوت کا — ہر دین کے دشمن کو تم سے ہے پریشانی
اے کوکب نورانی اے بندہ رحمانی — مسلک کے محافظ ہو دیوار ہو ایمانی''

☆ ''15 سوسالہ عید میلاد النبی ﷺ کے دن نشتر پارک کراچی میں واقعہ یہ ہوا تھا کہ جناب ثروت اعجاز قادری صاحب نے اپنی تقریر میں اتحاد اہلِ سنّت کے حوالے سے کچھ باتیں کیں تھیں۔علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے اتحاد اہلِ سنّت کے لیے اپنے خطاب میں واضح کیا کہ صحیح العقیدہ اہلِ سنّت میں اتحاد ہونا چاہیے لیکن صحیح اہلِ سنّت کون ہیں؟ انہوں نے صحابہ و اہلِ بیت کے بارے میں منفی باتیں کرنے والے لوگوں کو نا درست کہا اور سیدہ پاک سلام اللّٰہ علیہا کو خطا پر کہنا بھی گوارا نہ کرنے کی بات کی۔علامہ صاحب نے ہرگز کسی کا نام نہیں لیا مگر عبدالجبار صاحب نقش بندی کو جانے کیا ہوا کہ وہ بھڑک اٹھے اور اپنے طلباء کو جلسے سے اٹھ جانے کا حکم دے دیا اور میلاد النبی کے جلسے کے تقدس کی پرواہ نہیں کی۔واضح رہے کہ باقی تمام شرکاء اپنی نشستوں پر موجود رہے سوائے گنتی کے چند شر پسندوں کے کہ وہ شور کرنے لگے۔حضرت مولانا شاہ عبدالحق صاحب نے اس ماحول میں اپنا مفصل خطاب کرنا پسند نہیں کیا جب کہ لوگ موجود تھے۔وہ خطاب کرتے مگر انہوں نے کچھ کلمات کہے اور سلام پڑھ کر دعا کی اور جلسہ ختم کر دیا۔سیدہ کائنات رضی اللّٰہ عنہا کی عزت کی بات کرنا عبدالجبار صاحب کو کیوں برا لگا؟ یہی تاثر ملتا ہے کہ انہیں

وہ شخص زیادہ عزیز ہے جس نے ''خطا'' کی بات کہی ہے۔''

☆ ایک بہت اچھا بیان سامنے آیا ہے کہ کوئی ''اشارتاً، کنایۃً، تعریضاً، توریۃً، صحابی کی توہین کرے گا تو یہ کسی بھی درجے میں اہلِ سنّت کو قابل قبول نہیں ہوگا۔'' سوال یہ ہے کہ بلا شبہ خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا صحابیہ بھی ہیں۔ اشارتاً، کنایۃً، تعریضاً، توریۃً، ان کے لیے بھی توہین پر یہی موقف ہے یا کچھ اور؟ اب لفظوں کے کھیل نہ کھیلے جائیں کہ توہین مراد نہیں تھی، ان کے لیے کہے گئے لفظوں میں توہین نہیں تھی تو پھر یہ کیوں کہا گیا کہ ''دوبارہ یہ لفظ نہیں کہے جائیں گے؟'' خاتون جنت کے لیے اہلِ سنّت کو کسی بھی درجے میں یہ بھی قابل قبول نہیں۔

☆ ''اہلِ سنّت وَ الگ الگ جماعت'' کی حالتِ زار۔ علماء کی توہین حرام ہے (جب تک کہ عالم ہمارا پسندیدہ ہو)۔ اکابرینِ اہلِ سنّت کی قدر کرو (صرف وہ جو ہمارے نزدیک اکابرین ہیں)۔ کسی سنّی تنظیم کے خلاف نہ بولو (جب تک تنظیمی پالیسی ہمارے مزاج کے مطابق ہو)۔ اتّحادِ اہلِ سنّت وقت کی اشد ضرورت ہے (لیکن قائد ہمارا پیر ہوگا)۔ ہم تو کسی کے خلاف نہیں بولتے (کسی سے مراد ہماری پسندیدہ شخصیات ہیں)۔

☆ سید سبطین علی شاہ صاحب کی دو تحریریں جو ہمیں ملیں، وہ یہاں نقل کی جارہی ہیں۔

''مجھے حضرت خطیب اعظم مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کے فرزند و جانشین حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی سے بہت محبت وعقیدت ہے۔ انہی کی بدولت مجھے صحیح عقائد واعمال کی پہچان اور اُن پر پختگی نصیب ہوئی ہے۔ علامہ کوکب صاحب جیسا دلیر مردِ مجاہد میرے دیکھنے میں نہیں آیا۔ گزشتہ چالیس پینتالیس سال سے میں انھیں دیکھ اور سن رہا ہوں۔ سوشیل میڈیا سے بہت پہلے بھی وہ پی ٹی وی پر سب سے زیادہ مقبول تھے۔ حق گوئی و بے باکی ہی ان کا شیوہ وشعار رہا ہے۔ اربابِ اقتدار کے سامنے اور نیشنل ٹی وی چینلز پر بھی اظہارِ حق کے لیے وہ مردِ میدان ثابت ہوئے ہیں۔ محال ہے کہ کسی بدعقیدہ نے کچھ نامناسب کہا ہو اور حضرت علامہ کوکب صاحب نے فی الفور جواب نہ دیا ہو۔ تحریر ہو یا تقریر، دونوں میں انھوں نے مسلک حق کے معاملے میں کسی ''اپنے کہلانے والے'' کی بھی کبھی کوئی رعایت نہیں کی۔ مسلک حق اہلِ سنت و جماعت کے بارے میں ان کی جرات و ہمت کے سبھی معترف ہیں۔ بلا شبہ وہ اہل سنت کے سچے ترجمان ہیں۔ ان کے دھیمے میٹھے لہجے اور آسان الفاظ و انداز کو بہت پسند کیا جاتا ہے۔ ''آخر اختلاف کیوں'' کے عنوان سے ان کی وڈیو انقلابی ثابت ہوئی ہے۔ دیوبندی، وہابی، شیعہ کسی ایک کے کسی ہلکے جملے کو بھی علامہ صاحب نے کبھی گوارا نہیں کیا۔ ہم اپنے عقائد کے لیے انہی کا نام لیتے ہیں۔

مجھے بہت دکھ اور افسوس ہوا ہے کہ کچھ حاسدین نے حضرت علامہ کوکب صاحب کے خلاف نہایت گھٹیا زبان میں انھیں سوشیل میڈیا پر متنازع بنانے کی سازش شروع کی ہوئی ہے۔ علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی صاحب کی نام وَرشخصیت اور عظمت ہی ہے کہ ان حاسدین نے مسلک حق کے اس عظیم مجاہد کو کچھ اسی طرح طعن وتشنیع کا ہدف بنایا ہوا ہے جیسا کہ مخالفین نے سیدنا اعلی حضرت بریلوی کو اپنے ہذیان کا ہدف بنایا ہوا ہے۔ ورنہ (ڈاکٹر جلالی صاحب سے) اختلاف کرنے والوں میں صرف علامہ صاحب پر ہی اتنی یلغار کیوں؟ سیدنا اعلی حضرت بریلوی سے تقابل نہیں کررہا ہوں لیکن صورت حال کچھ ویسی ہی لگ

رہی ہے۔ علامہ صاحب تو برسوں سے تن تنہا بہت سے فتنوں کا مقابلہ کر چکے ہیں۔ ان کی زندگی مسلسل جدو جہد ہی میں گزری ہے، انھوں نے جو کارہائے نمایاں انجام دیے ہیں ان کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ شاید یہ لوگ اس زعم میں ہیں کہ خود ساختہ جھوٹ باندھ کر یہ علامہ صاحب کو متنازع بنانے میں کام یاب ہو جائیں گے۔ یادرہے کہ اللّٰہ تعالیٰ سے کچھ چھپا ہوا نہیں۔

یہ فضل الٰہی اور کرم مصطفوی ہے کہ علامہ صاحب سے کوئی اعتقادی غلطی سرزد نہیں ہوئی۔

علامہ صاحب کا جرم صرف ایک ہی ہے اور وہ یہ ہے کہ علامہ کوکب صاحب نے حضرت مخدومہ کائنات سلام اللّٰہ علیہا کے بارے میں ڈاکٹر اشرف جلالی صاحب کے الفاظ و انداز سے اختلاف کیا ہے اور اس کے سوا علامہ صاحب کا کوئی اور جرم نہیں ہے۔ یعنی ڈاکٹر اشرف جلالی صاحب سے اختلاف نہ ہوتو علامہ صاحب بہت محترم اور اکابر میں سے ہیں اور علامہ صاحب زندہ باد۔

علامہ کوکب نورانی صاحب کا کردار بھی دیکھیے کہ علامہ صاحب نے اپنی زبان کو آلودہ نہیں کیا، (ان کی زبان سے بے ہودہ الفاظ تو ویسے بھی کبھی نہیں سنے گئے)، وہ معترضین کو دنداں شکن جواب دینے کی بجائے سب کچھ رب العزت جل شانہ کے سپرد کر چکے ہیں اور اپنے عقیدت مندوں کو بھی خاموش رہنے کی تاکید کر چکے ہیں۔

مگر مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا، میرے لیے یہ بہت زیادہ تکلیف دہ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ہرزہ سرائی کرنے والے جلد میرے رب کی پکڑ میں آئیں گے اور ضرور خاسر ونا کام ہوں گے۔

☆ حضرت خطیب ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی صاحب دامت برکاتہم العالیہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

کچھ عرصہ پہلے آپ کے بارے میں ایک تحریر میں نے اہل سنت کے نام لکھی تھی۔ آج ایک بار پھر کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

اہلِ سنت (بریلوی) کا ان دنوں احوال بہت پریشان کن ہے۔ علماء اور مشائخ میں حسد یا مسابقت ہونا تو سمجھ میں آتا ہے لیکن عقائد کے حوالے سے بے اعتدالیاں اور کوتاہیاں تشویش ناک ہیں۔ دھڑے بندی کا زور ہے۔ غلطیوں پر ڈھٹائی کا چلن شدت سے ہے۔ رہبر کہلانے والوں کا یہ حال ہے تو عوام کا کیا بنے گا؟ اعلیٰ حضرت مجدد اعظم علیہ الرحمہ کو متنازع بنانے کی سازشیں نا قابل برداشت ہیں۔ آپ کے والد محترم خطیب اعظم علیہ الرحمہ نے جس طرح اہل سنت کی تربیت کی تھی وہ بگاڑی جا رہی ہے۔ سچ کہوں کہ تقریباً ہر کسی سے کچھ نہ کچھ غلطیاں ہو رہی ہیں۔ ایسے میں آپ کی ذات پر اللّٰہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے کہ آپ کو اللّٰہ تعالیٰ نے اعتقادی غلطیوں سے محفوظ رکھا ہے اور آپ جس طرح سنیت پر پختگی سے ثابت و قائم ہیں اور حق کے سچے ترجمان ہیں، اس دور میں بہت کم ہی لوگ اس طرح ہوں گے۔ سچ کہتا ہوں کہ آپ کی بدولت ہم بدعقیدگی سے بچے ہوئے ہیں۔ جن حاسدین نے آپ پر کچھ بے جا اعتراض کیا یا نامناسب کہا، اسے قدرت کا انتقام کہوں کہ وہ سب خود اس میں مبتلا ہوئے اور خود معترضہ ٹھہرے۔

علامہ صاحب! اللّٰہ تعالیٰ آپ کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے، آپ کو حق و صداقت پر استقامت عطا فرمائے۔ آمین

آپ سے یہی کہنا ہے کہ آپ بلا خوف وخطر صدائے حق بلند کرتے رہیں اور اپنا امتیاز برقرار رکھیں۔
عیدگاہ کے پیر صاحبان کے بارے میں بھی آپ کا سچا اور صحیح موقف واضح ہے۔ حیرت ہے کہ قطعی طور پر واضح ثبوت بھی دیگر علماء و مشائخ کو نظر نہیں آرہے۔ آپ نے بے باکی سے حقائق پیش کر کے جو فریضہ انجام دیا ہے وہ یادگار رہے گا۔

آپ کے لیے ہر دم دعائیں کرتا ہوں۔ اللّٰہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے۔''

سید سبطین علی شاہ''

☆ ''خطیبِ ملت حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی دامت برکاتہم العالیہ کا واضح اعلان: اللّٰہ کریم جل شانہ کے فضل و احسان اور رسولِ کریم ﷺ کی رحمت و عنایت سے میں بحمد اللّٰہ اس عقیدے پر قائم ہوں کہ تمام صحابہ کرام رضوان اللّٰہ علیہم اجمعین مقدس و محترم ہیں۔ جو شخص کسی بھی صحابیِ رسول کی گستاخی کرے یا بے ادبی کا مرتکب ہو، یا کسی گستاخ و بے ادب کا مداح، حامی یا معاون بنے، میں اس کے لیے کوئی رعایت روا نہیں رکھتا اور نہ ہی اسے اور صحابہ کرام و اہلِ بیت اطہار کے کسی بے ادب گستاخ کو اہلِ سنّت میں شمار کرتا ہوں۔

اسی طرح میں حضرت سیدہ کائنات، فاطمۃ الزہراء سلام اللّٰہ علیہا کے بلند مقام و مرتبہ کا دل و جان سے اعتراف کرتا ہوں۔ اگرچہ میں ان کو معصومہ نہیں مانتا، تاہم جب کہ وہ کسی خطا پر نہیں تھیں، کسی کا انہیں خطا پر کہنا بھی مجھے ہرگز گوارا نہیں۔

الحمد للّٰہ! میں اپنے امام، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کی ترجمانی کے مطابق درست اور مستند عقائد و نظریات رکھتا ہوں۔ اللّٰہ تعالیٰ مجھے انہی عقائد پر ثابت قدم رکھے اور اسی پر خاتمہ بالخیر عطا فرمائے، آمین، بجاہ النبی الامین صلی اللّٰہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم اجمعین۔

مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی)''

☆ ''پاسبانِ مسلکِ حق اہلِ سنّت و جماعت خطیبِ ملت حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی دامت برکاتہم العالیہ سے کچھ لوگوں کو بغض و عناد اور عداوت صرف اس لیے ہے کہ انہوں نے اعلیٰ حضرت مجددِ اعظم بریلوی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کی اعتقادی تعلیمات و تحریرات سے ہرگز انحراف نہیں کیا اور کسی بھی منحرف کی رعایت نہیں کی۔

ڈاکٹر اشرف جلالی صاحب یا عیدگاہ کے پیر صاحبان اور ان کے حامیوں کے بارے میں علامہ اوکاڑوی صاحب اپنے صحیح موقف پر ثابت و قائم ہیں اور ان کی یہی استقامت، معترضین کو پسند نہیں۔ الحمد للّٰہ تعالیٰ اس کے سوا علامہ اوکاڑوی صاحب پر کوئی بھی اعتقادی اعتراض نہیں ہے۔

سیدہ کائنات سلام اللّٰہ علیہا کی ناموس اور ختم نبوت کے غداروں کے لیے علامہ صاحب اگر حق گوئی کرتے ہیں تو اس پر ناراض ہونے والے اپنی عاقبت کی فکر کریں، علامہ صاحب پر بے جا اعتراض سے اجتناب کریں۔ ہماری دعائیں اور وفائیں علامہ اوکاڑوی صاحب کے ساتھ ہیں۔

(محبانِ اعلیٰ حضرت بریلوی)''

☆ ''خطیبِ ملت حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی دامت برکاتہم العالیہ الحمد للّٰہ تعالیٰ شروع ہی

سے بلاشبہ یقینی طور پر راسخ العقیدہ، صادق العقیدہ، صحیح العقیدہ محمدی، سنی، حنفی، ماتریدی، بریلوی ہیں۔ بحمدہ تعالیٰ کسی طرح بھی کوئی اعتقادی غلطی ان سے کبھی سرزد نہیں ہوئی۔ انھیں بلاوجہ کسی طرح متنازع بنانے کے پس پردہ ان کے حاسدین ومعاندین یا مخالفین کی یقیناً کوئی سازش ہی ہوسکتی ہے۔ ان شاءاللّٰہ تعالیٰ یہ سازش بے نقاب ہوگی اور تمام سازشی ضرور ناکام ہوں گے۔

اللّٰہ تعالیٰ اپنے آخری پیارے رسول پاک صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کے صدقے سرمایہ اہل سنت حضرت خطیب ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی دامت برکاتہم العالیہ کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور صحت وعافیت کے ساتھ رکھے۔ آمین'' مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی)

☆ سانحہ مریدکے کے حوالے سے حضرت خطیبِ ملت کے 3 وڈیو کلپس کا متن: ''ایک تنظیم نے 10 اکتوبر 2025ء کو احتجاجی مظاہرہ کا ارادہ باندھا اور اس کا باقاعدہ اعلان کر دیا تھا۔ لیکن افسوس صد افسوس کہ حکم رانوں نے ان سے جا کر بات کرنا گوارا نہیں کیا، ان کے طریقہ کار کو سماعت نہیں بخشی اور نہ ہی ان سے کسی قسم کا رابطہ قائم کیا۔ بلکہ اس کے بَرعکس، صریحاً جابرانہ انداز اختیار کرتے ہوئے ان لوگوں پر یلغار کی گئی، جس کے نتیجہ میں کچھ شہید ہوئے اور زخمیوں کی کثیر تعداد ہے۔ کیا پُرامن احتجاج کی اجازت و آزادی میسّر نہیں ہے؟ انسانی حقوق اس بابت کیا احکامات صادر کرتے ہیں؟ جب کہ دوسرے غیر ممالک میں اتنے عظیم الشّان مظاہرے ہوئے کہ کھڑے ہونے کی جگہ نہ ملی، اور آپ ہی کا قومی چینل یہ مناظر پیہم دکھا تا رہا۔ یہ کیسی مضحکہ خیزی ہے کہ کتنے بڑے بڑے مظاہرے وقوع پذیر ہوئے اور ان میں وہ لوگ نکلے جو مسلمان بھی نہیں تھے، اور یہاں مسلمانوں کو صرف غزّہ کے مظلوموں کی نصرت ومدد میں، بیت المقدس کی حمایت میں، اور ظلم کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے پر سزائیں دی گئیں۔ مجھے بادلِ نخواستہ یہ کہنا پڑے گا کہ اہلِ سنّت کے ساتھ کچھ امتیازی سلوک روا رکھا جارہا ہے۔

آپ اشتعال انگیزی کر کے اور ان لوگوں کو اشتعال دلا کر کیا کرنا چاہ رہے ہیں؟ آپ جا کر مذاکرات کر سکتے تھے، رابطہ قائم کر سکتے تھے۔ آپ تو بہت کچھ کہتے ہیں کہ آپ لڑنا نہیں چاہتے اور ستھرا ماحول چاہتے ہیں، تو پھر آپ نے یہ کیا کرڈالا؟ ہم انتہائی سختی کے ساتھ اس تشدّد کی مذمّت کرتے ہیں جو آپ نے لاہور شہر میں اور دیگر مقامات پر مسلمانوں کے ساتھ روا رکھا اور گرفتاریاں کی ہیں۔ یہ تشدّد قابلِ مذمّت اور شدید افسوس ناک ہے۔ اگر ''یارسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیک وسلّم'' کہنا جرم ٹھہرا اور اگر مسلمانوں کے حق میں آواز بلند کرنا جرم ہے، تو پھر آپ کون سی حکومت کے عہدے داران ہیں؟ یہ تو اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے! آپ کیا کر رہے ہیں؟ اگر واقعی آپ کو ناموسِ رسالت، تحفّظِ عقیدہ ختمِ نبوّت، اسلام، یا ایمانی غیرت کے مظاہرے پسند نہیں، تو اللّٰہ ہمیں آپ سے نجات عطا فرمائے۔ ہمیں ایسے حکم ران مطلوب نہیں۔ ہم ایسے حکم ران نہیں چاہتے جن کے نزدیک نبی کی عزّت، یا قبلہ اول کی حفاظت، یا اس کے لیے آواز بلند کرنا بھی ایک جرم ہو۔ اللّٰہ تعالیٰ ہمیں وہ حکم ران دے جو ایمانی غیرت کے حامل ہوں اور مسلمانوں کا درد اپنے دل میں رکھتے ہوں۔ بہر حال، جو کچھ ہوا انتہائی افسوس ناک ہے۔ میں یہاں اپنے اہلِ سنّت احباب سے بھی کہوں گا کہ یہ جو آپ کے ساتھ امتیازی سلوک ہو رہا ہے ناں، یہ اس لیے ہے کہ آپ لوگ باہمی طور پر الجھ رہے ہیں۔ آپ لوگ غیروں کا ساتھ دے رہے ہیں۔ آپ لوگ ایمانی

معاملات پر اعلیٰ حضرت کا نام تو لیتے ہیں، ان کے پابند نہیں ہو رہے۔ اگر آپ نے آج اپنے آپ کو منظّم و مجتمع نہیں کیا، تو معاف کیجیے گا، آپ کے حقوق کی بات کرنا بھی جرم ہو جائے گا۔ آپ میلا دشریف منائیے، گیارہویں شریف منائیے، مگر سب سے پہلے علماء و مشائخِ اہلِ سنّت کو ایک جگہ اکٹھا ہونا ہوگا تاکہ عوام کو ایک سطح پر لایا جا سکے۔ پھر آپ کو جہاں توبہ کرنی بنتی ہے وہاں توبہ کرنی ہوگی، جہاں رجوع بنتا ہے وہاں رجوع کرنا ہوگا۔ صحیح عقیدوں کا پابند ہونا ہوگا اور صحیح اعمال کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ آپ کو اپنا طرزِ عمل درست کرنا ہوگا۔ اگر آپ ایسا نہیں کریں گے تو یاد رکھیے کہ اس دنیا نے کسی سے وفا نہیں کی۔ آج ان کے ساتھ ہو رہا ہے، کل آپ کے ساتھ ہوگا، پھر آپ کہاں جائیں گے؟ خدا کے لیے اپنے آپ کو طاقت وَر بنائیے، منظّم ہوں تاکہ آپ کے حقوق کی بات کرنا جرم نہ بنے، بلکہ آپ کو حقوق کی اپیل ہی نہ کرنی پڑے، آپ کو حقوق خود بخود دیے جائیں۔ اللّٰہ کرے کہ ہم لوگ جاگ جائیں۔ اللّٰہ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

☆ حضرت سیّدنا داتا گنج بخش رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کے شہر لاہور میں، ملتان روڈ پر واقع مسجدِ رحمۃ لّلعالمین صلّی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلّم میں پنجاب حکومت نے خاص طور پر جو یلغار کی ہے، وہ سمجھ سے بالاتر ہے۔

انہوں نے فلسطینیوں سے یک جہتی کے لیے اور صیہونی مظالم و بربریّت کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کے لیے ایک اعلان کیا۔ اس اعلان کے بعد کسی ذمّہ دار فرد نے ان سے رابطہ نہیں کیا، ان کا پروگرام نہیں پوچھا، اور نہ ہی تفصیل جاننے کی کوشش کی۔ بلکہ 08 اکتوبر 2025ء کی رات (آٹھ اور نو کی دَرمیانی شب) کو، مسجد پر یلغار کی گئی اور پر سیدھی گولیاں چلائی گئیں۔ یہ کون سا قانون ہے؟ جو پُر امن طور پر فلسطینیوں سے یک جہتی کے لیے آواز بلند کر رہے تھے، ان کے ساتھ اس سلوک کا کیا مقصد ہے؟ اور اس کے بعد سے اب تک مسلسل سوشل میڈیا پر جو خبریں آ رہی ہیں اور چشم دید گواہان کے بیانات آ رہے ہیں، وہ یہی بتاتے ہیں کہ اربابِ اقتدار اور ذمّہ دار افراد شاید عقل سے بھی عاری ہیں اور ایمان سے بھی۔ یہاں تک خبر آئی ہے کہ امیر المجاھدین کی اہلیہ کو، ان کی بہو کو، اور بہو کی گود میں دودھ پیتی بچی کو بھی گرفتار کیا گیا۔ ایک سرکاری ذمّہ دار کہہ رہے ہیں کہ ان کے پاس ”غلط قسم کا مواد تھا“۔ وہ شاید یہ نہیں جانتے کہ اس قسم کا مواد اداروں کی جانب سے خود نصب کروا کے بھی لوگوں کو پھنسایا جاتا ہے، اور یہ حکومت کے پرانے حربے ہیں، کوئی نئی بات نہیں ہے۔ جو لوگ شہید ہوئے، ان کے خون کا وبال کس پر ہو گا؟ یہ گولیاں چلانے کا کیا مطلب؟ اور پھر ان پر تشدّد کا کیا مطلب؟ ان سے کیوں نہیں رابطہ کیا گیا؟ بات کیوں نہیں کی گئی؟ کون سی ”انا“ آڑے آ رہی ہے؟ اور یہ جو کچھ کیا گیا ہے ان لوگوں پر، جو ”یا رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیک وسلّم“ کی صدائیں لگا رہے تھے، جو ”تاج دارِ ختمِ نبوّت زندہ باد“ کی صدائیں لگا رہے تھے۔ وہ محبِّ وطن پاکستانی تھے، پُر امن مظاہرہ کر رہے تھے۔ ان کو مشتعل کر کے اور اشتعال دلا کر کیا چاہ رہے ہیں آپ؟ آپ لوگوں نے اپنے اقتدار کے تابوت میں خود ہی کیل ٹھوک لی ہے، اپنے پیش رووٴں سے کوئی سبق نہیں سیکھا۔ میں خادم دین وملّت اور محبِّ وطن ہونے کی حیثیت سے حکم رانوں کے اس طرزِ عمل کی نہ صرف مذمّت کرتا ہوں، بلکہ اپنی پوری نفرت کا بھی اظہار کرتا ہوں۔ یہ بہت برا طرزِ عمل ہے جو حکم ران طبقہ نے اپنایا ہوا ہے۔ اگر اس کا فوری سدِّ باب نہیں کیا گیا، ان کے ساتھ بات چیت کر کے حل نہیں نکالا گیا، تو یہ آگ بہت زیادہ بھڑک اٹھے گی۔ یہ لوگ آپ کے اس جبر سے ختم نہیں ہوں گے، بلکہ

آپ کے اشتعال دلانے سے اور بڑھیں گے۔ کہیں اس تحریک کو کوئی اور رنگ نہ دے دیا جائے۔ ہوش میں آیئے اور فوری رابطہ کر کے اس تحریک کے افراد سے، ذمّہ داروں سے، فوری رابطہ کر کے حل نکالیے۔ یہ تشدّد آپ کا، آپ ہی کو لے بیٹھے گا۔ اللّٰہ تعالیٰ ان تمام لوگوں کی حفاظت فرمائے، اور جو قتل کر دیے گئے، اللّٰہ ان کو مرتبہ شہادت نصیب فرمائے۔

☆ یہ سوال اپنی جگہ موجود ہے کہ اگر غیروں کا تسلّط ہی مطلوب تھا تو پاکستان کو معرضِ وجود میں لانے کی ضرورت کیا تھی؟ بے بہا قربانیاں دے کر یہ وطن کیوں حاصل کیا گیا؟ آج ہمارے پیشِ نظر تین عظیم عنوانات ہیں: ناموسِ رسالت، تحفّظِ عقیدہ ختمِ نبوّت، اور مقبوضہ بیت المقدس جو اسرائیل نامی غاصبانہ حکومت کے تسلّط میں ہے۔ اس وقت پاکستان کے حالات دگرگوں ہیں، سرحدیں دو تین طرف سے مسائل کا شکار ہیں اور اندرونی مسائل کے حوالہ سے جو حالات ہیں، وہ سب کے سامنے عیاں ہیں۔ ایسے میں دنیا بھر میں بھی اگر ہم دیکھیں تو معاہدوں کے باوجود فلسطینیوں کے ساتھ یک جہتی اور ان کے حقوق کے تحفّظ کے لیے آواز بلند کی جا رہی ہے اور غیر مسلم بھی ایک بہت بڑی تعداد میں انسانی بنیاد پر جمع ہوئے، جس کی خبریں آپ کے ملک کے مختلف چینلز بھی دے رہے ہیں۔ اسی تناظر میں ایک تحریک نے اعلان کیا تھا کہ وہ فلسطینیوں سے اظہارِ یک جہتی کے لیے مارچ کریں گے، مگر اس اعلان کے بعد ذمّہ دار افراد نے نہ تو ان سے کوئی رابطہ کیا اور نہ ہی ان کا طریقہ کار یا ان کے پروگرام کے بارے میں جاننے کی کوئی کوشش کی۔ بلکہ اس کے برعکس، مارچ کی ابتداء ہونے سے قبل ہی مسجد پر یلغار کر دی گئی، گولیاں چلائی گئیں اور مسجد کو لہولہان کر دیا گیا، اور وہاں موجود لوگوں کو شہید کر دیا گیا؛ اس وحشیانہ کارروائی کا کیا جواز پیش کیا جائے گا؟ پھر جب مارچ کا آغاز ہوا تو بھی ہم نے نہیں سنا کہ ذمّہ داروں نے رابطہ کیا ہو، جب کہ تحریک کے افراد مذاکرات کے لیے خود بھی دعوت دیتے رہے۔ کل صبح جو کچھ مریدکے کے پاس اس مارچ کے شرکاء پر ہوا، وہ کیوں ہوا؟ یہ مسئلہ کوئی ایسا تو نہیں تھا کہ اس کا کوئی حل موجود نہ ہو؛ تو پھر گولی ہی اس کا واحد حل کیوں ٹھہرا؟ کیا اس تحریک اور تنظیم کو ختم کرنا مقصود ہے؟ کیا اس کے پسِ پشت ختمِ نبوّت کے منکر یا صیہونی کارفرما ہیں؟ اصل معاملہ کیا ہے؟ ایسا کیوں کیا گیا؟ ہم نے دیکھا ہے کہ آئینی ترمیم کا مسئلہ ہو یا سیاسی مفاد کا معاملہ ہو، تو ہماری یہی حکومت ایک دن میں کئی بار ملاقاتیں کر لیتی ہے؛ مگر اہلِ سنّت کا خون اتنا ارزاں کیوں سمجھ لیا گیا، اور پاکستانیوں پر بلا وجہ گولی کیوں چلائی گئی؟ کاش یہ سب دیکھنا اور سننا نہ پڑتا؛ مذمّت کا لفظ بھی اس کے لیے بہت ہلکا ہے، اس کو شدید ظلم کہا جائے تو بھی شاید اس کی ہولناکی بیان نہ ہو سکے۔ ذمّہ داروں نے جو کچھ کیا وہ بہت برا کیا ہے؛ اہلِ سنّت کے مدارس پر یلغار کی جا رہی ہے اور اشتعال دلایا جا رہا ہے۔ اب حکم رانوں کے پاس شاید کوئی جواب نہیں ہے۔ میں اس موقع پر فیلڈ مارشل عاصم منیر صاحب سے، وفاقی حکومت سے اور دیگر ذمّہ داروں سے یہ کہوں گا کہ وہ اب اپنا کردار ادا کریں۔ فی الفور جو افراد شہید ہو گئے ہیں، ان کی تدفین اور جنازہ میں مسائل پیدا نہ کیے جائیں، جتنے لوگ زخمی ہیں حکومت ان کے علاج کا انتظام کرے، اور تمام وہ لوگ جو گرفتار کیے گئے ہیں، انہیں رہا کیا جائے اور ان پر قائم مقدمات ختم کیے جائیں۔ یہ حکومتِ پنجاب کی ناتجربہ کاری، نااہلی یا غلط سیاسی حکمتِ عملی تھی کہ انہوں نے معاملات کو بہت بگاڑ دیا اور اپنے لیے نفرتیں اور بددعائیں جمع کیں۔ محبِّ وطن افراد

کو اس طرح نشانہ بنانے کی تحقیقات کی جائیں کہ یہ کس کا فیصلہ تھا اور کیوں ہوا؟ کیا دانستہ طور پر ظلم اور طاقت کا استعمال کر کے عوام کو اداروں کے خلاف کرنا مقصود تھا؟ مستقبل میں ایسے واقعات سے بچنے کے لیے کیا کرنا ہے، اس کا فیصلہ ذمّہ داروں کو کرنا ہے۔ فوری طور پر ان تمام افراد کو منظرِ عام پر لایا جائے جنھوں نے یہ غلط فیصلہ کیا اور اخلاقی، شرعی اور ملکی قانون کے تحت ان کو کیفرِ کردار تک پہنچایا جائے اور قرارِ واقعی سزا دی جائے۔ اور میں تمام اہلِ سنّت سے بھی کہوں گا کہ وہ سوشل میڈیا پر کسی غلط پروپیگنڈے کا شکار نہ ہوں، افواہیں نہ پھیلائیں، بلکہ اپنی صفوں میں اتّحاد پیدا کریں اور اپنے حقوق کے تحفّظ کے لیے منظّم ہوں۔ ہم سب کو اس وقت ہوش مندی سے کام لینا ہے۔ وہ تمام لوگ جنھوں نے ناحق خوں ریزی کی، جو اس پر خوش ہوئے، جنھوں نے ان کا ساتھ دیا، جنھوں نے یہ غلط فیصلے کیے، اللّٰہ تعالیٰ انھیں اسی دنیا میں نشانِ عبرت بنائے، اور اللّٰہ تعالیٰ ہم سب کو دین کے لیے اور وطن کے لیے سچا اور اچھا کردار پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆ ’’اہلِ سنّت کے عقائد کتنے پیارے، ان کے اعمال کتنے دل کش اور ان کی تعلیمات کتنی حسین و جمیل ہیں، مگر آج وہ باہمی طور پر بکھرے ہوئے ہیں اور ایک دوسرے کے خلاف بَرسرِ پیکار ہیں۔ اب ہمیں اپنے کام، کردار یا اپنی حیثیت سے کوئی دل چسپی نہیں، بلکہ ذاتیات سے شغف ہو گیا ہے۔ ہم کن کے نمائندے بن گئے ہیں؟ ہم تو قرآن و سنّت کے نمائندے تھے، لیکن ہم ایجنسیوں کے نمائندے بن گئے۔ فقط اپنے مفاد پورے کرنے اور اپنا نام آگے رکھنے سے غرض ہے، مسلک کے مفادات پر اپنے مفادات کو ترجیح دی جا رہی ہے۔ اہلِ سنّت بکھرے ہوئے ہیں اور گروہ دَرگروہ تقسیم ہیں؛ یوں محسوس ہو رہا ہے کہ ہر شخص کا الگ گروہ بن گیا ہے۔ جب اتّحاد کی بات کرتے وقت ان لوگوں کو بیچ میں بٹھایا جائے گا جن کی وجہ سے یہ سارا بگاڑ پیدا ہوا ہے، تو پھر اتّحاد کہاں سے ہوگا؟ اہلِ سنّت کو اگر واقعی اپنا تشخص باقی رکھنا ہے تو جاگنا ہوگا؛ مریدکے کا سانحہ آپ کے لیے بےداری کی ایک پکار (ویک اپ کال) ہے۔ یہ آپ کے لیے بہت بڑا سبق ہے۔ آخر کب تک شَر پسند عناصر آپ کو کھلونا سمجھ کر آپ سے کھیلتے رہیں گے؟ آپ کے ساتھ ہر ظلم روا رکھا جائے اور آپ کے لہجے معذرت خواہانہ رہیں؟ آپ لوگ حقوق مانگتے رہیں گے تو نہیں ملیں گے؛ جرأت کے ساتھ اپنے حقوق حاصل کرنے ہوں گے، اور اپنے آپ کو متّحد و منظّم کرنا ہوگا۔ اگر آپ جرأت کے ساتھ اپنے حقوق کا مطالبہ بھی نہ کر سکیں تو پھر آپ کیا ہیں؟ آپ کے مدارس، آپ کی مساجد، آپ کے نمایاں لوگوں کے ساتھ جو چاہے سلوک کیا جائے اور آپ بےبسی کی تصویر بنے رہیں؟ ہمیں وطن کے خلاف بھی کچھ بَرداشت نہیں کرنا، دین کے خلاف بھی کچھ بَرداشت نہیں کرنا۔ خواہ اس کے لیے جانیں دینی پڑیں یا قربانیاں پیش کرنی پڑیں۔ اپنے اندر اجتماعیت کو بےدار کرتے ہوئے ہر پاکستانی کو پاکستان کے لیے سوچنا ہوگا اور ہر سنّی کو سنّیت کے لیے سوچنا ہوگا۔‘‘

☆ تنظیماتِ اہلِ سنّت پاکستان کے زیرِ اہتمام اہلِ سنّت جماعتوں، خانقاہوں، وفاقوں اور اداروں کی مشترکہ مجلسِ شوریٰ کا ہنگامی اجلاس مقامی ہوٹل میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی میز بانی سابق وفاقی وزیر سید حامد سعید کاظمی، جمعیت علماء پاکستان و ملی یکجہتی کونسل کے چیئرمین ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر، آستانہ عالیہ قادریہ بھرچونڈی شریف کے سجادہ نشین صاحب زادہ پیر میاں عبدالخالق القادری، پیر آف مانکی شریف پیرزادہ

محمد امین قادری نے کی۔
(مطالبات) ☆ تحریک لبیک پاکستان پر عائد پابندی کو مسترد کرتے ہیں۔ ☆ سانحہ مرید کے پر عدالتی کمیشن قائم کیا جائے اور ذمہ داران کا تعین کیا جائے۔ ☆ حکومت شہداء کی لاشیں ورثاء کے حوالے کرے اور زخمیوں کا بہترین علاج کروائے۔ ☆ سانحہ مرید کے میں قادیانی سازش اور مذہبی تعصب پر انکوائری کروائی جائے۔ ☆ مینارٹی ایکٹ 2025ء اور نیشنل کمیشن فار مینارٹی کو مسترد کرتے ہیں۔ ☆ یہ ایکٹ قانونِ تحفظِ ناموسِ رسالت اور قانونِ ختمِ نبوت کو عملاً غیر مؤثر کرنے کے مترادف ہے۔ ☆ فلسطین پر اسرائیلی جارحیت اور پاکستان میں طالبان کی دراندازی کی مذمت کرتے ہیں۔ ☆ مودی حکومت کی طرف سے بریلی شریف میں آپ ریشن اور شہزادہ اعلیٰ حضرت مفتی توقیر رضا خان قادری کی گرفتاری کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ ☆ صوبائی اسمبلیوں اور قومی اسمبلیوں سے منظور ہونے کیا گیا وقف بل مسترد کرتے ہیں حکومت اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرے۔ ☆ اہلِ سنّت پاکستان کے 80 فیصد ہیں، ان کے حقوق کا ہر قیمت پر تحفظ کیا جائے گا۔ ☆ 25 جنوری 2026ء کی مینارِ پاکستان لاہور میں ملک گیر سنّی کانفرنس ہوگی۔

☆ پریس ریلیز : "تنظیماتِ اہلِ سنّت پاکستان کا مریم نواز کی پریس کانفرنس پر شدید تحفظات کا اظہار، وزیر اعلیٰ پنجاب کا موقف درست ہے تو فوری جوڈیشل کمیشن بنا کر حقائق قوم کے سامنے لائے جائیں۔ سانحہ مرید کے پر اہلِ سنّت کے دل چھلنی ہیں۔ حکومت مساجد، مدارس، خانقاہوں اور علماء ومشائخ کے خلاف کارروائیاں بند کرے۔ پُرامن اہلِ سنّت کو دہشت گردی سے نتھی کرنا افسوس ناک ہے۔
تنظیماتِ اہلِ سنّت پاکستان کے قائدین سابق وفاقی وزیر سید حامد سعید کاظمی، سابق وفاقی وزیر و سنّی سپریم کونسل کے چیئرمین پیر محمد امین الحسنات شاہ، جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ وسابق ایم این اے ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر الوری، مرکزی جماعت اہلِ پاکستان کے مرکزی امیر صاحب زادہ پیر میاں عبدالخالق القادری، تنظیماتِ اہلِ سنّت پاکستان کے کوآرڈی نٹر پیرزادہ محمد امین قادری، پاکستان عوام تحریک کے سیکریٹری جنرل خیر نواز گنڈاپور، سنّی اتحاد کونسل کے وائس چیئرمین صاحبزادہ حسن رضا، سنّی تحریک کے سربراہ انجینئر ثروت اعجاز قادری، سابق ایم این اے صاحب زادہ میاں جلیل احمد شرق پوری، انجمن طلبا اسلام کے مرکزی صدر فیصل قیوم ماگرے، جمعیت علمائے پاکستان کی سپریم کونسل کے چیئرمین قاری زوار بہادر، پاکستان فلاح پارٹی کے چیئرمین محمد رمضان مغل، جمعیت علماء پاکستان (نیازی) کے سربراہ پیر سید معصوم نقوی، وفاق المساجد الرضویہ کے مرکزی صدر مفتی محمد مقیم خان، محمد اکرم رضوی اور دیگر نے وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز کی طرف سے کی گئی پریس کانفرنس پر شدید تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مذکورہ پریس کانفرنس حقائق کو مسخ کرنے، عوام کو گمراہ کرنے اور اصل مسائل سے توجہ ہٹانے کی ایک ناکام کوشش تھی۔ اگر وزیر اعلیٰ اپنا موقف درست ثابت کرنا چاہتی ہیں تو وہ فوری طور پر جوڈیشل کمیشن قائم کریں تاکہ حقائق شفاف انداز میں قوم کے سامنے لائیں جائیں۔ مختلف مکاتب فکر کے نمائندوں کو بٹھا کر شہداء اہلِ سنّت کا مذاق اڑانا اور تالیاں بجانا شرم ناک فعل ہے۔ سانحہ مرید کے میں ریاستی رویے سے کروڑوں اہلِ سنّت کے دل چھلنی اور وہ غم وغصے میں مبتلا ہیں۔ تحریکِ لبیک پاکستان سے سیاسی اختلاف ہر شہری کا حق

ہے مگر نہتے مظاہرین پر فائرنگ اور جابرانہ رویے کسی طور پر درست نہیں۔ اہلِ سنّت کے مدارس، مساجد اور خانقاہوں کی بندش، بلاجواز چھاپے، علماء و مشائخ کی گرفتاریوں اور سانحہ مرید کے میں ہونے والے مظالم پر کروڑوں اہلِ سنّت کے غم زدہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت یک طرفہ اور جھوٹے بیانیے کے ذریعے مذہبی طبقات کو بدنام کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ پریس کانفرنس میں شامل نمائندے اہلِ سنّت کی نمائندگی کے مجاز نہیں ہیں اور حقیقی قیادت کو دانستہ طور پر مشاورت سے دور رکھا جا رہا ہے۔ تنظیماتِ اہلِ سنّت پاکستان کے رہنماؤں نے کہا سرکاری سطح پر جاری یک طرفہ بیانیے واپس لیے جائیں اور عوام سے معافی مانگی جائے۔ سانحہ مرید کے کی شفاف تحقیقات کے لیے فوراً جوڈیشل کمیشن قائم کیا جائے۔ مساجد، مدارس اور خانقاہوں کے خلاف کارروائیاں فی الفور بند کی جائیں اور گرفتار علماء و مشائخ کو رہا کیا جائے۔ پُرامن اہلِ سنّت کو دہشت گردی سے نتھی کرنا افسوس ناک ہے۔ ہم پرامن لوگ ہیں اور قانون و آئین کے دائرے میں رہتے ہوئے اپنے حقوق کے تحفظ کے لیے پُرامن جدوجہد جاری رکھیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مذاکرات کے نام پر دھوکا دہی بند کی جائے مذاکرات کو شفاف اور قابلِ اعتماد بنایا جائے۔ بار بار مذاکرات کے باوجود حکومت نے اپنے وعدے پورے نہیں ہوئے امید کرتے ہیں پریس کانفرنس میں کیے گیے وعدے حکومت پورے کرے گی۔ گرفتار علماء و مشائخ کو رہا اور مساجد و مدارس، خانقاہوں کو ڈی سیل کر دیا جائے گا۔"

☆ "دو دَہائیوں بعد خطیبِ ملت کا بنگلا دیش کا مثالی کامیاب دَورہ

1500 سالہ ماہِ میلادِ مصطفیٰ (ﷺ) 1447ھ میں انجمنِ محبانِ رسول، غوثیہ جیلانی کمیٹی، چاٹ گام (جسے اب چٹوگرام کہا جاتا ہے) کے زیرِ اہتمام بارہ روزہ عید میلاد النبی ﷺ کے اجتماعات میں بطور مہمانِ اعلیٰ پاکستان سے عالمی ترجمانِ اہلِ سنّت، خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی مدظلہ العالی کو امامِ اہلِ سنّت استاذ العلماء حضرت علامہ قاضی نورالاسلام ہاشمی رحمۃ اللّٰہ علیہ کے فرزند اکبر اور جانشین حضرت علامہ قاضی ابوالبیان ہاشمی مدظلہ العالی نے مدعو کیا۔ برسوں قبل دو یا تین مرتبہ وہ بنگلا دیش تشریف لا چکے ہیں اور یہاں کے علماء و عوام میں بہت عزت و محبت سے پسند کیے جاتے ہیں۔ پچیس برس پہلے کے ان کے پہلے خطاب کو بھی اب تک بھلایا نہیں جا سکا۔ یہاں کے کئی علماء نے ان سے اسناد و اجازات حاصل کیں اور خود کو ان کے تلامذہ میں شامل کیا۔

28 اگست 2025ء کی صبح چاٹ گام کے انٹرنیشنل ایرپورٹ پر حضرت مولانا قاضی ابوالبیان ہاشمی کے ساتھ متعدد علماء اور انجمن کے وابستگان نے حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی مدظلہ العالی کا پُرجوش والہانہ استقبال کیا اور احسن العلوم جامعہ عالیہ تک گاڑیوں، موٹر سائکلوں کا جلوس مہمانِ اعلیٰ کی عزت افزائی میں رواں رہا۔ جامعہ کے اساتذہ و طلباء اور علماء و عوام کے استقبالی نعرے اور گل پاشی کا منظر دیدنی تھا۔ حضرت مولانا ابوالبیان ہاشمی نے اپنے مہمان کے لیے تین دن میں ایک کمرہ آرستہ کیا تھا اور مہمان کی سہولت کے لیے خاطر خواہ انتظام کیا تھا۔ یہاں ہمہ وقت علماء و عوام کا تانتا بندھا رہا۔ مہمان اعلی کے دیدار، قدم بوسی اور ان سے دعائیں لینے کے لیے لوگ روزانہ مسلسل آتے رہے۔ مہمانِ اعلی کی شیریں، سادہ، خوش خلق اور دل موہنے والی شخصیت کے سبھی گرویدہ ہوئے۔

حضرت امام ہاشمی رحمۃ اللّٰہ علیہ کے ماشاء اللّٰہ دس فرزندان ہیں۔ بالترتیب ان کے نام یہ ہیں۔
قاضی ابولبیان ہاشمی ، قاضی ابولعرفان ہاشمی ، قاضی ابوالاحسان ہاشمی ، قاضی ابولبرہان ہاشمی ، قاضی ابوالفرقان ہاشمی ، قاضی محی الدین ہاشمی ، قاضی نعیم الدین ہاشمی ، قاضی شریف الدین ہاشمی ، قاضی بہاؤالدین ہاشمی، قاضی ضیاء الدین ہاشمی۔ امام ہاشمی کے چار داماد ہیں۔ حضرت مولانا عبدالمنان، جناب سراج الحق، جناب محمد علی اور جناب شاہ عالم۔

حضرت مولانا قاضی ابوالبیان ہاشمی کے بہنوئی اور بزرگ عالم حضرت مولانا عبدالمنان مدرس ہیں اور شب بے داری نہیں کر پاتے مگر وہ بھی مہمان اعلی کے پہلے خطاب کی سماعت کا بعد اتنے خوش ہوے کہ روز ہی تشریف لاتے رہے۔ ان کا کہنا تھا کہ مہمان اعلی کا ہر خطاب بہت علمی، منفرد اور شان دار ہوتا ہے اور انداز تو بہترین اور دل نشین ہوتا ہے۔ حضرت مولانا عبدالمنان کو اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللّٰہ علیہ کے اُردو ترجمہ قرآن کنزالایمان کو بنگلا زبان میں پیش کرنے کی سعادت حاصل ہے۔ حضرت امام ہاشمی رحمۃ اللّٰہ علیہ کے برادر اصغر حضرت علامہ قاضی امین الاسلام ہاشمی رحمۃ اللّٰہ علیہ کے فرزندان مولانا صادق الرحمٰن ہاشمی، مولانا شاہد الرحمٰن ہاشمی، قاضی خالد الرحمٰن ہاشمی، قاضی ساجد الرحمٰن ہاشمی، قاضی زاہد الرحمٰن ہاشمی نے بھی مہمان اعلی سے ملاقات کی۔ مولانا عاشق الرحمٰن ہاشمی ڈھاکا منتقل ہو گئے ہیں۔ انہوں نے فون پر مہمان اعلی سے رابطہ رکھا۔ ان کا اصرار تھا کہ مہمان اعلی ڈھاکا بھی آئیں لیکن مہمان اعلی نے عید میلاد النبی ﷺ کے مرکزی جلوس وجلسہ میں شرکت کے لیے پاکستان واپس جانا تھا اور ان کی ٹکٹ تبدیل نہیں ہو سکتی تھی۔ سری کوٹ پاکستان کے پیر صابر شاہ صاحب نے بھی حضرت خطیبِ ملت کو ڈھاکا میں نکلنے والے میلاد شریف کے جلوس میں شرکت کے لیے کہا۔

حضرت مولانا قاضی امین الاسلام ہاشمی کے داماد مولانا حافظ انیس الزمان کو دیوانِ اعلیٰ حضرت حدایق بخشش کا بنگلا زبان میں منظوم ترجمہ کرنے کا شرف حاصل ہوا ہے، وہ مہمان اعلی کے والد گرامی مجدد مسلکِ اہلِ سنّت خطیب اعظم حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللّٰہ علیہ کی شاہ کار کتاب ''شام کربلا'' کا ترجمہ بنگلا زبان میں شائع کر چکے ہیں۔ مہمان اعلی کو انہوں نے اپنی تصانیف پیش کیں۔ امام ہاشمی کے ایک بھائی علامہ قاضی بذل الرحیم ہاشمی رحمۃ اللّٰہ علیہ کے فرزندان قاضی مظفر ہاشمی، قاضی مدثر ہاشمی، قاضی مظہر ہاشمی بھی مہمان اعلی سے ملے۔ ان کے ایک بھائی قاضی مبشر ہاشمی امریکا میں مقیم ہیں۔ حضرت مولانا محی الدین (پرنسپل چناپارہ منیر الاسلام فاضل مدرسہ، انوارہ، چاٹ گام) نے حضرت خطیبِ اعظم کی تین تصانیف ''ذکر جمیل، ذکر حسین اور سفینہ نوح'' کے بنگلا میں تراجم شایع کیے ہیں اور مزید تین تصانیف ''درسِ توحید، ثواب العبادات اور برکاتِ میلاد شریف'' کے تراجم شائع کر رہے ہیں۔ اعلیٰ حضرت فاؤنڈیشن کے تمام علما و اراکین نے حضرت مولانا محمد بدیع العالم رضوی کی قیادت میں مہمان اعلی سے ملاقات کی اور عزت افزائی کرتے ہوے شیلڈ اور مطبوعات پیش کیں۔ مولانا بدیع العالم رضوی خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی کتاب ''اذان اور دُرود شریف'' کا بنگلا زبان میں ترجمہ شایع کر چکے ہیں۔ حضرت مولانا سید ارشاد بخاری بھی مہمان اعلی سے ملاقات کے لیے خاص طور پر تشریف لاے۔ حضرت امام ہاشمی کے فرزند مولانا ابوالعرفان ہاشمی نے بھی اپنی تصنیف مہمان اعلی کو پیش کی اور اپنی کتاب کے لیے

تقریظ لکھوائی۔ امام ہاشمی کے فرزند قاضی احسان ہاشمی، قاضی ابوالبرہان ہاشمی اور ان کے ساتھ عارف الاسلام نہال ہمہ وقت مہمان اعلی کی خدمت میں مشغول رہے۔ امام ہاشمی خاندان کے نوجوان تو مہمانِ اعلی کے ساتھ دیوانہ وار رہے۔ چاٹ گام شہر کے سابق میئر الحاج محمد منظور عالم کی تعمیر کردہ مسجد میں خطیبِ ملت نے نمازِ جمعہ کے اجتماع سے خطاب کیا اور نماز پڑھائی، ازاں بعد الحاج منظور عالم نے مہمان اعلی کے اعزاز میں ظہرانہ کا اہتمام کیا۔ الحاج منظور عالم کے فلاحی، رفاہی اور خیراتی کاموں کی تفصیل جان کر حضرت خطیبِ ملت بہت خوش ہوے۔ الحاج منظور عالم نے مہمان اعلی کو شہر سے دور اپنے تجارتی کارخانے میں بھی مدعو کیا اور دعاے خیر کروائی۔ الحاج منظور عالم نے اپنی والدہ مرحومہ کے نام سے بنائے گئے ٹرسٹ کی کارکردگی سے بھی مہمان اعلی کو آگاہ کیا۔ مدینہ اسلامی مشن کے مولانا نظام الدین اشرفی نے پریس کلب چاٹ گام میں سلسلہ عالیہ اشرفیہ کے وابستگان کی طرف سے استقبالیے کا اہتمام کیا۔ بارہ روزہ مجلس میلاد میں خطاب کے لیے تشریف لانے والے تمام علماے کرام نے مہمانِ اعلی کا عقیدت و محبت سے تذکرہ کیا اور ان کی پذیرائی کی۔ انجمن محبان رسول کے حاجی لقمان صاحب اور دیگر ارکان کے علاوہ مولانا محمد ادریس انصاری، مولانا عبداللّٰہ نعمان کے ہمراہ متعدد علماے کرام روز ہی مہمان اعلی سے ملاقات کے لیے آتے رہے۔ مہمانِ اعلی کا کمرہ ہر وقت عقیدت مندوں سے بھرا رہتا۔ چاٹ گام میں روحانی خانقاہ دربار باریہ عالیہ شریف کے سجادہ نشین حضرت پیر شمس الضحی باری بھی اپنے فرزند علامہ سید سیف الاسلام باری اور مریدین کے ساتھ خطیب ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی سے ملاقات کے لیے آے اور اپنے والد گرامی ممتاز روحانی پیشوا حضرت الحاج پیر سید عبدالباری رحمۃ اللّٰہ علیہ کے عرس شریف میں شرکت کی دعوت دی۔ ان کے فرزند نے علامہ صاحب سے اجازتِ حدیث شریف حاصل کی۔ 6 ربیع الاول کو مہمان اعلی نے حضرت علامہ قاضی امین الاسلام ہاشمی رحمۃ اللّٰہ علیہ کے سالانہ عرس شریف میں شرکت کی اور اختتامی دعا کی، ازاں بعد مہمان اعلی کے اعزاز میں ظہرانہ دیا گیا۔ انہوں نے علامہ صاحب کو عبایہ اور تحائف پیش کیے۔

سید محمد حبیب اللّٰہ چشتی اشرفی نے مہمان اعلی کی پذیرائی کرتے ہوے اپنے مطابق استقبالی نظم اپنی مترنم آواز میں پڑھی اور خوب داد پائی۔ ایک شب بنگلا دیش کی عبوری حکومت کے موجودہ مشیر مذہبی امور جناب ڈاکٹر اے ایف ایم خالد حسین بھی مجلس میلاد شریف میں تشریف لاے اور مہمانِ اعلی کے ساتھ امام ہاشمی کے مرقد مبارک پر فاتحہ خوانی کے بعد مہمانِ اعلی کی پذیرائی کی اور سیرت طیبہ پر عمدہ تقریر کی۔ مشیر مذہبی امور نے مہمان اعلی کے ساتھ تبادلہ خیال کرتے ہوے ان کے والد محترم حضرت خطیب اعظم مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللّٰہ علیہ کی عظیم خدمات کا تذکرہ کیا اور انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔

احسن العلوم جامعہ عالیہ کے ختم بخاری شریف میں خطیب ملت نے شرکت کی اور دعا کروائی۔ حضرت مولانا ابوالبیان ہاشمی کی دختر اور داماد محمد عباس الدین شکیل نے مہمان اعلی کو بہت اصرار کر کے پہلی مرتبہ چاٹ گام کے کچھ صنعتی اور تفریحی مقامات کی سیر کروائی۔ اس سے قبل حضرت علامہ صاحب کو کسی نے اس طرح سیر نہیں کروائی تھی۔ انجمن محبان رسول غوثیہ جیلانی کمیٹی کے سات اجتماعات سے علامہ صاحب نے خطاب کیا۔ اللّٰہ تعالی کے فضل و کرم سے ان کے ہر خطاب کو بہت زیادہ پسند کیا گیا۔ روزانہ سامعین

کی تعداد بڑھتی رہی۔ مہمان اعلی کا قیام بہت مختصر مگر بہت مثالی اور کامیاب رہا۔ لوگوں کے صحیح عقائد میں پختگی ہوئی۔ علماء کے کچھ باہمی اور اعتقادی نزاع بھی حل ہوئے اور اجتماعات بہت مقبول ہوئے۔ اس سفر کے آخری خطاب میں حضرت علامہ صاحب نے اپنی روانگی کا اعلان کیا تو لوگ اشک بار ہو گئے۔ انہوں نے بنگالی میں کچھ جملے ادا کیے جس سے لوگ خوش ہوئے۔ مہمان اعلی کو اس سفر میں آرام کا بہت کم موقع ملا۔ وہ ہمہ وقت مشغول رہے۔ سبھی نے چاہا کہ وہ اپنے قیام کی مدت بڑھا دیں کیوں کہ وہ بہت عرصے کے بعد آئے تھے مگر علامہ صاحب نے اپنی واپسی کی سیٹ بک کروائی ہوئی تھی۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ ان شاء اللّٰہ پھر آئیں گے۔ حضرت مولانا قاضی ابوالبیان ہاشمی کے ہمراہ بڑی تعداد نے علامہ صاحب کو الوداع کہا وہ 3 ستمبر 2025ء کی صبح کراچی کے لیے روانہ ہو گئے۔ (رپورٹ: قاضی مبرور ہاشمی)''

☆ انجمنِ محبانِ رسول ﷺ، غوثیہ جیلانی کمیٹی کے زیرِاہتمام دربار ہاشمیہ عالیہ شریف میں منعقد ہونے والی 49 ویں بارہ روزہ عید میلاد النبی ﷺ کانفرنس 2025ء میں ہمارے مہمان اعلی عالم ربانی، پیر حقانی، مرشدِ لاثانی، خطیب امم، فقیہ افخم، ہادیٔ محتشم، ولیٔ مکرم، شیخ العرب والعجم، حضور علامہ شاہ صوفی مولانا محمد کوکب نورانی اوکاڑوی دامت برکاتہم القدسیہ کی تشریف آوری پر ہدیۂ تشکر و کلمہ ترحیب

دیارِ ہاشمی چمکا خطیبِ خوش نما آئے — بنے مہمان ''کوکب نورانی'' پارسا آئے
علوم مصطفیٰ لے کر ہمیں مہتر یہ جلوہ گر — علی کے دل نشین دل دار و دل بر دل رُبا آئے
محدث ہے مفسر ہے فقیہ فقہ نعمانی — علوم خضری کا چشمہ امیر کارواں آئے
سفیر غوث اعظم ہے جگر بند معین الدین — طریق قادری چشتی کا گوہر بے بہا آئے
طریق اشرفی کا جو نسبت ہے انہیں حاصل — گل گل زار سمنانی ندیم اصفیاء آئے
خطیبِ اہلِ سنّت حضرت شفیع اوکاڑوی — انہیں کے جانشین جوہر ولیٔ باصفا آئے
وہ پاک و ہند و بیرونی ممالک میں بھی ہے مشہور — فرید العصر لاثانی وہ نورانی شمع آئے
یہ بزم بارہ روزہ عید میلاد النبی شاداب — امام ہاشمی سرکار بانی پیشوا آئے
''حبیب'' اشرفی قسمت پہ کر تو ناز برداری — بنے رحمت ہمارے گھر کریم عالی شاں آئے

نعل بردار اولیاء: سید محمد حبیب اللّٰہ چشتی اشرفی

☆ المدینہ نعت اکیڈمی، کراچی کے آرگنائزر سید محمد وسیم اور سید محمد سبحانی نے سندھ بوائز اسکاؤٹس آڈیٹوریم، کراچی میں ایک تقریب منعقد کی جس میں مجددِ مسلکِ اہلِ سنّت خطیبِ اعظم حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللّٰہ علیہ کو خراج عقیدت و محبت پیش کرتے ہوئے علمائے کرام و مشائخ عظام، نعت خوانان اور معززین میں ''خطیبِ اعظم یادگار ایوارڈ'' تقسیم کرنے کا اہتمام کیا۔ اس تقریب میں خطیبِ ملت حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی تاج پوشی بھی کی گئی اور ان کے دستِ مبارک سے دو سو سے زائد افراد کو ایوارڈ عطا کیے گئے۔ اخبارات میں اس حوالے سے شائع ہونے والی روداد ملاحظہ ہو:
''المدینہ نعت اکیڈمی کے آرگنائزر سید محمد وسیم اور سید محمد سبحانی نے سندھ بوائز اسکاؤٹس آڈیٹوریم، کراچی میں مجددِ مسلکِ اہلِ سنّت، عاشقِ رسول، خطیب اعظم حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کو والہانہ

خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے دوسو سے زائد علما و مشائخ اور نعت خوانان کو خطیب اعظم یادگار ایوارڈ بدست خطیب ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی دیے گئے۔اس موقع پر مولانا فیصل عزیز بندگی نے خطیب اعظم کی دینی، علمی اور سیاسی مثالی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ مختصر عرصہ حیات میں انھوں نے صدیوں کے کام تن تنہا کیے اور بلاشبہ وہ اہلِ سنت کے باعثِ افتخار محسن اور عہد ساز ہستی تھے اہل سنت ان پر ناز کرتے رہیں گے۔علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے اپنے والد گرامی کی ولادت سے وفات تک خاندانی اور روحانی فیضان و برکات اور بارگاہ رسالت مآب میں ان کی مقبولیت کا رقت انگیز بیان کیا جس پر تمام سامعین اشک بار ہو گئے۔المدینہ نعت اکیڈمی کی طرف سے سرمایہ اہل سنت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی تاج پوشی کی گئی۔ازاں بعد علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے ایک گھنٹے تک کھڑے ہو کر ایوارڈ تقسیم کیے۔اجتماع میں الحاج گلشن الٰہی، مولانا سید عبدالوہاب اکرم قادری، سید رفیق شاہ، مولانا شبیر عثمانی، سید سمیع اللہ حسینی، شاہ رخ قادری، مفتی محمد نوید عباسی اور دیگر نے شرکت کی۔''

☆ ''**ابراہم اکارڈ کیا ہے؟** دنیا میں دو قوتیں کام کر رہی ہیں ایک حق ہے دوسری باطل...... باطل اپنے تمام تر لشکر کے ساتھ اس بات کی کوشش میں مصروفِ عمل ہے کہ خدا کے بندوں کا تعلق خدا سے ٹوٹ جائے......اس کام کے لیے باطل نے انسانیت کا نعرہ بلند کیا اور ایک معیشت، ایک معاشرت اور ایک مذہب کی کوششوں کو تیز کیا لیکن اس میں ایک مذہب کی کوشش ناکام رہی اس میں سب سے بڑی رکاوٹ اسلام ہے...... مسلم علماء کی علمی و فکری مزاحمت نے باطل کی پیش قدمی کو روکا۔ابراہم اکارڈ کیا ہے؟ ابراہم اکارڈ کو سمجھنے سے قبل یہ جاننا بہت ضروری ہے کہ اس کا آغاز کہاں سے ہوا؟ تقریباً ایک صدی پہلے (1917ء) برطانیا نے ایک اعلان کیا جسے ''اعلانِ بالفور'' (Balfour Declaration) کہا جاتا ہے۔اس اعلان میں کہا گیا کہ: ہم فلسطین میں یہودیوں کے لیے ایک قومی ریاست قائم کرنے میں مدد کریں گے''۔یہی وہ پہلا قدم تھا ''اسرائیل'' کے قیام کی طرف۔اس کے بعد برطانیا نے: فلسطین پر قبضہ کر لیا، دنیا بھر سے یہودیوں کو وہاں لا کر آباد کیا، اور آخر کار 1948ء میں اسرائیل کے نام سے نئی ریاست بنا دی۔اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ابراہیمی بحث کیوں چھیڑی گئی؟ اسرائیل بن تو گیا لیکن مسلمانوں نے اسے تسلیم نہیں کیا مسلم ممالک میں اس کو تسلیم کرانے اور ذہن سازی کے لیے یہ ایک نئی فکری چال چلی گئی جسے کہا گیا: ہم سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ماننے والے ہیں، لہٰذا ہم تینوں مذاہب (یہودیت، عیسائیت، اسلام) کو ایک ابراہیمی خاندان میں جمع کر لیتے ہیں...... یہی نظریہ آگے چل کر ''ابراہم اکارڈ'' ......یعنی ابراہیمی معاہدہ کہلایا۔سوال پھر یہ ہے کہ یہ معاہدہ کب اور کہاں ہوا؟ 15 ستمبر 2020ء کو امریکا کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی موجودگی میں اسرائیل، متحدہ عرب امارات اور بحرین کے وزرائے خارجہ نے وائٹ ہاؤس (واشنگٹن ڈی سی) میں یہ معاہدہ کیا۔اس کے بعد سوڈان اور مراکش بھی شامل ہو گئے۔سوال یہ ہے کہ حقیقت میں اس معاہدے کا مقصد کیا ہے؟ زمانے بھر میں گونج تو بظاہر یہ ہی سنائی دی گئی کہ یہ امن، بھائی چارے، اخوت و محبت اور تعاون کا معاہدہ ہے......لیکن حقیقت میں اس کا مطلب یہ تھا: عرب ممالک اسرائیل کو تسلیم کر لیں، فلسطین کا مسئلہ ختم کر دیا جائے اور ایک نیا مذہبی اتحاد بنایا جائے جو اسلام، عیسائیت اور یہودیت کو ایک ہی خیمے میں لے آئے۔یہ معاہدہ سیاسی بھی ہے اور فکری بھی

...... باطل چاہتا ہے کہ تمام مذاہب کو آپس میں ہم آہنگ کر دیا جائے، تاکہ مذہب صرف اخلاقیات تک محدود رہے، اور سیاست، معیشت اور معاشرت سے اس کا تعلق ختم ہو جائے۔ اس کی راہ میں دنیا کو کوئی مذہب رکاوٹ نہیں اس کو صرف اسلام سے خطرہ ہے
یعنی اسلام کے مکمل نظامِ زندگی کو کمزور کر کیا سے باقی مذاہب کی طرح صرف عبادت کا مذہب بنا دیا جائے۔ ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بدایونی"

☆ گزشتہ برس سے تا ایں دم وطنِ عزیز اور دنیا بھر میں پے در پے ایسے ایسے واقعات وحادثات رُونما ہوے کہ کیا کہیں! ہم کس عہد میں جی رہے ہیں؟ سمع و بصر کی برداشت کی بھی کوئی حد ہو گی۔ دل ودماغ پر مسلسل ہتھوڑے برس رہے ہیں۔ حیرت خود حیرت میں ہے۔ وہم وگمان میں نہیں تھا کہ یہ سب کچھ دیکھنے سننے میں آئے گا۔ مسلم دنیا کا یہ احوال تو کبھی سوچا نہ تھا، اپنے تشخص سے گریزاں یہ ملت کیا کر رہی ہے؟ درد کس سے بانٹیں؟ مداوا کیسے ہو؟ کوئی مسیحا دردمند ہو تو دکھڑا روئیں۔

چیمپینز ٹرافی کرکٹ، بھارت کا انکار، دبئی میں یہودی ربی کا قتل، 24 نومبر اور احتجاج، گولیاں، کرم ایجنسی میں قتل وغارت، پارہ چنار راستے بند، پاس پورٹ فیس میں بہت اضافہ، اسرائیل کی لبنان میں گولہ باری، حدیقہ کیانی 100 بااثر خواتین میں شامل، ریاض میں ون واٹر سربراہی اجلاس، جنوبی کوریا میں مارشل لاء نافذ، بغیر ڈرائیور ریاض میں میٹرو سسٹم ٹرین کا منصوبہ افتتاح، جنرل اسمبلی میں فلسطینی ریاست کے قیام کی قرارداد، پاکستان میں بین الحکومتی کمیشن کا اجلاس، انٹرنیٹ کی 1 گھنٹا بندش سے آئی ٹی انڈسٹری کو 9 لاکھ 10 ہزار ڈالر نقصان، پنجاب میں 5.1 زلزلے کے جھٹکے، بانی پی ٹی آئی پر 9 مئی جی ایچ کیو حملہ کی فرد جرم عائد، جی ایچ کیو پر حملے کے حوالے سے 25 ملزمان کے وارنٹ جاری، ملک شام میں حکومت مخالفین کی یلغار، ہنگو چیک پوسٹ پر حملہ 6 اہلکار شہید، مدارس بل اور فضل الرحمٰن کی دھمکی، 10 سال میں 60 کھرب کا نقصان (وزیرخزانہ)، دھرنوں سے یومیہ 190 اَرب کا نقصان ہوتا ہے، سول نافرمانی محض سیاسی فعل ہے، (پی ٹی آئی)، وی پی این رجسٹریشن، اٹک میں سواری بٹھانے کا تنازع 3 قتل، سخی پیر میں 6 سالہ بچی کی لاش ملی، تل ابیب میں نتن یاہو حکومت کے خلاف مظاہرہ، ساؤتھ ویلز میں 55 ہزار گھر بجلی سے محروم، ٹرمپ کے فرانس آنے پر اسرائیل کی حمایت بند کرنے کا مطالبہ اور عوام کا مظاہرہ، بشار الاسد کا 24 سالہ حکم رانی کا سورج غروب، 4 سال کے بعد یورپ کے لیے PIA کی پروازیں، بشار الاسد کا طیارہ ریڈار سے غائب ہونے کی افواہیں، بشار الاسد کی روس میں پناہ کی خبریں، اسرائیل کے شام میں حملے، جرمنی میں کرسمس مارکیٹ میں عوام پر کار چڑھانے کا واقعہ 2 ہلاک متعدد زخمی، قازقستان میں مسافر طیارہ گر کر تباہ 67 ہلاک، امریکا کا پاک میزائل پروگرام پر اعتراض، 24 دسمبر مہاجر کلچر ڈے سندھ گورنر ہاؤس میں پروگرام، فوجی عدالتوں سے 9 مئی کے ملزموں کا فیصلہ، رچرڈ گرنیل ٹرمپ کے ایلچی کا عمران کی رہائی کا مطالبہ، جاپان ایرلائن سسٹم پر سائبر حملہ، شکایت، پروازیں متاثر ہونے کا خدشہ، کراچی میں پائپ لائن خرابی 2 ہفتے پانی نہیں، خواجہ آصف کے سلطان محمود غزنوی کے لیے ڈاکو کے الفاظ، 9 مئی کے سانحے کے مزید 60 ملزمان کو سزائیں، 24 گھنٹے میں طیاروں کے 3 حادثات، جنوبی کوریا میں مسافر طیارہ تباہ 179 ہلاک، ایرکنیڈا کے مسافر طیارے میں آگ بھڑک اٹھی، قصور میں

پٹرول پمپ پر آسمانی بجلی گرنے سے پٹرول ٹینک دھماکے سے پھٹ گیا، اسلام آباد سے جدہ جانے والی خاتون کے پیٹ سے 140 کیپسول ہیروئن بھرے نکلے، ملک میں HIV کیسز میں تشویش ناک اضافہ، روس نے آذربائیجان کے مسافر طیارے کو غلطی سے گرانے کا اعتراف کرتے ہوئے معافی مانگ لی، ملک بھر میں شیعہ دھرنے ختم، راجا ناصر عباس، امریکی سابق فوجی نے لوگوں پر کار چڑھا دی فائرنگ، یورپی ملک مونٹی نیگرو میں ریسٹورنٹ میں شہری نے فائرنگ کی، نیو ایرنائٹ گورنر ہاؤس میں 34 منٹ آتش بازی، نئے سال پر پٹرول کی قیمت میں اضافہ، سات ماہ میں تیسری مرتبہ ٹول ٹیکس میں اضافہ، انٹرنیٹ کی بندش میں پاکستان دوسرے نمبر پر پہلے نمبر پر میانمار، اس سال 33 لاکھ سیاح کشمیر آئے، سعودیہ میں منشیات کے جرم پر 6 ایرانی شہریوں کو پھانسی، ٹرمپ پر سزا، تبت میں 7.1 کا زلزلہ متعدد ہلاک، سعودیہ و عرب امارات سے متعدد پاکستانی واپس کیے گئے، جسٹس تروڈو 9 سال بعد مستعفی، کینیڈا کو امریکا کی ریاست بنادیا جائے (ٹرمپ)، کینیڈا کبھی بھی امریکا میں ضم نہیں ہوگا (ٹروڈو)، 3 ماہ بعد کرم ضلع میں اشیائے خوردونوش میسر، لاس اینجلس میں تاریخ کی بدترین آگ بھڑکی 30 ہزار ایکڑ اراضی متاثر، پی ٹی آئی اور حکومت کے مذاکرات، قطر کے ذریعے جنگ بندی کا معاہدہ، تارکین وطن کی ایک اور کشتی میں ہلاکت، ملتان باؤزر دھماکا، ایف آئی اے کے سربراہ معطل، یونی ورسٹی کا نوٹی فکیشن لڑکیاں بھڑکیلا لباس نہیں پہنیں، شام میں آئین معطل، واشنگٹن میں مسافر طیارہ فوجی ہیلے کاپٹر سے ٹکرا کر تباہ 67 ہلاک، ٹرمپ کے ایگزیکٹیو آرڈرز، پیکا کے متنازع بل پر صحافیوں کا احتجاج، گارڈن کے علاقے کے نوجوان کی محبت میں گرفتار امریکی لڑکی کی کراچی آمد، کے پی کے کے گورنر گنڈا پور کی معطلی/ جنید اکرم کا تقرر، ڈمپر مافیا اور ہلاکتیں، صارم نامی بچہ اغوا اور قتل، غزہ کے بارے میں ٹرمپ کا اعلان اور عالمی دنیا، ٹرمپ اور پیوٹن کا ٹیلےفونک رابطہ، چیمپینز ٹرافی کرکٹ اور ناقص کارکردگی، لمس/لمز میں DG ISPR کے خلاف شور اور نعرے، امریکا کی یورپ کو دھمکی یوکرین کی جنگ کے لیے، ٹرمپ کا بیان 100 مرتبہ دنیا تباہ کرنے والے ہتھیار ہیں، عامر مصطفیٰ قتل، ٹورنٹو میں مسافر طیارہ الٹ گیا، مراد سعید کی وڈیو منظر عام پر سب یاد رکھا جائے گا، سڑکوں پر بنائی گئی گرین لین لاہور میں بارشوں سے مٹ گئی، سوڈانی فوجی طیارہ گر کر تباہ، فیصل مسجد میں فائرنگ ایک شخص کی خودکشی، اکوڑا خٹک خودکش دھماکا، کوئٹا اور اورکزئی میں بھی دھماکا، یوکرین کے صدر کی ٹرمپ سے ملاقات تلخ گفت گو، بنوں میں دہشت گرد حملہ، شریف اللہ گرفتار، ٹرمپ کا شکریہ، سینیٹر مشتاق کے بھائی کا قتل، چیمپینز ٹرافی میں بھارت کی فتح، رمضان میں لوٹ مار کی وارداتوں میں اضافہ، جعفر ایکس پریس پر دہشت گرد حملہ 350 مسافر، تیز گام کی روہڑی اسٹیشن پر بوگی پٹری سے اتر گئی، میو ہسپتال لاہور میں غلط انجکشن، نواب شاہ میں ٹریلر پر پٹرول بم حملہ، مستونگ پولیس چوکی پر دھاوا اسلحہ کے زور پر، بنوں دو تھانوں اور چوکی پر دہشت گرد حملہ، PK306 پی آئی اے طیارہ ایک ٹائر کے بغیر روانہ اور لینڈنگ، کرک میں تھانے اور سوئی گیس آفس پر دہشت گرد حملہ، نوشکی دالبندین شاہ راہ پر ایف سی کے قافلے پر دہشت گرد حملہ 7 جاں بحق، طورخم تجارتی گزرگاہ 25 دن بعد کھولنے کا فیصلہ، عالمی خلائی اسٹیشن سے 9 ماہ بعد خلا بازوں کی زمین پر واپسی خلائی جہاز خرابی کی وجہ سے وہیں رکنے پر مجبور ہوئے، امریکا کے یمن پر حملے، ٹرمپ کا ایران کے صدر کو خط، ٹرمپ نے محکمہ تعلیم بند کر دیا وجہ اسکولوں کا معیار تعلیم ناقص،

اسرائیل کا غزہ پر حملہ 400 شہید، ملک میں دہشت گردی کے متعدد واقعات، کراچی میں ٹریفک کے کئی حادثات، لاہور سے 1 اَرب روپے کے چلغوزے چوری، لاہور سے جدہ کے مسافر کے پیٹ سے ہیروئن کے 30 کیپسولز نکلے، رجب بٹ کی سیاہ کاریاں، ٹینکر نے خاندان کے 5 افراد کو کچل دیا، فرانسیسی فضائیہ کے طیارے کرتب دکھاتے ٹکرا گئے، ڈمپرز اور ٹینکرز کے متعدد حادثات، میانمار میں 7.7 شدت کا زلزلہ، کراچی کے مختلف علاقوں میں زلزلہ 4.7 شدت کا، بارکھان بلوچستان میں زلزلہ، سینیٹر کوری بوکر کی سینیٹ میں طویل تقریر، میراتھون تقریر 24 گھنٹے سے زیادہ، امریکی بحری بیڑے مشرق وسطی میں، استنبول کے میئر کی گرفتاری اور احتجاج، امریکا کی متعدد ملکوں کی کمپنیوں پر پابندی، ایر سیال کے طیارے میں کراچی جانے والے مسافر کو جدہ پہنچا دیا گیا، لک پاس میں پی این پی دھرنا، بجلی کے نرخ میں کمی کی گئی، امریکی ٹیرف پر دنیا پریشان، کورنگی کریک میں لگنے والی آگ ایک معما، نیوزی لینڈ سے کرکٹ میں مکمل شکست، سیستان (ایران) میں 9 پاکستانی قتل، روزانہ غزہ میں بمباری، پاکستان میں PSL کے میچ اور رقص وموسیقی، PIA نے پہلی بار منافع ظاہر کیا، 10 سالہ ملازمہ بچی تشدد سے ہلاک، امریکی سینیٹر نے ٹرمپ کو پاگل قرار دیا، ایران امریکا مذاکرات، بیلا روس کے دورے میں نواز شریف اور فیملی شامل، کوئٹا میں زلزلے کے جھٹکے 3.0 شدت، سندھ کے پانی پر تنازع نہروں کے حوالے سے، مقبوضہ کشمیر میں 26 سیاح قتل ثبوت ندارد ، بھارت سے پاکستانی نکل جائیں مودی کا بیان، نیو جرسی کے جنگلات میں آگ بھڑک اٹھی 12000 ایکڑ سے زیادہ رقبہ جل گیا، پاکستانیوں کے لیے بھارتی ویزا بند، اسلام آباد میں خوفناک ژالہ باری، ہارورڈ یونی ورسٹی اور ٹرمپ، اردو کے حق میں بھارتی سپریم کورٹ کا فیصلہ، ملکی قرضہ 75 ہزار اَرب سے تجاوز، ترکیے میں زلزلہ 6.2 شدت، یونی ورسٹی کی پانی پائپ لائن پھٹی، آبی دہشت گردی مودی کی طرف سے، مفتی منیب الرحمٰن صاحب کا غزہ مارچ، یروشلم میں آگ بھڑک اٹھی، یمن پر اسرائیلی حملے، اسرائیلی ایرپورٹ پر یمنی حملہ، عارف علوی کا بیان کہ نبیوں سے زیادہ عمران کی مقبولیت (معاذ اللّٰہ)، بھارتی جارحیت اچانک شب خون، بنیان مرصوص آپ ریشن، پاکستان ایرفورس کا جوابی حملہ، بھارتی 6 لڑاکا طیارے مار گرائے، رافیل طیاروں کی بدنامی، ٹرمپ کی مداخلت اور جنگ بندی، وزیروں اور سیاسی لیڈروں کے غرور سے بھرے بیانات، آرمی چیف کے لیے فیلڈ مارشل کا ٹائٹل، بھارت کی عالمی سطح پر سُبکی، پاکستانی افواج کا معیار بلند، وی آئی پی سیکیورٹی کے لیے 46 کروڑ کی گاڑیاں، فوج کے بارے میں منفی باتیں کرنے والے بے نقاب، بھارت میں بریلی کے مسلمانوں پر یلغار، PSL اور بائیکاٹ، بلوچستان میں غیرت کے نام پر قتل، روس میں زلزلہ، پنجاب میں مسلسل بارشیں، سیلاب اور تباہی، اربعین اور ایران عراق کے لیے سفر، اسلام آباد میں مساجد شہید، شراب کے لائسنس کا اجراء، چارلی کرک کا بیان، دوحہ میں اسلامی سربراہان کا اجتماع اور صرف ایک قرارداد وہ بھی مایوس کن، فیلڈ مارشل کے امریکی دورے، ٹرمپ کی طرف سے تعریفیں، ٹرمپ کی طرف سے بھارت کے لیے بظاہر منفی رویہ، ملیر جیل سے 216 قیدی فرار، ثنا یوسف چترالی، اتر پردیش میں 350 مساجد شہید، پلاسٹک کے چاول، بانس کا زیرہ، نقلی انڈے، ''جرم وسزا'' کے عنوان سے پروگرام میں معاشرے کی برائیاں، سعودی جھنڈے کی توہین، مرزا جہلمی کی بدترین گستاخی اور گرفتاری، امریکا میں طلبہ کے ویزے منسوخ، امریکا میں فائرنگ کے کئی

واقعات، غزہ میں بگڑتی صورت حال، غذائی قلت، اموات کی کثرت، ایران اور اسرائیل نزاع، سوات کا حادثہ، سونے کی قیمت میں تاریخی اضافہ، ٹریفک چالان کا ہدف گیارہ اَرب بیس کروڑ، گھریلو ملازمہ کروڑ پتی، بجٹ کی منظوری، کماؤ اور حکمرانوں کو پالو، لازوال عشق کے نام سے شدید معترضہ شو/ ڈراما، ہزار روپے کے جعلی نوٹ، بچوں اور عورتوں سے زیادتی کے واقعات کی بہتات، ٹی وی اینکرز شرعی فتووں کے خلاف، سیلاب متاثرین پر سیاست، ایک دوسرے پر تنقید، نئی نہر افتتاح سے قبل ٹوٹ گئی، 1500 سالہ عید میلاد النبی ﷺ پر سکہ جاری کرنے کا مطالبہ، فیصل آباد میں کال سینٹر، مالی فراڈ، 149 گرفتار، 14 اگست پر گورنر ہاؤس سندھ میں 76 منٹ تک تاریخی آتش بازی، خطیر رقم خرچ ہوئی، سندھ میں گاڑی نمبر کی اجرک والی نئی پلیٹ، فوری حکم اور چالان، گلوبل صمود فلوٹیلا (عالمی بحری قافلہ) غزہ کی غذائی امداد کے لیے 44 ممالک کے افراد اور 50 سے زائد جہاز، پاک پتن میں ہسپتال میں بچوں کی ہلاکت کا بدترین واقعہ، اپنا میٹر اپنی ریڈنگ، لیاری کے علاقے میں عمارت کا سانحہ، عاشورہ کی تعطیلات میں مری میں 90 ہزار لوگ سیاحت کے لیے گئے، 27 یوٹیوب چینلز ریاست مخالف قرار دے کر بلاک، ابراہام اکارڈ کی سازش، ریاست ٹیکساس میں سیلاب، PTI کا اذان مشن اور قادیانیوں سے مطابقت، اسلامی نظریاتی کونسل کا مرزا جہلمی کے خلاف فتوی، گلوبل صمود فلوٹیلا پر حملہ سب گرفتار، حسن الیاس کی اقوام متحدہ میں معترضہ گفتگو، کرکٹ ایشیا کپ، شمع جونیجو اور حکمران، مریم نواز کی میرا پارٹی، میرا پیسہ کی باتیں، قربانی کے جانوروں کے لیے طرح طرح کے ٹیکس اور بھتے، پانی میں نیگلیریا کی پھر سے شکایت، عمرہ زائرین پر سعودی حکومت کی نئی پابندیاں، پاکستان اور افغانستان کے درمیان جنگ، اسرائیل کا قطر پر حملہ، KPK کے گنڈاپور کا استعفی اور سہیل آفریدی کا انتخاب، SP عدیل اکبر کی خودکشی، حماس اسرائیل معاہدہ، پاکستان کی طرف سے ٹرمپ کی نوبیل انعام کے لیے نامزدگی، ٹرمپ کی اسلامی ممالک کے سربراہان سے ملاقات، وزیر اعظم کا ٹرمپ کی چاپلوسی اور خوشامد کا شرمناک انداز اور جگ ہنسائی، اسرائیل کی طرف سے امن معاہدے کی مسلسل خلاف ورزی، مریدکے میں حکمرانوں کی طرف سے بہیمانہ تشدد اور خوں ریزی، ترکی میں پاک افغان مذاکرات ناکام، پاکستانی پاس پورٹ کے حوالے سے اسرائیل کے لیے پابندی ختم کرنے کی خبریں، TV پر نتن یاہو کو لائیو دکھایا جانا، پاکستان اور افغانستان کے درمیان جنگ، ٹماٹر 500 روپے کلو ہو گئے، پنجاب حکومت کا علماء کی زبان بندی اور حکومت کی غلامی کے لیے وظائف کا اعلان، امریکا اور بھارت کا دفاعی معاہدہ ہو گیا، مودی اور ٹرمپ کی دوستی بحال، سانحہ مریدکے کے حوالے سے پنجاب کی غیر شرعی حکمران کی علماء کے ساتھ نشست اور پریس کانفرنس اور کذب بیانی، تنظیماتِ اہلِ سنّت اور دیگر حلقوں کی طرف سے سخت تنقید، ٹرمپ کے بار بار دعوے کہ 8 جنگیں رکوائیں مگر یہ یاد نہیں رکھا کہ دو سال غزہ میں کیا کیا؟ سندھ حکومت کا ظالمانہ ای چالان کا اقدام............

خود ہی کہیے کہ کیا لکھا جائے اور کیا نہ لکھا جائے! کون کون سا رونا رویا جائے؟ ان سب اور بہت کچھ کے حوالے سے ہم خود کچھ لکھنے کی بجائے فیس بک سے "بلاتبصرہ" کچھ کھٹ مٹھے، کچھ طنزیہ اور کچھ معلوماتی تراشے من وعن پیش خدمت کر رہے ہیں۔ اختلاف و اتفاق کا حق محفوظ رکھتے ہوئے "زبانِ خلق" ملاحظہ ہو:

☆ مکوآنہ (این این آئی) اگلے 25 سال میں پوری دنیا میں اسلام کا غلبہ ہو گا اور یہ سب سے بڑا

مذہب بن جائے گا۔ معروف بین الاقوامی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ نے ایک نئی ریسرچ کی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ 2050ء تک اسلام دنیا کا سب سے بڑا مذہب بن جائے گا۔ پی ریسرچ سینٹر کے دی فیوچر آف ورلڈ ریلیجنس (عالمی مذاہب کا مستقبل) کے مطابق اس ادارے نے اپنی تحقیق میں اس بات کا اندازہ لگایا ہے کہ اس صدی کے وسط 2050ء تک اسلام دنیا کا سب سے زیادہ پیروی والا مذہب بن جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ 2050ء میں 310 ملین سے زیادہ مسلم آبادی والا ملک ہوجائے گا۔ سال 2050ء میں بھارت کی مجموعی آبادی کا 77 فی صد ہندو کے بعد مسلمان 18 فی صد کے ساتھ دوسری سب سے بڑی آبادی ہوں گے۔ سال 2050ء میں یورپ میں مسلم آبادی 7.2 فی صد تک رہنے کی امید ہے جو سال 2010ء میں بھی 7.2 فی صد ہی تھی۔

☆ **(عالم کفر کی اسرائیل کے لیے کوششیں)** گزشتہ 14 ماہ میں اسرائیل کو 44 ملین ڈالر کا اسلحہ دیا جاچکا/ امریکا نے 27 بلین ڈالر کے ہتھیار فراہم کیے / دیگر اتحادیوں نے 17 بلین ڈالر کے ہتھیار دیے/ اتحادی ممالک کے تعاون سے غزّہ پر بم باری میں یومیہ 133 ملین ڈالر خرچ ہورہے ہیں / بحری، برّی اور فضائی تینوں راستوں سے ہتھیار اور امدادی سامان کی ترسیل جاری ہے / غزّہ پر صیہونی فوجی حکومت مسلط کرنے کے لیے 9 بلین ڈالر کا بجٹ مختص کیا گیا ہے / غزّہ کے فوجی دستوں کی مالی اعانت کے لیے 20 بلین شیکل (4.5 بلین ڈالر) کا بجٹ مختص کیا گیا ہے / (اسرائیلی اخبار YEDIOTH AHRONOTH) / درج بالا اعداد و شمار صرف فوجی امداد کے ہیں، غیر فوجی امداد کے حجم کا اندازہ خود ہی لگالیں۔

(عالم اسلام کی غزّہ کے لیے کوششیں) گزشتہ دو سال سے غزّہ میں مہلک ترین بموں کے استعمال سے شہداء کی آفیشل تعداد 67 ہزار اور زخمیوں کی تعداد ایک لاکھ 90 ہزار ہوچکی ہے / شہداء میں بڑی تعداد بچوں اور عورتوں کی ہے / غزّہ ملبے کا ڈھیر 22 لاکھ آبادی بے گھر ہوچکی ہے / بحری، برّی اور فضائی تینوں راستوں کی مکمل ناکہ بندی اور ہر قسم کی امداد معطل ہے / خوراک کی شدید قلت پیدا ہوچکی ہے اور شمالی اور وسطی غزّہ میں 70 روز سے ہزاروں افراد بھوکے ہیں / شمالی غزّہ میں 60 ہزار شہری موت کے منوھ میں ہیں / کھلے آسمان تلے سخت سردی ہے 10 لاکھ بے گھر افراد شدید متاثر اور مہلک بیماریوں کا شکار ہیں / 57 اسلامی ممالک اس انسانی المیے پر بے حسی کی تصویر بنے ہوئے ہیں اور اہل غزّہ پر مظالم روکنے اور امداد کی بحالی کے لیے صرف زبانی جمع خرچ کررہے ہیں۔ اللّٰہ سبحانہ وتعالی امت مسلمہ کے اس جرم عظیم کو معاف فرمائے اور اس کی نحوست سے پوری امت کی حفاظت فرمائے (آمین)

☆ چائے کے بھیانک ہوٹلوں کے خلاف کچھ ہوگا یا نہیں؟ کوئٹا والی چائے کے شوقین افراد چائے پینے کے لیے بے چین رہتے ہیں۔ جیسے ہی دورانِ سفر انہیں کوئٹا والی چائے کا ہوٹل نظر آتا ہے ان کی گاڑی کی رفتار بھی دھیمی پڑ جاتی ہے اور وہ ہوٹل کے باہر بچھائی گئی تخت پر تخت نشین ہوجاتے ہیں اور پھر چائے کا آرڈر دے کر بندہ راحت محسوس کرتا ہے کہ تھکاوٹ اُتر گئی۔ یہ وہ نشہ ہے جس نے کراچی والوں کے دل و دماغ پر قبضہ جمالیا ہے۔ اب گھر کی چائے پھیکی اور باہر والے کی فرحت بخش لگتی ہے کراچی میں کبھی عمدہ قسم کے چائے خانہ کا رواج تھا جس میں اولڈ سٹی ایریاز میں کھتری میمن، مارواڑی، مدراسی، بہاری اور دہلی والی برادری والوں کا چائے خانہ ہوا کرتا تھا جہاں چائے ملاوٹ کے بنا روایتی انداز میں بنائی جاتی تھی اور اِس دیسی

چائے خانوں میں انڈین چائے کی بے شمار اقسام دست یاب ہوتی تھیں۔ پھر رفتہ رفتہ چائے خانے بند ہوتے چلے گئے۔ پھر یکا یک ان کی جگہ کوئٹا کے رہائشی پختونوں نے کوئٹا ہوٹل کے نام سے کراچی کی نجی و سرکاری دفاتروں کے باہر شاہ راہوں پر کوئٹا ہوٹل والوں کا قبضہ نظر آنے لگا، حتی کہ کراچی کی گلی کوچوں میں بھی کوئٹا چائے ہوٹل کھل گئے جو کہ حیرت انگیز بات تھی کوئٹا ہوٹل والے پٹھان مونھ مانگا کرایہ ادا کر کے چائے کا ہوٹل کھولتے ہیں۔ یہ مہنگا ترین چائے کا ہوٹل آخر کیسی چائے فروخت کرتا ہے یا کیا ملاوٹ کرتا ہے کہ وہ کرایہ بھی ادا کر دیتا ہے بجلی کا بل اور پولیس کا بھتہ بھی بآسانی دے دیتا ہے۔ آخر اِس چائے کے ہوٹل میں کوئی تو حکمت ہوگی تو جناب عالی آیئے اِس حکمت کا پردہ چاک کرتے ہیں۔ کوئٹا ہوٹل کے چائے میں دو ملاوٹی حکمت پوشیدہ ہیں ایک افیون کا استعمال چائے میں کیا جاتا ہے اور دوسرا دودھ کو گاڑھا بنانے کے لئے فارملین نامی دوا کا بھرپور استعمال کیا جاتا ہے۔ یہی وہ دو کاروباری راز ہیں جسے کوئٹا ہوٹل والے استعمال کرتے ہیں۔ جسے پینے کے بعد بار بار دل کرتا ہے کہ چائے صرف کوئٹا ہوٹل کی پینی چاہیے۔ اسی نا معلوم نشہ کا عادی بنا کر اہلیان کراچی کی جیبوں پر ہاتھ صاف کیا جاتا ہے۔ اس ملاوٹ شدہ چائے کے استعمال سے دو بڑی بیماریاں بڑی تیزی کے ساتھ کراچی کے نوجوانوں میں پھیلی ہیں ایک بلڈ کینسر اور دوسرا گردہ کا ناکارہ ہو جانا۔ میری کراچی کے نوجوانوں سے گزارش ہے کہ ان ہوٹل والوں کے ہاتھوں بیماری کا شکار ہو کر اسپتال پہنچنے سے بہتر ہے کہ آپ کوئٹا ہوٹل والوں کی چائے پینے کا بائیکاٹ کریں۔ ورنہ کراچی کے مہنگے ترین اسپتال آپ کے استقبال کے لیے ہی بنائے گئے ہیں جہاں آپ اپنی زندگی بھر کی جمع پونجی سے محروم ہو سکتے ہیں اور اگر کنگال نہیں ہونا چاہتے تو ڈاکٹر ادیب رضوی صاحب کی ہدایت اور رہ نمائی پر عمل درآمد کریں اور اگر چائے کے نشہ سے باہر نکلنا ناممکن ہے تو قبرستان میں موجود گورکن بھی آپ کا ہی منتظر ہے کہ آپ خود اپنی موت مر کر کب تک اس کے احاطہ میں دفن ہوتے ہیں۔ نوجوانان کراچی تحریر کو صرف تحریر مت سمجھنا یہ احتیاطی تدابیر کا ہدایت نامہ ہے۔

☆ مائیکروسافٹ جولائی 2025 میں بند ہوا، گل احمد نے اپنا ٹیکسٹائل ایکسپورٹ بزنس بند کیا، کار سروس کریم جولائی 2025 میں بند ہوئی، پراکٹر اینڈ گیمبل نے 2024 میں صابن پروڈکشن ختم کی، پراکٹر اینڈ گیمبل نے اگلے سال بزنس ٹھپ کرنے کا اعلان کر دیا ہے، سیمنز ٹیکنالوجیز نے 2023 میں اپنا کاروبار بند کیا، ثیبر نے جون 2023 میں کاروبار بند کیا، شیل پاکستان نے جون 2023 میں 77 فیصد حصص فروخت کیے، ٹوٹل پارکو نے جون میں اپنا کاروبار ختم کیا، ٹیلی نار نے دسمبر 2023 میں کاروبار فروخت کر دیا، سانفوئی نے اپنا کاروبار بند کر دیا، فائزر نے اپنی پروڈکشن بند کر دی، واوا کارز نے 2023 میں اپنا کاروبار بند کر دیا، ایس ڈبلیو وی ایل نے 2022 میں اپنا کاروبار بند کیا، ہنڈا، ملت ٹریکٹرز، سوزوکی موٹرز اور نشاط چونیاں نے بار بار اپنی پروڈکشن بند کی، انڈس موٹرز، امریلی سٹیل، اور جی ایس کے نے بار بار پروڈکشن بند کی، ٹرک ان، سینڈوسو، ریٹالیو نے اپنے کاروبار بند کیے، ٹیکسٹائل انڈسٹری کی پروڈکشن پچاس فی صد کم ہوئی، گندم کے کسان کو دو سال لگاتار امدادی قیمت نہیں ملی، دیگر معاشی، سیاسی، سفارتی اور امن وامان سے جڑے مسائل اپنی جگہ۔ یہ ہے وہ ویژن جو پاکستان کو صرف اور صرف بربادی کی طرف لے کر جا رہا ہے۔

☆ کراچی (این این آئی) امریکی تحقیقی ادارے ورلڈ پاپولیشن ریویو کی تازہ رپورٹ کے مطابق 3

ٹریلین (3 ہزار ارب) ڈالر قومی قرض کے ساتھ بھارت ساتواں بڑا مقروض ملک بن گیا اور اس کا ہر شہری 504 ڈالر کا قرض دار ہے۔ بھارتی حکومت ہر سال اربوں ڈالر کا صرف سود ادا کرتی ہے اور کروڑوں شہری بنیادی ضروریات زندگی سے بھی محروم ہیں۔ پاکستان کا 33 واں نمبر جس پر 260.8 ارب ڈالر کا قومی قرض اور ہر پاکستانی 543 ڈالر کا مقروض ہے۔ بنگلہ دیش کا قومی قرض 177.6 ارب ڈالر ہے۔ ہر بنگلہ دیشی 611 ڈالر کا مقروض ہے۔ سرفہرست امریکا جس پر 32.9 ٹریلین ڈالر کا قومی قرضہ چڑھا اور ہر امریکی تقریبا 76 ہزار ڈالر کا قرض دار ہے۔ پھر چین (15 ٹریلین ڈالر)، جاپان (10.9 ٹریلین ڈالر)، برطانیہ (4 . 3 ٹریلین ڈالر)، فرانس (4 . 3 ٹریلین ڈالر)، اٹلی (1 . 3 ٹریلین ڈالر)، بھارت (3 ٹریلین ڈالر)، جرمنی (8 . 2 ٹریلین ڈالر)، کینیڈا (3 . 2 ٹریلین ڈالر)، برازیل (1.8 ٹریلین ڈالر) کا نمبر آتا ہے۔ بڑے مما لک میں سب سے کم قومی قرض افغانستان کا 1.6 ارب ڈالر اور ہر افغان 30 ڈالر کا مقروض ہے۔ فی کس طور پر بڑے ملکوں میں سرفہرست آئرلینڈ ہے۔ ہر شہری 6 لاکھ 14 ہزار ڈالر کا مقروض ہے۔ عالم اسلام میں مقروض ترین ملک انڈونیشیا (543 ارب ڈالر)، مصر (377 ارب ڈالر) ، ترکی (330)، سعودی عرب (280 ارب ڈالر) اور ملائیشیا (278 ارب ڈالر) ہیں۔

☆ پاکستان نیلامی پر......قومی اثاثوں کا سودا۔ ڈاکٹر عشرت حسین (سابق گورنر اسٹیٹ بینک آف پاکستان) نے ایک چشم کشا مضمون میں خبردار کیا ہے کہ ''پاکستان سرکاری طور پر نیلامی پر لگ چکا ہے'' ...... یہ مضمون 21 اکتوبر 2025ء دی ٹریبیون میں شائع ہوا۔ انہوں نے لکھا: ایک کے بعد ایک قومی اثاثہ بیچا جا رہا ہے......فرسٹ ویمن بینک، پی آئی اے، پاکستان اسٹیل ملز اور اب ہوائی اڈے بھی آؤٹ سورسنگ کے نام پر فہرست میں شامل ہو چکے ہیں۔ اور اختتام؟ ہمارا آخری قیمتی خزانہ......معدنی وسائل ......بھی اب ''معاشی اصلاحات'' کے بہانے دوسرے ہاتھوں میں دیا جا رہا ہے۔ ہمیں بتایا جا رہا ہے کہ یہ سب ''بجٹ خسارہ کم کرنے'' کے لیے کیا جا رہا ہے، مگر حقیقت میں یہ وہی پرانا نسخہ ہے: جو بچا ہے وہ بیچ دو، جو ملے وہ قرض لے لو، اور اسے ''اصلاحات'' کا نام دے دو۔ درآمدات مسلسل بڑھ رہی ہیں، برآمدات سکڑ رہی ہیں......ستمبر 2025 کے تجارتی اعداد و شمار اس المیے کو کھل کر بیان کر رہے ہیں۔ ملک کو سنوارا نہیں جا رہا...... بلکہ اسے ٹکڑوں میں بیچا جا رہا ہے، پالیسی در پالیسی، وعدہ در وعدہ، اور اثاثہ در اثاثہ۔

☆ پاکستانی تاریخ کا سب سے بڑا جاری فراڈ، ایک نوجوان لندن کے ایک بین الاقوامی بینک میں معمولی سا کیشیئر تھا۔ اس نے بینک کے ساتھ ایک ایسا فراڈ کیا جس کی وجہ سے وہ بیسویں صدی کا سب سے بڑا فراڈیا ثابت ہوا، وہ کمپیوٹر کی مدد سے بینک کے لاکھوں کلائنٹس کے اکاؤنٹس سے ہر روز ایک ایک پینی نکالتا تھا اور یہ رقم اپنی بہن کے اکاؤنٹ میں ڈال دیتا تھا۔ وہ یہ کام پندرہ برس تک مسلسل کرتا رہا...... یہاں تک کہ اس نے کلائنٹس کے اکاؤنٹس سے کئی ملین پونڈ چرا لیے، آخر میں یہ شخص ایک یہودی تاجر کی شکایت پر پکڑا گیا، یہ یہودی تاجر کئی ماہ تک اپنی بینک اسٹیٹ منٹ واچ کرتا رہا اور اسے محسوس ہوا کہ اس کے اکاؤنٹ سے روزانہ ایک پینی کم ہو رہی ہے چناں چہ وہ بینک منیجر کے پاس گیا، اسے اپنی سابقہ بینک اسٹیٹ مینٹس دکھائیں اور اس سے تفتیش کا مطالبہ کیا...... منیجر نے یہودی تاجر کو خبطی سمجھا، اس نے قہقہہ

لگایا اور دراز سے ایک پاؤنڈ نکالا اور یہودی تاجر کی ہتھیلی پر رکھ کر بولا، ''یہ لیجیے میں نے آپ کا نقصان پورا کر دیا۔'' یہودی تاجر ناراض ہوگیا، اس نے منیجر کو ڈانٹ کر کہا۔ ''میرے پاس دولت کی کمی نہیں، میں بس آپ لوگوں کو آپ کے سسٹم کی کمزوری بتانا چاہتا تھا'' وہ اٹھا اور بینک سے نکل گیا، یہودی تاجر کے جانے کے بعد منیجر کو شکایت کی سنگینی کا اندازا ہوا، اس نے تفتیش شروع کرائی تو شکایت درست نکلی اور یوں یہ نوجوان پکڑا گیا۔ یہ لندن کا فراڈ تھا لیکن ایک فراڈ پاکستان میں بھی ہورہا ہے۔ اس فراڈ کا تعلق پیسے کے سکے سے جڑا ہے۔ پاکستان کی کرنسی یکم اپریل 1948ء کو لانچ کی گئی تھی۔ اس کرنسی میں چھ سکے تھے، ان سکوں میں ایک روپے کا سکہ، اٹھنی، چونی، دوانی، اکنی، ادھنا اور ایک پیسے کا سکہ شامل تھے، پیسے کے سکے کو پائی کہا جاتا تھا، اس زمانے میں ایک روپیہ 16 آنے اور 64 پیسوں کے برابر ہوتا تھا۔ یہ سکے یکم جنوری 1961ء تک چلتے رہے۔ 1961ء میں صدر ایوب خان نے ملک میں عشاریہ نظام نافذ کر دیا۔ جس کے بعد روپیہ سو پیسوں کا ہوگیا۔ جبکہ اٹھنی، چونی، دوانی اور پائی ختم ہوگئی اور اس کی جگہ پچاس پیسے، پچیس پیسے، دس پیسے، پانچ پیسے اور ایک پیسے کے سکے رائج ہوگئے۔ یہ سکے جنرل ضیاء الحق کے دور تک چلتے رہے۔ لیکن بعد ازاں آہستہ آہستہ ختم ہوتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ آج سب سے چھوٹا سکہ ایک روپے کا ہے اور ہم نے پچھلے تیس برس سے ایک پیسے، پانچ پیسے، دس پیسے اور پچیس پیسے کا کوئی سکہ نہیں دیکھا۔ کیوں......؟ کیوں کہ اسٹیٹ بینک یہ سکے جاری ہی نہیں کر رہا لیکن آپ حکومت کا کمال دیکھیے۔ حکومت جب بھی پیٹرول، گیس اور بجلی کی قیمت میں اضافہ کرتی ہے تو اس میں روپوں کے ساتھ ساتھ پیسے ضرور شامل ہوتے ہیں، مثلاً آپ پیٹرول کے تازہ ترین اضافے ہی کو لے لیجیے، حکومت نے پٹرول کی قیمت میں 5 روپے 92 پیسے اضافہ کیا۔ جس کے بعد پٹرول کی قیمت 266 روپے 13 پیسے، ہائی سپیڈ ڈیزل کی قیمت 273 روپے 65 پیسے اور لائٹ ڈیزل کی قیمت 269 روپے 94 پیسے ہوگئی۔ اب سوال یہ ہے کہ ملک میں پیسے کا تو سکہ ہی موجود نہیں ہے۔ لہٰذا جب کوئی شخص ایک لیٹر پیٹرول ڈلوائے گا تو کیا پمپ کا کیشیر اسے 87 پیسے واپس کرے گا......؟ نہیں وہ بالکل نہیں کرے گا چنانچہ اسے لازماً 62 کی جگہ 63 روپے ادا کرنا پڑیں گے...... یہ زیادتی کیوں ہے......؟ اب آپ مزید دلچسپ صورتحال ملاحظہ کیجیے، پاکستان میں روزانہ 3 لاکھ 20 ہزار بیرل پیٹرول فروخت ہوتا ہے، آپ اگر اسے لیٹرز میں کیلکولیٹ کریں تو یہ 5 کروڑ 8 لاکھ 80 ہزار لیٹرز بنتا ہے، آپ اندازہ کیجیے اگر پٹرول سپلائی کرنے والی کمپنیاں ہر لیٹر پر 87 پیسے اڑاتی ہیں تو یہ کتنی رقم بنے گی......؟ یہ 4 کروڑ 42 لاکھ 65 ہزار روپے روزانہ بنتے ہیں جناب...... یہ رقم حتمی نہیں کیوں کہ تمام لوگ پٹرول نہیں ڈلواتے، کچھ لوگ ڈیزل، مٹی کا تیل بھی خریدتے ہیں اور زیادہ تر لوگ 5 سے 40 لیٹر پیٹرول خریدتے ہیں اور بڑی حد تک یہ پیسے روپوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں لیکن اس کے باوجود پیسوں کی ہیرا پھیری موجود رہتی ہے، مجھے یقین ہے اگر کوئی معاشی ماہر اس ایشو پر تحقیق کرے، وہ پیسوں کی اس ہیرا پھیری کو مہینوں، مہینوں کو برسوں اور برسوں کو 30 سال سے ضرب دے تو یہ اربوں روپے بن جائیں گے...... گویا ہماری سرکاری مشینری 30 برس سے چند خفیہ کمپنیوں کو اربوں روپے کا فائدہ پہنچا رہی ہے اور حکومت کو معلوم تک نہیں، ہم اگر اس سوال کا جواب تلاش کریں تو یہ پاکستان کی تاریخ کا بہت بڑا اسکینڈل ثابت ہوگا...... یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس کرپشن کا والیم ساڑھے چار

کروڑ روپے نہ ہو لیکن اس کے باوجود یہ سوال اپنی جگہ موجود رہے گا کہ جب اسٹیٹ بینک پیسے کا سکہ جاری ہی نہیں کر رہا تو حکومت کرنسی کو سکوں میں کیوں ناپ رہی ہے اور ہم "راؤنڈ فگر" میں قیمتوں کا تعین کیوں کرتے ہیں......؟ ہم 62 روپے 13 پیسوں کو 62 روپے کر دیں یا پھر پورے 63 روپے کر دیں تا کہ حکومت اور صارفین دونوں کو سہولت ہو جائے۔ حکومت اگر ایسا نہیں کر رہی تو پھر اس میں یقیناً کوئی نہ کوئی ہیرا پھیری ضرور موجود ہے کیوں کہ ہماری حکومتوں کی تاریخ بتاتی ہے کہ ہماری ظالم بے حس، کرپٹ بیوروکریسی کوئی ایسی غلطی نہیں دہراتی، جس میں اسے کوئی فائدہ نہ ہو۔ منقول......

☆ کئی سال سے اسٹیبلشمنٹ کے پاس ملک کا مکمل کنٹرول ہے، ن لیگ، پیپلز پارٹی، ڈیزل پارٹی، ایم کیو ایم، جماعت اسلامی اور چھوٹی سیاسی و مذہبی جماعتیں سب ساتھ ہیں۔ میڈیا، عدلیہ، بیوروکریسی پوری طرح قابو میں ہیں، امریکا، سعودی عرب اور عرب امارات سے مثالی تعلقات ہیں۔ یورپی یونین اور کامن ویلتھ بھی مہربان ہیں، چین کے بھی کئی دورے کر آئے ہیں، شہباز شریف ایک ملک سے آتا ہے دوسرے ملک کو روانہ ہو جاتا ہے، اخبارات ترقی کے اشتہارات سے بھرے ہوتے ہیں، میڈیا سب اچھا دکھاتا ہے، اسٹاک مارکیٹ مریخ پہ پہنچنے والی ہے یعنی سب کچھ بس میں ہے پھر بھی بے بسی کا اظہار کیوں؟ معیشت تباہ، مہنگائی کا طوفان کیوں؟ بجلی، تیل، گیس کی قیمتیں سینکڑوں گنا بڑھا کر بھی سب پریشان کیوں؟ اور اگر اتنے سال کی ایک قسم کی قومی حکومت کرنے کے بعد بھی اپنی ہرنا کامی کا الزام کسی اور پر لگانا ہے تو بہتر ہے کہ اللہ اور اس کے رسول پاک کے وفادار بن جاؤ، ان سے معافی مانگ لو!

☆ گاڑی غلط چلائیں گے تو بھاری جرمانہ ہوگا ملک غلط چلائیں گے تو آپ کی اگلی نسل کو بھی موقعہ دیا جائے گا۔

☆ کراچی میں ای چالان نے تہلکہ مچادیا! 6 گھنٹوں میں ایک کروڑ 25 لاکھ یک جرمانے۔

☆ چار سال پہلے چوری ہونے والی موٹر سائیکل کہ جس کی FIR متعلقہ تھانے میں درج تھی اس کا آج چار سال بعد ای چالان مالک کے پاس پہنچ گیا کیوں کہ بائیک چور نے ہیلمٹ نہیں پہن رکھا تھا؟ یہ سسٹم چوری شدہ موٹر سائیکل اور لفٹر کو شناخت نہ کر سکا؟ مگر؟؟؟

☆ کراچی میں ٹریفک کنٹرول کرنے اور چالان جمع کرنے کے لیے چھوٹی سے چھوٹی سڑک پر بھی کیمرے لگا دیے ہیں۔ اب جن کیمروں میں بائیک یا کار کی نمبر پلیٹ صاف نظر آ سکتی ہے، اسپیڈ ریکارڈ ہو سکتی ہے، وہیں ان کیمروں میں جیتے جاگتے ڈکیت بھی اسٹریٹ کرائمز کرتے ہوئے نظر آ سکتے ہیں۔ تو کیا ہم امید کر سکتے ہیں کہ آج کے بعد کراچی میں اسٹریٹ کرائمز بھی قابو میں آ جائیں گے۔

☆ ای چالان پنجاب میں 200 روپے مگر کراچی میں موٹر سائیکل سوار پر 5 ہزار روپے جرمانہ! یہ لوٹ مار کا دھندا ہے۔ (منعم ظفر خان)

☆ پنجاب میں 200، کراچی میں 5000 روپے، موٹر سائیکل سوار کا جرمانہ! صرف 6 گھنٹوں میں ای چالان سے سوا کروڑ روپے سے زائد کے چالان ہوئے، جرمانے عالمی معیار کے ہیں تو سڑکیں کچے راستوں سے بھی بدتر کیوں ہیں؟

☆ کراچی، چار لاکھ ٹریفک چالان کے کروڑوں روپے غائب، اعداد و شمار میں ہیرا پھیری کا انکشاف۔

☆ ہیلمٹ نہ پہننے پر جرمانہ 2000 روپے، غلط جگہ پارکنگ پر جرمانہ 2000 روپے، ممنوعہ جگہ کی طرف گاڑی کے داخلے پر جرمانہ 500 روپے، بائیک پر تین افراد بٹھانے پر جرمانہ 2000 روپے، پلاسٹک کے ہیلمٹ پہننے پر جرمانہ 5000 روپے، ٹریفک سگنلز کی خلاف ورزی پر جرمانہ 1000 روپے، ون وے پر جرمانہ 2000 روپے، بغیر ڈرائیونگ لائسنس گاڑی چلانے پر جرمانہ 2000 روپے۔ اب دوسرا پہلو دیکھیے۔ سڑک پر بے شمار گڑھے، کھڈے۔ کوئی ذمہ دار نہیں۔ گلیوں میں سیوریج کا پانی، بارش کا پانی ذمہ دار کوئی نہیں، مین ہولز کے ڈھکن نہیں روزانہ ایکسیڈنٹ ذمہ دار کوئی نہیں، سرکاری ہسپتالوں میں دوائیاں نہیں ذمہ دار کوئی نہیں، ناکارہ سگنل لائٹس کوئی ذمہ دار نہیں، سڑک کی کھدائی کے بعد اس کی مرمت نہیں ہوتی کوئی ذمہ دار نہیں، سڑک پر سیاسی فلیکسز اور بینرز لگوائے جاتے ہیں کوئی ذمہ دار نہیں، فٹ پاتھ پر بے شمار تجاوزات کوئی ذمہ دار نہیں، سڑک پر اُبلتی کچرا کنڈیاں کوئی ذمہ دار نہیں، سڑکوں پر رات کے اوقات میں روشنی کا کوئی انتظام نہیں کوئی ذمہ دار نہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ عوام صرف مجرم ہیں اور جرمانے ادا کرنے کے لیے اس دنیا میں آئے ہیں۔ انتظامیہ اور حکومت کی کوئی ذمہ داری نہیں۔ ان پر کوئی قواعد و ضوابط لاگو نہیں۔ وہ مسائل کے حل کے لیے کبھی ذمہ دار نہیں۔ کیا انہیں موردِ الزام نہیں ٹھہرانا چاہیے؟ شہری فرائض ادا کریں۔ شہری تکلیف کا سامنا کریں۔ شہری ٹیکس ادا کریں۔ شہری حکومت کا خزانہ بھریں اور حکومت ہمارے ٹیکسوں سے عیاشیاں کرے؟ حالات تبدیل ہونے چاہییں۔

☆ انگریز کی چھوڑی ہوئی تذلیلی نشانیاں: انگریزوں کا برصغیر میں سب سے بڑا اور مشکل ترین دشمن، شہنشاہ بہادر شاہ یا کوئی اور نہیں، بلکہ میسور کا حکمران ٹیپو سلطان ہوا کرتا تھا۔ اس نے انہیں ناکوں چنے چبوا دیے اور قابو نہیں آیا۔ بڑی مشکل سے میر صادق سے ساز باز کر کے ان کی غداری کے باعث قابو کیا۔ ٹیپو سے نفرت کا یہ عالم تھا کہ اسکی شہادت کے بعد پورے ہندوستان میں اسکی باقاعدہ سرکاری طور پر منظّم تذلیل اور تضحیک کی ناقابلِ فراموش مہم چلائی گئی۔ گلی کے آوارہ کتوں کو سرکاری طور پر ٹیپو کا نام دیا گیا۔ یہ رواج پاکستان بننے کے بعد تقسیم ہونے تک جاری رہا۔ ٹیپو سلطان کی ریاست میں گورنر کو صوبے دار کہتے تھے، انگریز نے ایک لفٹین کے ماتحت عہدے کو صوبے دار کا نام دے دیا۔ سلطان ٹیپو کے وزیر خوراک کے منصب کو خان ساماں کہا جاتا تھا۔ انگریزوں نے اپنے باورچی کو خان ساماں کہنا شروع کر دیا۔ ٹیپو سلطان نے انگریزوں کے دشمن سلطنت عثمانیہ کے خلیفہ سے مدد چاہی تھی۔ انگریزوں نے حجام کا نام خلیفہ رکھ دیا۔ ٹیپو کے دربار میں پگڑی کو عزت اور فضیلت کی علامت سمجھا جاتا تھا اور صرف معزز شرفاء پگڑی پہنتے تھے۔ انگریز نے نوکروں، بیروں اور غلاموں کو پگڑی لازمی قرار دے کر پہنا دی۔ ٹیپو سلطان کے دور میں جمع دار ایک بہت بڑے پولیس افسر کا عہدہ تھا۔ انگریزوں نے خاکروب کو جمع دار کا نام دے دیا۔ ہماری فرماں برداری دیکھیے ہم آج تک نفرت اور تذلیل کی اس میراث کو گلے سے لگائے پھر رہے ہیں۔ انگریز کی چھوڑی ہوئی تمام تذلیلی نشانیاں بلاسوچے سمجھے سینے سے لگائے ہوئے سمجھ رہے ہیں کہ ہم مہذب ہو گئے ہیں۔

☆ آئس (شیشا) کیا ہے؟ آج کل ایسے فروخت ہوتا ہے جیسے آلو، پیاز اور ٹماٹر۔ آئس ایک ایسا نشہ ہے جس کے پہلی بار استعمال سے انسان کے اندر خوشی کے ہارمونز انتہائی ایکٹیو ہو جاتے ہیں، جس سے انسان انتہائی خوشی محسوس کرتا ہے۔ آئس کا نشہ 36 سے 72 گھنٹے تک ہوتا ہے اور وہ انسان 72 گھنٹوں

تک جا گتا رہتا ہے۔ پہلی دفعہ انسان کو آئس استعمال کرنے سے جو لذت اور خوشی محسوس ہوتی ہے وہ آہستہ آہستہ کم ہو جاتی ہے اور اس کے ساتھ انسان آئس کی ڈوز پے ڈوز بڑھاتا جاتا ہے تا کہ وہ پہلے والی خوشی محسوس کر سکے۔ کسی بھی نشے سے انسان کے اندر رشتے کی تمیز نہیں رہتی مگر آئس ایک خطرناک چیز ہے جو وقت کے ساتھ ساتھ انسان کی ہڈیوں کو پکڑ لیتی ہے۔ آئس استعمال کرنے والے انسان پر بھروسہ کرنا بیوقوفی ہے۔ آئس استعمال کرنے والے انسان کے ہاتھوں سے کسی بھی وقت کوئی ناخوش گوار واقعہ پیش آ سکتا ہے جب وہ نشے کی حالت میں ہو۔ پوسٹ لگانے کا مقصد یہ ہے کہ نوجوان نسل اس سے دور رہیں۔ اپنے اور اپنے پیاروں کی خاطر، اب ہم سب کا فرض بنتا ہے کہ اس ناسور کے خلاف آواز اٹھائیں۔

☆ میڈیکل مافیا کے فراڈ؟ میں ڈاکٹر ہوں، اسی لیے میں تمام ایماندار ڈاکٹروں سے معذرت خواہ ہوں۔ (دل کا دورہ پڑا) ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ سٹر پٹوکنیز انجکشن دیں 9,000 روپے کا ہے۔ انجکشن کی اصل قیمت 700 روپے یا 900 روپے ہے، جب کہ آپ کو 9,000 روپے میں ملتا ہے۔ آپ کیا کریں گے۔ (ٹائیفائیڈ ہو گیا) ڈاکٹر نے لکھا۔ کل 14 مونوسیف لیں! تھوک قیمت 110، ہسپتال کا کیمسٹ 400 روپے میں دیتا ہے۔ آپ کیا کریں گے؟ (گردے کی خرابی) ڈائلیسز تین دن میں ایک بار کیا جاتا ہے......، ڈائیلا سز کیا جاتا ہے اور انجکشن دیا جاتا ہے۔ MRP 1,800 روپے۔ آپ کو لگتا ہے کہ میں اسے ہول سیل مارکیٹ سے اٹھاؤں گا......! پورے پاکستان میں تلاش کر رہا ہوں لیکن کہیں نہیں مل رہا...... کیوں؟ کمپنی کا سامان صرف ڈاکٹروں کو!! انجکشن کی بنیادی قیمت 500 ہے، لیکن اس کے ہسپتال میں ڈاکٹر کی قیمت MRP 1,800 ہے۔ آپ کیا کریں گے؟ (انفیکشن ہو گیا ہے) ڈاکٹر کی طرف سے تجویز کردہ اینٹی بائیوٹک 540 روپے، کسی دوسری کمپنی سے 150 روپے اور عام 100 روپے ہے۔ لیکن ہسپتال والے انکار کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہم کوئی عام نہیں دیتے، صرف ڈاکٹر کا نسخہ...... یعنی 540 روپے میں ہے آپ کیا کریں گے...؟؟ مارکیٹ میں الٹرا ساؤنڈ ٹیسٹ کی قیمت 100 سے 200 روپے ہے۔ اب ڈاکٹر کا کمیشن لگائیں تو 1,500 روپے میں ہوتا ہے۔ 700 روپے ڈاکٹر کے کمیشن کے ہوتے ہیں......! ایم آر آئی پر ڈاکٹر کا کمیشن 3,000 سے 5,000 روپے ہے۔ لیبارٹری سے ڈاکٹر 50% کمیشن لیتا ہے۔ ایکسرے سے 50% کمیشن وصول کرتا ہے۔ جس کمپنی کی ڈاکٹر دوائیں لکھے گا اس سے گاڑی لے گا۔ 30% کمیشن لے گا۔ پھر وہ کمپنیاں ہم سے 10 گنا زیادہ قیمت وصول کرتی ہیں۔ ہماری مجبوری کا بھرپور فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ ڈاکٹروں اور ہسپتالوں کی یہ ڈاکا زنی بے خوف، ملک پاکستان میں جاری ہے......! ادویات کمپنیوں کی لابی اتنی مضبوط ہے کہ وہ براہ راست ملک کو یرغمال بنائے ہوئے ہیں......! اس میں ڈاکٹرز اور دوا ساز کمپنیاں ملوث ہیں! دونوں حکومت کو بلیک میل کر رہے ہیں......!! بڑا سوال...... می ڈیا دن رات کیا دکھاتا ہے۔ گڑھے میں گرنے والا شہزادہ، بغیر ڈرائیور والی کار، راکھی ساونت، بگ باس، ساس، بہو، کرائم رپورٹ، کرکٹر کی گرل فرینڈ یہ سب کچھ دکھاتے ہیں...... لیکن ڈاکٹر کمپنیاں، ہسپتال اور دوا ساز کمپنیاں ان کی واضح ڈکیتی کیوں نہیں دکھاتی؟ می ڈیا معاشرے کی مدد کو نہیں آئے گا تو کون آئے گا؟ میڈیکل لابی کے ظلم کو کیسے روکا جائے؟ کیا یہ لابی حکومت کو گرا رہی ہے؟ می ڈیا کیوں خاموش ہے؟ 20 روپے مزید مانگنے پر ہم آٹو رکشا ڈرائیور کو مارتے ہیں۔ آپ ڈاکٹر

کے لیے کیا کرتے ہیں؟ اگر آپ کو لگتا ہے کہ یہ سچ ہے تو اسے سب کو بھیجیں! بے داری لائیں اور بے داری پیدا کرنے کے لیے اپنا تعاون دیں......

☆ ڈاکٹرز یا قصائی: یورپ میں چار مہینے بعد پہلا الٹرا ساؤنڈ ہوتا ہے اور اگر کوئی جاننا چاہتا ہو تو بچے کی جنس بتا دی جاتی ہے۔ ڈلیوری کے وقت خاوند عورت کے پاس ہوتا ہے اور کمرے میں ایک یا دو نرسیں ہوتی ہیں۔ کسی قسم کی دوائی نہیں دی جاتی، عورت درد سے چیختی ہے مگر نرس اسے صبر کرنے کا کہتی ہے اور 99% ڈلیوری نارمل کی جاتی ہے۔ نہ ڈلیوری سے پہلے دوا دی جاتی ہے نہ بعد میں۔ کسی قسم کا ٹیکا نہیں لگایا جاتا۔ عورت کو حوصلہ ہوتا ہے کہ اس کا خاوند پاس کھڑا اس کا ہاتھ پکڑے ہوئے ہے۔ ڈلیوری کے بعد بچے کی ناف قینچی سے خاوند سے کٹوائی جاتی ہے اور بچے کو عورت کے جسم سے ڈائریکٹ بغیر کپڑے کے لگایا جاتا ہے تاکہ بچہ ٹمپریچر مینٹین کر لے۔ بچے کو صرف ماں کا دودھ پلانے کو کہا جاتا ہے اور زچہ یا بچہ دونوں کو کسی قسم کی دوائی نہیں دی جاتی سوائے ایک حفاظتی ٹیکے کے جو پیدائش کے فوراً بعد بچے کو لگتا ہے۔ پہلے دن سے ڈلیوری تک سب مفت ہوتا ہے اور ڈلیوری کے فوراً بعد بچے کی پرورش کے پیسے ملنے شروع ہو جاتے ہیں۔ پاکستان میں لیڈی ڈاکٹر ڈلیوری کے لیے آتی ہے اور خاتون کے گھر والوں سے پہلے ہی پوچھ لیتی ہے کہ آپ کی بیٹی کی پہلی پریگ نینسی ہے، اس کا کیس کافی خراب لگ رہا ہے جان جانے کا خطرہ ہے، آپریشن سے ڈلیوری کرنا پڑے گی۔ 99% ڈاکٹرز کوشش کرتی ہیں کہ نارمل ڈلیوری کو آپریشن والی ڈلیوری میں تبدیل کر دیا جائے۔ ڈلیوری سے پہلے اور بعد میں کلوگرام کے حساب سے دوائیاں دی جاتی ہیں ڈلیوری کے وقت خاوند تو دور کی بات خاتون کی ماں یا بہن کو بھی اندر جانے کی اجازت نہیں ہوتی اور اندر ڈاکٹر اور نرس کیا کرتی ہیں یہ خدا جانتا ہے یا وہ خاتون۔ نارمل ڈلیوری بیس تیس ہزار میں اور آپریشن والی ڈلیوری اسّی نوّے ہزار میں ہو تو ڈاکٹر کا دماغ خراب ہے کہ نارمل کی طرف آئے، آخر کو اس کے بھی تو خرچے ہیں، بچوں نے اچھے سکول میں جانا ہے، نئی گاڑی لینی ہے، بڑا گھر بنانا ہے۔ اسلام کیا کہتا ہے، انسانیت کیا ہوتی ہے، سچ کیا ہوتا ہے، بھاڑ میں جائے، صرف پیسہ چاہیے......؟ ڈاکٹر مافیا جن کو لوگ مسیحا سمجھتے ہیں اصل میں قصائی ہیں اگر کسی کو شک ہے تو ان کے درمیان وقت گزاریں سب پتہ لگ جائے گا کہ صحت کا شعبہ پاکستان کے بڑے مافیاز میں سے ایک بن گیا ہے، جہاں مریض، انسانیت، دین، اخلاقیات، نہیں صرف کاروبار ہوتا ہے۔

☆ میڈیسن کی قیمتوں میں تین سو فی صد اضافہ! جب کہ مہنگائی ساڑھے چھ سال کی کم ترین سطح پر ہے!! یہ والی سائنس ہمیں کوئی سمجھا دے پلیز۔

☆ بھارتی ویاگرا گولیوں کی بڑی کھیپ کراچی اسمگل کرنے کی کوشش ناکام۔

☆ ویکسین لگوانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے مگر سوچنے کی بات یہ ہے کہ سانپ کے کاٹے کی ویکسین میسر نہیں، باؤلے کتے کے کاٹے کی ویکسین میسر نہیں، پھر ایک اتنی مہنگی ویکسین تھوک کے حساب سے اسکولوں ہی میں کیوں سپلائی ہو رہی ہیں؟ بغیر کسی آگاہی کے کسی اجازت کے، سوچیے گا ضرور؟

☆ ''امریکا بھارت دفاعی معاہدے کا جائزہ لے رہے ہیں، پاکستان'' آپ جائزہ لینے کے بعد کیا کریں گے یا کیا کر سکتے ہیں؟ کیا ٹرمپ کو دوسری دفعہ نوبل انعام کے لیے نام زد کرنے کا اعلان واپس

لے لیں گے؟ (حامد میر)

☆ امریکا میں بچوں کو پیدائش پر شہریت نہیں ملے گی۔ٹرمپ

☆ صدر ٹرمپ کی ''آمرانہ حکومت'' کے خلاف امریکا بھر میں مظاہرے، لاکھوں کی شرکت

☆ عوامی طاقت، تاریخ ساز مظاہرے۔ 28 اکتوبر 2025ء امریکی تاریخ میں نیا ریکارڈ قائم ہوا! تقریباً 70 لاکھ افراد نے ٹرمپ کے خلاف احتجاج کے لیے نکل کر 2,700 مختلف مقامات کو ہلا کر رکھ دیا۔ اب یہ امریکی تاریخ کا سب سے بڑا احتجاج بن گیا! غیر ملکی خبر رساں اداروں کی رپورٹ کے مطابق نیویارک اور واشنگٹن سے لے کر مشی گن کے چھوٹے شہروں تک، ملک بھر میں 2 ہزار 700 سے زائد احتجاجی مظاہرے منصوبہ بندی کے تحت کیے گئے، اور منتظمین کا کہنا تھا کہ انہیں لاکھوں افراد کی شرکت کی توقع ہے، جو امریکی تاریخ کے سب سے بڑے عوامی احتجاجوں میں سے ایک ہوسکتا ہے۔ یہ بڑی عوامی تحریک جون میں ہونے والے اسی طرح کے مظاہروں کے بعد دوسری بار سامنے آئی ہے، یہ تحریک ان پالیسیوں کے خلاف ہے جنہیں ناقدین ملک کو آمریت کی طرف دھکیلنے کے مترادف سمجھتے ہیں۔ 'یہی جمہوریت کی اصل شکل ہے!' واشنگٹن کے نیشنل مال کے قریب ہزاروں مظاہرین نعرے لگا رہے تھے، بہت سے لوگ امریکی پرچم اٹھائے ہوئے تھے جب کہ دیگر 'ہے ہے، ہو ہو، ڈونلڈ ٹرمپ ہیز ٹو گو!' مظاہرین اس بات پر برہم تھے کہ ریپبلکن ارب پتی صدر کے دوبارہ اقتدار میں آنے کے بعد سے ملک میں سخت گیر اقدامات بڑھ گئے ہیں، ان کے خدشات میں میڈیا پر حملے، سیاسی مخالفین کے خلاف مقدمات اور امیگریشن پر وسیع کریک ڈاؤن شامل ہیں، جس کے تحت نیشنل گارڈ کے دستے لاس اینجلس، واشنگٹن اور میمفس جیسے شہروں میں تعینات کیے گئے ہیں۔

☆ میکسیکو کی صدر کلاڈیا شین بام ٹرمپ سے خطاب کرتے ہوئے: ''تو، آپ نے دیوار بنانے کے لیے ووٹ دیا...... ٹھیک ہے، پیارے امریکیوں، یہاں تک کہ اگر آپ جغرافیہ کے بارے میں زیادہ نہیں سمجھتے، چوں کہ آپ کے لیے امریکا آپ کا ملک ہے نہ کہ ایک براعظم، اس لیے یہ ضروری ہے کہ آپ پہلی دیوار بنانے سے پہلے دریافت کر لیں۔ اینٹوں کی اس دیوار سے پرے ہیں: 7 بلین لوگ لیکن چوں کہ آپ واقعی ''لوگوں'' کی اصطلاح کو نہیں جانتے ہیں، لہذا ہم انہیں ''صارفین'' کہیں گے۔ 7 بلین صارفین 42 گھنٹے سے بھی کم وقت میں اپنے آئی فونز کو سام سنگ یا ہواوے ڈیوائسز سے تبدیل کرنے کے لیے تیار ہیں۔ وہ Levi's کی جگہ Zara یا Massimo Duti بھی لے سکتے ہیں۔ چھ ماہ سے بھی کم عرصے میں، ہم آسانی سے فورڈ یا شیورلیٹ کو خریدنا بند کر سکتے ہیں اور انہیں ٹویوٹا، KIA، مزدا، ہونڈا، ہنڈائی، وولوو، سبارو، رینالٹ یا BMW سے بدل سکتے ہیں، جو تکنیکی طور پر ان کی تیار کردہ کاروں سے بہتر ہیں۔ یہ 7 بلین لوگ ڈائریکٹ ٹی وی کو سبسکرائب کرنا بھی بند کر سکتے ہیں اور ہم نہیں چاہیں گے، لیکن ہم ہالی وڈ کی فلمیں دیکھنا چھوڑ سکتے ہیں اور مزید لاطینی امریکی یا یورپی پروڈکشنز دیکھنا شروع کر سکتے ہیں جن کا معیار، پیغام، سنیما کی تکنیک اور مواد بہتر ہے۔ اگرچہ یہ ناقابل یقین معلوم ہوسکتا ہے، ہم ڈزنی کو چھوڑ کر کینکون، میکسیکو، کینیڈا یا یورپ میں Xcaret پارک جاسکتے ہیں: جنوبی امریکا، مشرقی اور یورپ میں دیگر بہترین منزلیں ہیں اور یہاں تک کہ اگر آپ اس پر یقین نہیں کرتے ہیں، یہاں تک کہ

میکسیکو میں، ایسے ہیم برگر ہیں جو میکڈونلڈز سے بہتر ہیں اور ان میں بہتر غذائیت موجود ہے۔ کیا کسی نے امریکا میں اہرام دیکھے ہیں؟ مصر، میکسیکو، پیرو، گوئٹے مالا، سوڈان اور دیگر ممالک میں ناقابل یقین ثقافتوں کے ساتھ اہرام ہیں۔ معلوم کریں کہ قدیم اور جدید دنیا کے عجائبات کہاں پائے جاتے ہیں...... ان میں سے کوئی بھی ریاست ہائے متحدہ میں نہیں ہے......ٹرمپ کے لیے بہت برا ہے کہ وہ انہیں خرید کر بیچ دیتے! ہم جانتے ہیں کہ ایڈیڈاس موجود ہے نہ کہ صرف نائکی اور ہم میکسیکن ٹینس کے جوتے جیسے پانام کا استعمال شروع کر سکتے ہیں۔ ہم آپ کے خیال سے زیادہ جانتے ہیں۔ مثال کے طور پر ہم جانتے ہیں کہ اگر یہ 7 ارب صارفین اپنی مصنوعات نہیں خریدیں گے تو بے روزگاری ہو جائے گی اور ان کی معیشت (رنگ پرستی کی دیوار کے اندر) اس حد تک گر جائے گی کہ وہ ہم سے بدقسمت دیوار کو گرانے کی منتیں کریں گے۔ ہم یہ نہیں چاہتے تھے، لیکن...... آپ کو ایک دیوار چاہیے تھی، آپ کو ایک دیوار مل گئی۔ مخلص۔

☆ فلسطین کی غزہ پٹی پر قدرتی گیس کے بڑے ذخائر دریافت ہوئے جو تقریباً 500 ارب ڈالر کی مالیت کے ہیں اور جون 2022 میں یورپین یونین اور اسرائیل کے درمیان leviathan gas field کی مفاہمت دستخط ہوئے۔ روس نے جب یورپین یونین کی گیس کی سپلائی بند کر دی تھی پندرہ مہینے مسلسل بم باری کے دو مقاصد یعنی غزہ میرین گیس ٹاؤن اینڈ ون پر قبضہ تھا تاکہ یورپ کو گیس کی سپلائی بحال کی جائے اور دوسرا اپنے اسلحہ کی کمپنیوں کا اسلحہ test کرنا تھا تاکہ دنیا پر tested weapons بیچا جائے لیکن اس جنگ میں 67,000 ہزار سے زیادہ معصوم بچے، بوڑھے، عورتیں، نوجوان شہید ہوئے اور اسرائیل کے 1,150 سے زیادہ فوجی مارے گئے۔ ہم نے جنگ چھیڑ کر فائدہ کس کو دیا یہ معاہدہ جو آج ہم کر رہے ہیں پہلے بھی کر سکتے تھے؟ انہوں نے اپنے جنگی مقاصد پورے کر کے جنگ بندی کر دی ہم خوش ہو رہے ہیں کہ ہم نے اسرائیل کو شکست دے دی، ان کے شاید ان پندرہ مہینوں میں ساڑھے گیارہ سو فوجی مارے گیے اور ہم نے اپنا کتنا بڑا نقصان کروا دیا۔ آج غزہ 300 سال پیچھے چلا گیا اس کی reconstruction and rehabilitation کے لیے ابھی ایک صدی سے زیادہ چاہیے جو social infrastructure ہم نے سالہا سال لگا کر develop کیا تھا پندرہ مہینوں میں زمین بوس کروا دیا گیا اور جب شاید ہم غزہ کی rehabilitation and construction کروائیں گے بھیک امریکا سے ہی مانگنی پڑے گی۔ ہمارے امیر المومنین محمد بن سلمان نے 600 ارب ڈالر کا معاہدہ امریکا سے کیا ہے وہ غزہ میں invest نہیں کرے گا۔ ایسے ہی افغانستان جنگ چھیڑی فائدہ کس کو ملا؟ یا شام میں جنگ کا فائدہ کس کو ملا؟ اب ٹرمپ انتظامیہ کا اگلا پلان دیکھیے کیا ہوتا ہے؟

☆ لاس اینجلس کے ڈاکٹر ابراہام نے انسانی روح کا وزن معلوم کرنے کے لیے نزع کے شکار لوگوں پر پانچ سال میں بارہ سو تجربے کیے۔ اس سلسلے میں اس نے شیشے کے باکس کا ایک انتہائی حساس ترازو بنایا، وہ مریض کو اس ترازو پر لٹاتا، مریض کے پھیپھڑوں کی آکسیجن کا وزن کرتا، ان کے جسم کا وزن کرتا ہے اور اس کے مرنے کا انتظار کرتا ہے مرنے کے فوراً بعد اس کا وزن نوٹ کرتا ہے۔ ڈاکٹر ابراہام نے سینکڑوں تجربات کے بعد اعلان کیا کہ......''انسانی روح کا وزن 21 گرام ہے''۔ ابراہام کا کہنا تھا کہ انسانی روح اس 21 گرام آکسیجن کا نام ہے جو پھیپھڑوں کے کونوں، کھدروں، درزوں اور لکیروں میں

چھپی رہتی ہے، موت ہچکی کی صورت میں انسانی جسم پر وار کرتی ہے اور پھیپھڑوں کی تہوں میں چھپی اس 21 گرام آکسیجن کو باہر دھکیل دیتی ہے اس کے بعد انسانی جسم کے سارے سیل مرجاتے ہیں اور انسان فوت ہوجاتا ہے......!! ہم نے کبھی سوچا ہے کہ یہ 21 گرام کتنے ہوتے ہیں......؟؟ 21 گرام لوہے کے 14 چھوٹے سے دانے ہوتے ہیں، ایک ٹماٹر، پیاز کی ایک پرت، ریت کی چھ چٹکیاں اور پانچ ٹشو پیپر ہوتے ہیں...... یہ ہے ہماری اور آپ کی اوقات لیکن...... یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر روح کا وزن 21 گرام ہے تو ان 21 گراموں میں ہماری خواہشوں کا وزن کتنا ہے؟ اس میں ہماری نفرتیں، لالچ، ہیرا پھیری، چالاکی، سازشیں، ہماری گردن کی اکڑ، ہمارے لہجے کے غرور کا وزن کتنا ہے......؟

☆ اللّٰہ پاک نے ہم میں سے ہر ایک کو دن کے (24) گھنٹوں میں 1440 منٹ یا 86400 سیکنڈ عطا فرمائے ہیں۔ سوچیے! آپ کا یہ وقت کہاں گزرتا ہے؟

☆ انسانی ناک میں 400 سینسرز ہیں جو خوش بو کو پہچان کر دماغ کو سگنل بھیجتے ہیں جو انہیں 1 کھرب طریقوں سے سمجھتا ہے اور شناخت کر کے ہمیں بتاتا ہے! یہ سب کس کی قدرت کا عظیم کرشمہ ہے بے شک وہ کائنات کا اکیلا شہنشاہ اللّٰہ ہے۔ سبحان اللّٰہ

☆ جب انسان عزت کی معراج پر ہو تو اسے الفاظ کے چناؤ میں بہت احتیاط اپنانی چاہیے۔ بعدازاں معافی اور خفت عزت و توقیر کو صفر کر دیتی ہے۔

☆ عزت جب عزتوں کے مالک نے دی ہو تو کسی کے بُرا چاہنے سے کیا فرق پڑتا ہے۔

☆ صرف ایک غلطی کی دیر ہے لوگ بھول جائیں گے کہ تم کتنے شان دار انسان تھے۔

☆ ہر رشتے کو صرف تین چیزیں جوڑتی ہیں۔ عزت، اعتبار اور پیار۔ ان میں سے اگر کوئی ایک نہ رہے!! تو باقی دو خود ہی ختم ہو جاتے ہیں!!

☆ جنہیں آپ کا بولنا پریشان اور بیزار کرتا ہو، انہیں پھر تحفے میں خاموشی دے دیں۔

☆ خوب صورت الفاظ ہمیشہ سچے نہیں ہوتے اور سچے الفاظ ہمیشہ خوب صورت نہیں ہوتے۔

☆ دین وحی کا علم ہے، مصنوعی ذہانت کا نہیں! جو شخص دین کے فیصلے یا احکام Chat GPT جیسے نظاموں سے لیتا ہے، وہ اپنی آخرت کو ایک مشین کے سپرد کرتا ہے اور یہی وہ حماقت ہے جس سے سلف صالحین نے سختی سے روکا۔ **ان هذا العلم دين ، فانظر و اعمن تاخذون دينكم** . (الدارمی، رقم: 314۔ مقدمہ صحیح مسلم) ''یقیناً یہ علم دین ہے، لہٰذا دیکھو! تم اپنا دین کس سے حاصل کر رہے ہو۔'' صرف ان اہلِ علم سے جو سند و علم میں معتبر، متبع سنّت اور صاحب تقوی ہوں۔ مصنوعی ذہانت چوں کہ غیر ذمہ دار نظام ہے، اس پر دین میں اعتماد کرنا گمراہی کا سبب بن سکتا ہے۔ اس سے دین سیکھنا ایسا ہے جسے بغیر ماہر ڈاکٹر کے علاج کرنا۔

☆ ہم جس کو غریب سمجھ کر شادی میں دعوت نہیں دیتے وہ ''میت'' میں سب سے پہلے پہنچ جاتا ہے۔

☆ جس زمین سے آپ گزریں اس میں کانٹے مت لگائیں کیوں کہ آپ کو ننگے پاؤں واپس آنا پڑسکتا ہے۔

☆ وقت، بخت، تخت ہمیشہ تبدیل ہوتے رہتے ہیں جو ان کو اپنی جاگیر سمجھے گا وہ دنیا کا سب سے بڑا بے وقوف ہے!

☆ ایک عادت بنائیں، اپنے مال کے ساتھ ساتھ اپنی صلاحیتوں کا بھی صدقہ کیا کریں۔ کسی کو مخلصانہ مشورہ دیں، کسی کا مفت کام کر دیں، کسی کی کوئی مشکل آسان کر دیں، کسی کا دکھ بانٹ لیں اور کسی کی خوشی کی وجہ بن جائیں۔

☆ دل کا سکون چاہتے ہو تو حسد سے بچو، زندگی کی مصیبتیں ہلکی کرنا چاہتے ہو تو گناہ سے بچو، اصلاح چاہتے ہو تو غلطی تسلیم کرو، خوشی چاہتے ہو تو دوسروں کو خوشی دو، کامیابی چاہتے ہو تو ماں باپ کی خدمت کرو۔

☆ دو انسانوں کا رشتہ ہمیشہ کسی تیسرے کی وجہ سے ختم ہوتا ہے۔

☆ مکافاتِ عمل کی چکی چلتی بہت آہستہ ہے مگر پیستی بہت باریک ہے۔

☆ فاتحہ لوگوں کے مرنے پر نہیں احساس کے مرنے پر پڑھنی چاہیے کیوں کہ لوگ مر جائیں تو صبر آ جاتا ہے لیکن اگر احساس مر جائے تو معاشرہ مر جاتا ہے۔

☆ ''انسانیت'' وہاں دم توڑ دیتی ہے جہاں ایک انسان کی ''مصیبت'' دوسروں کے لیے ''تماشا'' بن جاتی ہے۔

☆ ''سچ'' سرجری کی مانند ہے جس کی تکلیف وقتی مگر راحت دائمی جبکہ ''جھوٹ'' پین کلر کی طرح ہے جس کا آرام عارضی مگر سائڈ افیکٹ ہمیشہ کے لیے۔

☆ کبھی بھی یک طرفہ کہانی پر یقین نہ کریں۔ اس میں ہمیشہ کچھ گم شدہ صفحات ہوتے ہیں۔

☆ ایک علم وہ ہے جس کا اظہار زبان سے ہوتا ہے، یہ علم، عقل، نقل و یادداشت کی بنیاد پر محض زبانی کلامی اظہار کو وقوع پذیر کرتا ہے۔ ایک علم وہ ہے جو شخصیت میں جھلکتا ہے، اور یہ ہی علم کی اصل شکل ہے جو عقل، نقل و یادداشت سے نکل کر اپنی اصل روح و معنی تک پہنچتا ہے۔

☆ ایک عربی کہاوت ہے کہ ہم اسے (ماں کو) اپنی کمائی سے اتنا نہ دے پائے جتنا وہ ہمارا صدقہ اتارا کرتی ہے۔

☆ تلخ حقیقت: مائیں اَن پڑھ تھیں تو بچے عالم بنتے تھے، مائیں گریجویٹ ہوئیں تو بچے ٹک ٹاکر اور ڈانسر بن رہے ہیں......

☆ جس ملک میں اسکول کے بچوں کا ناشتہ تیار کرنے کے لیے گیس نہیں ہوتی، اس ملک میں گیس کمپنی کے MD کی تنخواہ 88 لاکھ روپے ہے۔

☆ بھائی ناراض نہ ہو جائیں، جب بھائی اپنی بہنوں کی وراثت معاف کروا لیتے ہیں، اس کی ایک بڑی وجہ بہنوں کا وہ ڈر ہوتا ہے کہ بھائی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دور نہ ہو جائیں۔ بھائیوں کو چاہیے کہ بہنوں کی وراثت کو قانون کے مطابق بہنوں کے حوالے کریں اور پھر دیکھیں کون بہن معاف کرتی ہے۔ بہنیں بھی سچ کہتی ہیں کہ یا ہم بھائی رکھ لیں یا جائیداد رکھ لیں۔

☆ بہن اور بیٹی کو خالی دعائیں نہیں وراثت میں حصہ دو تو عبادتیں قبول ہو جائیں گی۔

☆ ہمارے معاشرے میں ناک ہوتی ہی مردوں کی ہے اور ایسی عجیب کہ کسی بہن بیٹی کو چھیڑنے پہ نہیں کٹتی، اپنی بہن کے چھڑنے پر کٹ جاتی ہے۔ زبردستی کی شادی کروانے پر یا زبردستی طلاق دلوانے پر نہیں کٹتی، مرضی کی شادی اور مرضی کی طلاق پہ کٹ جاتی ہے۔ اپنے یا بیٹے کے کرتوتوں کی نشاندہی پہ نہیں کٹتی، بہن یا بیٹی کی ذرا سی غلطی پہ کٹ جاتی ہے۔ بہن کا حصہ کھا جانے پہ نہیں کٹتی، بہن کا حصہ مانگنے پہ کٹ جاتی

ہے۔''ایسی ناک گردن سمیت کٹ جائے تو بہتر ہے۔''

☆ چار غلطیوں سے بچو، شریف کو بے وقوف مت سمجھو، مکار کو عقل مند مت سمجھو، قاتل کو بہادر مت سمجھو، مال دار کو بڑا آدمی مت سمجھو۔

☆ چابی سے کھلا تالا بار بار کام آتا ہے اور ہتھوڑی سے کھلا تالا دوبارہ کام نہیں آتا، رشتوں کے تالے غصے کے ہتھوڑے سے نہیں محبت کی چابی سے کھولیں۔

☆ اختلاف کا حل ڈھونڈا جا سکتا ہے لیکن حسد، بغض، منافقت اور احسان فراموشی کا نہیں۔

☆ تنقید سے پہلے تحقیق، الزام سے پہلے ثبوت، اور اختلافات سے پہلے دلیل رکھنا، اعلیٰ شخصیت کی علامت ہے۔

☆ ''لفظ کبھی واپس نہیں پلٹتے'' اور ہم کچھ نہ کچھ ایسا ضرور کھو دیتے ہیں جو ہمیں پھر کبھی نہیں ملتا......اس لیے رویوں میں احتیاط، زندگی کے ہر رشتے میں کام یابی کی ضمانت ہے۔

☆ لمبا دھاگا اور لمبی زبان ہمیشہ الجھ جاتی ہے اس لیے دھاگا لپیٹ کر اور زبان سمیٹ کر رکھیں۔

☆ عروج کے وقت اوقات میں رہو کیوں کہ زوال پوچھ کر نہیں آتا۔

☆ خواہشوں کو بے لگام مت چھوڑو یہ باغی ہو جائیں تو حرام، حلال، جائز، ناجائز کچھ بھی نہیں دیکھ پاتیں!

☆ انسان وہ لڑائی کبھی نہیں جیت سکتا جس میں دشمن اس کے اپنے ہوں۔

☆ اپنے وہ نہیں جو تصویر میں ساتھ کھڑے ہوں بلکہ اپنے تو وہ ہیں جو تکلیف میں ساتھ کھڑے ہوں۔

☆ لوگ آپ کے حالات سے ہاتھ ملاتے ہیں، آپ سے نہیں یہ زندگی کی تلخ حقیقت ہے۔

☆ ہم دردی وہ زبان ہے جسے بہرے سن سکتے ہیں اور اندھے دیکھ سکتے ہیں۔

☆ آپ کے وہ الفاظ بھی تحفہ ہیں جو دوسروں کو آگے بڑھنے کا حوصلہ دیتے ہیں۔

☆ آپ مکھیوں کو قائل نہیں کر سکتے کہ پھول کچرے سے زیادہ خوب صورت ہیں۔

☆ اگر گندے کپڑوں میں شرم آتی ہے تو گندی سوچ رکھنے میں بھی شرم آنی چاہیے۔!!

☆ چہرے خوب صورت ہوں یا نہ ہوں، الفاظ ہمیشہ خوب صورت رکھو، کیوں کہ لوگ چہرے بھول جاتے ہیں مگر الفاظ ہمیشہ یاد رکھتے ہیں......!!

☆ وقت کے ساتھ سب بدل جاتا ہے پہلے زمانے میں جسے لوگ ٹھینگا کہتے تھے اب اس کو Like کہتے ہیں۔

☆ بے شک بھلائی کرتے رہیے بہتے پانی کی طرح، بُرائی خود ہی کنارے لگ جائے گی کچرے کی طرح۔

☆ جس گروہ، تنظیم، قبیلہ، خاندان، یہاں تک کہ قوم و ملک کی بنیاد نفرت پر ہوگی، تو اس کی بقاء بھی نفرت سے جڑی ہوگی۔ نفرت ختم تو بقاء ختم۔

☆ خوب صورتی ایک بیماری میں اور عزت ایک غلطی سے فنا ہو جاتی ہے۔ اللّٰہ ہمیں غرور و تکبر سے بچائے، آمین

☆ تعلق وفا کا ہوتا ہے، ملاقاتوں کا نہیں۔ یاد رکھو جو دلوں میں جگہ بناتے ہیں وہ روز نظر نہیں آتے۔ کچھ رشتے ایسے ہوتے ہیں جو فاصلے کے باوجود قائم رہتے ہیں۔ کیوں کہ ان کی بنیاد خلوص اور سچائی پر ہوتی ہے۔ روز ملنے والے بھی اکثر دل سے دور ہوتے ہیں، اور کبھی کبھار ملنے والے دل کے قریب۔ اصل تعلق

وہی ہے جو وقت، مصیبت اور فاصلوں کی آزمائش پر بھی قائم رہے۔ محبت کا مطلب موجودی نہیں احساس ہے۔ وہ احساس جو غیر حاضری میں بھی ساتھ رہتا ہے۔ وفاداری ہی تعلق کو زندہ رکھتی ہے۔

☆ جامعہ کراچی میں بس کے نیچے آ کر طالبہ جاں بحق ہوگئی۔ طالبہ جامعہ کراچی کی پوائنٹ بس میں سوار تھی۔ حادثہ ڈاکٹر محمود حسن لائبریری کے سامنے طالبہ کے بس سے اترتے ہوئے پیش آیا۔ پوائنٹ بس سے اترتے ہوئے طالبہ بس کے نیچے آ گئی۔ طالبہ پوائنٹ سے اتر کر جا رہی تھی کہ اس پوائنٹ نے ریورس ہوتے وقت طالبہ کو کچل دیا۔ حادثے کے فوری بعد طالبہ کو قریب اسپتال لے جایا گیا لیکن طالبہ جاں بر نہ ہوسکی۔ طالبہ کی شناخت انیقہ سعید کے نام سے ہوئی جو سوشل ورک ڈیپارٹمنٹ میں بی ایس کی طالبہ تھی۔

☆ نکاح پڑھانے کا ہدیہ: اگر دلہن باکرہ (کنواری) ہے تو اس کا نکاح پڑھانے کا ہدیہ ایک دینار ہے اور ثیبہ (بیوہ) ہو تو آدھا دینار۔ دینار سونے کا ہوتا ہے اور ایک دینار کا موجودہ وزن 4 گرام 665 ملی گرام اور تین خمس ہے، جیسا کہ سیدی تاج الشریعہ نے فتاویٰ تاج الشریعہ میں بیان کیا ہے۔ (ج 8/ص 75) تو آج کے بھاؤ سے ایک دینار کی قیمت قریباً 25000 ہے، لہذا باکرہ (کنواری) کا نکاح پڑھانے کا ہدیہ 25000 ہوتا ہے، اور ثیبہ (بیوہ) کا نکاح پڑھانے کا ہدیہ 12500 اس سے کم رقم میں قاضی (ائمہ مساجد) صاحب نکاح پڑھاتے ہیں، تو وہ ان کا مسلمانوں پر کرم ہے۔ اماموں کو چاہیے کہ ہر حال میں یہ پیسے وصول کریں تاکہ ڈی جے پر ناچنے والوں کو ان کی اوقات پتا چل سکے، جس دن ائمہ مساجد متحد ہو جائیں گے، قوم کی عقل ٹھکانے پر لگ جائے گی۔

☆ طلاق یافتہ بیٹی اور بے روزگار بیٹا، الگ کمرے میں پنکھا چلا لیں تو بل زیادہ آتا ہے۔

☆ اگر کسی مقام پر ظلم ہو رہا ہو اور مجھے تھوکنے کا موقع ملے تو میں خاموش رہنے والوں کے مونھ پر تھوکوں گا ظالموں کے مونھ پر نہیں۔ چی گویرا

☆ اپنی نوکریوں میں مزید محنت کریں تاکہ آپ کے دیے گئے ٹیکس سے ارکان پارلیمینٹ مفت میں پرسکون زندگی جی سکیں۔

☆ سگریٹ ضرورت نہیں مگر اسے بنانے والا کروڑ پتی ہے، شراب ضرورت نہیں مگر اسے بنانے والا کروڑ پتی ہے، گندم ضرورت ہے مگر اسے اُگانے والا دربدر ہے۔

☆ ہمارا ملک ایک ایگری کلچر ملک ہے۔ جو ایگری نہیں کرتا اس کو اٹھا لینا ہمارا کلچر ہے۔

☆ کچھ لوگ خوش ہوتے ہیں کہ دیکھو ہمارا لیڈر پانی میں کھڑا ہے۔ کوئی یہ کیوں نہیں پوچھتا کہ 78 سال سے پانی کیوں کھڑا ہے۔

☆ دنیا ہمارے جھوٹ، دھوکے بازیاں اور مکاریاں دیکھ کر ہمارے ویزے بند کر رہی ہے اور ہمیں لگتا ہے کہ ہم جنت میں اگلی صفوں میں ہوں گے۔

☆ مسئلہ یہ ہے کہ جن کو قوم کے مسائل حل کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے وہ خود ایک بہت بڑا مسئلہ ہیں۔

☆ اگر کتا، بلی اور چوہا کسی ایک ہی جگہ مل کر پیار سے رہ رہے ہوں تو سمجھ لو کہ یہ کسی کے پالتو ہیں، ورنہ یہ تو قدرتی ماحول میں ایک دوسرے کے ازلی دشمن ہیں۔ ایک غیر سیاسی فکر

☆ وہ اکثر بولتا تھا کہ کپڑے بیچ کر چیزیں سستی کروں گا، وہ اپنے نہیں ہمارے کپڑوں کی بات کرتا تھا۔

☆ یزید، نمرود، فرعون اپنے وقت کے ظالم لوگ تھے، لیکن اجرک والی نمبر پلیٹ کے لیے انہوں نے بھی پریشان نہیں کیا تھا۔

☆ بجٹ 2025: تم کماتے جاؤ، ہم کھاتے جائیں۔

☆ 80 لاکھ یہودیوں کو 2 ارب مسلمان صرف بد دعائیں دے رہے ہیں۔

☆ چند افراد اپنی مراعات اور عیاشیاں چھوڑنے پر راضی نہیں اور لاکھوں لوگ اپنے جائز حقوق سے دست بردار ہو جائیں؟

☆ کل ٹرمپ نے غزہ پر حملے کو اسرائیل کا حق قرار دیا اور آج بھارت سے 10 سالہ دفاعی معاہدہ کر لیا۔ آخر شہباز کی کیا مجبوری ہے جو یہ 90 ہزار فلسطینیوں کے قتل میں شریک فرعون ٹرمپ کی آج بھی پوجا کیے جا رہا ہے۔ کیا وجہ ہو گی اقتدار؟ یا پھر عمران خان کا ڈر یا ممبئی حملے الزام کی طرح نواز والی غداری؟

☆ حیرت کی بات ہے کہ ترکی جس نے اسرائیل کو تسلیم کر رکھا ہے اس کے فوجیوں پر اسے اعتراض ہے لیکن پاکستان جس کے پاس پورٹ پہ لکھا ہے کہ اسرائیل کا سفر نہیں کر سکتے اس کی فوج پہ اسرائیل کو کوئی اعتراض نہیں ہے یہ بڑی اہم بات ہے۔ (عبدالباسط)

☆ پاکستان کیوں بنایا اگر غیروں کا تسلط ہی چاہیئے تھا، فیصلے دو چار افراد ہی نے کرنے ہیں تو پارلیمینٹ کیوں بنائی ہے اور اس کے اتنے خرچے کیوں برداشت کیے جا رہے ہیں؟

☆ میاں شہباز شریف صاحب کی بھتیجی مریم نواز ''ایر پنجاب'' بنانے جا رہی ہیں اور چاچا صاحب ''پاکستان ایرلائن'' بیچنے پر تلے ہیں۔ اگر ایرلائن چلانا نقصان کا سودا ہے تو پنجاب پر ظلم کیوں؟ اور اگر منافع کا کام ہے تو پھر قومی ادارہ کیوں بیچ رہے ہیں؟ پاکستان ایرلائن قوم کا اثاثہ ہے، سودا نہیں۔

☆ پنجاب میں مریم نواز کی حکومت میں امن و امان کے حالات تباہ! یہ پنجاب حکومت کے اپنے نمبرز ہیں! 2024ء کے مقابلے میں 2025ء میں مجموعی طور پر جرائم میں 11 فی صد اضافہ ریکارڈ کیا گیا، قتل کی کوشش کے واقعات میں 5 فی صد اضافہ ہوا، اغواء برائے تاوان کے کیسز میں 19.5 فی صد اضافہ دیکھا گیا، جب کہ اجتماعی زیادتی کے واقعات میں 51 فی صد اضافہ رپورٹ ہوا۔

☆ زمین پر گرنے والا خونِ ناحق، اس زمین پر قرض ہوتا ہے۔ یہ قرض اس وقت اترتا ہے کہ جب یا تو ظالم اپنے جرم کا اقرار کر کے، مظلوم کے سامنے اپنے آپ کو فیصلے کے لیے پیش کر دے، یا پھر وہ ظالم، بے بسی و مظلومیت میں واپس لوٹا دیا جائے، یہاں تک کہ اس کا خون بھی زمین پر گرے اور قرض بے باق ہو جائے۔

☆ گولی اور بارود سے انسانوں کو مارنا دہشت گردی کہلاتا ہے، بھوک، پیاس، لوڈ شیڈنگ اور بے روزگاری سے مارنا جمہوریت۔

☆ ریاست نے مجھے ایک شناختی کارڈ کے علاوہ کچھ نہیں دیا اس کارڈ کے بھی مجھ سے پیسے لیے۔ اس ریاست میں سیکیورٹی، صفائی، علاج، تعلیم مجھے خود ہی خریدنے پڑتے ہیں یہاں تک کہ آج کل گیس کے لیے سلنڈر، بجلی کے لیے سولر اور پینے کے لیے صاف پانی بھی ہم خود خریدتے ہیں۔ تو پھر ریاست ٹیکس کس چیز کا لیتی ہے؟

☆ خواتین کے لیے اسمبلیوں میں مخصوص نشستیں، قومی اسمبلی (60)، پنجاب اسمبلی (66)، سندھ اسمبلی (29)، کے پی کے اسمبلی (22)، بلوچستان اسمبلی (11)۔ ان 188 مخصوص نشستوں کا کوئی

جواز نہیں بنتا، یہ سابق صدر پرویز مشرف نے اسمبلی میں رونق میلہ لگانے کے لیے اس وقت کی ربڑ اسٹیمپ اسمبلی سے منظور کروائی تھیں۔ یہ سالانہ اربوں روپے کا بغیر کچھ کام کیے غریب عوام کو ٹیکا لگا رہی ہیں اور یہ ممبر زیادہ تر امیروں کی رشتے داریا چمچیاں کرچھیاں ہوتی ہیں جن کا اس ملک کو کوئی فائدہ نہیں۔ لہٰذا یہ 188 سیٹیں فی الفور ختم کر کے خزانے پر بلاوجہ کا بوجھ ہلکا کیا جائے۔

☆ ایک مڈل کلاس سے تعلق رکھنے والا استاد جس نے جنوری 2025ء میں ریٹائر ہونا ہے اس کے واجبات جو 28 لاکھ ملنے تھے اب 18 لاکھ ملنے ہیں وہ بھی 60 سال کے بعد اور وزراء کی ایک ماہ کی تن خواہ 10 لاکھ کردی گئی ہے۔

☆ ماچس کی ڈبیا خریدنے سے لے کر کفن دفن تک بار بار ٹیکس دیتے رہو لیکن کوئی سوال نہ کرو کیوں کہ ٹیکس دینا تمہارا کام ہے اور سہولتیں اٹھانا ''اشرافیہ'' کا۔

☆ 35 سال قوم کے مستقبل کو سنوارنے والے استاد کو ریٹائرمنٹ پر صرف پچیس لاکھ مل پاتا ہے اور ریٹائرڈ کرکٹر آرام سے ماہانہ 30 لاکھ لیتا ہے۔ افسوس ایسے نظام پر۔

☆ ''پاکستانی'' دنیا کی انوکھی مخلوق ہے جو ''امریکا'' میں ''اسلامی اسکول'' اور ''پاکستان'' میں ''امریکی اسکول'' ڈھونڈتے ہیں۔

☆ یونان کشتی حادثے میں ایف آئی اے کے 31 افسران اور اہل کاروں کے مبینہ طور پر ملوث ہونے کا انکشاف، مشتبہ ایف آئی اے اہل کاروں کے نام، پاسپورٹ ایگزٹ کنٹرول لسٹ میں ڈالنے کا فیصلہ۔

☆ سپریم کورٹ نے 17 برس پرانے قتل کیس کا فیصلہ سنا دیا، 4 سال پہلے جیل میں انتقال کرنے والا بے گناہ ملزم بھی بَری۔

☆ چک شہزادا اسلام آباد، این آئی ایچ میں قائم فیڈرل جنرل اسپتال میں چار پانچ ایمبولینسز ہر وقت کھڑی رہتی ہیں مگر مریضوں کو میسر نہیں ہوتیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ صرف ادارے کے ملازمین کے لیے ہیں۔

☆ ہمارے ملک کے تین لطیفے، ایک عدلیہ آزاد ہے، دوسرا ہمارے علماء حق کے ساتھ کھڑے ہیں اور تیسرا فوج کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔

☆ رشوت خور سرکاری ملازم گھر آیا تو مرغی پکی ہوئی تھی۔ اس نے کہا ''میں تو صبح گوبھی لے کر دے گیا تھا آپ نے وہی پکا دینی تھی''۔ بیوی نے بتایا کہ پڑوسن ماسی رسولاں مرغی کا گوشت دے گئی تھی اس لیے یہ پکادی۔ شوہر نے صبح ماسی رسولاں کا شکریہ ادا کیا اور کہا کوئی کام شام ہو تو بتانا۔ ماسی نے کہا ''پتر میرے کہڑے زمیناں تے مربعے نے، صبح اٹھی ہوں تو ڈربے میں مرغی مری پڑی تھی میں نے سوچا کہ تم لوگ پہلے کون سا حلال کھاتے ہو اس لیے ضائع کرنے کی بجائے صاف کر کے تمہارے گھر دے آئی''۔

☆ دارالحکومت اسلام آباد کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ کا آپریشنل کنٹرول ایک معاہدہ کے تحت متحدہ عرب امارات کو دیا جارہا ہے۔ پاکستان ایئرپورٹ چلانے کے لیے جرمن سوفٹ ویئر استعمال کرتا ہے۔ متحدہ عرب امارات کے ایئرپورٹ کا نظام چلانے کے لیے اسرائیلی اور انڈین سوفٹ ویئر استعمال ہوتے ہیں۔

☆ تشویش ناک اسٹیٹ بینک کے مطابق پاکستانی بینکوں نے 2023ء میں 46 اَرب اور 2024ء میں 513 اَرب روپے مالیت کے قرض جاری کیے۔

☆ آئی ایم ایف سے قرضہ لو آپس میں بانٹو، قرض واپسی کے لیے عوام پر ٹیکس لگاؤ اور مہنگائی کرو۔ 75 سالہ ملکی تاریخ کا نچوڑ۔

☆ ایک غیر ملکی سیاح کے بقول پاکستانی بازاروں میں کھانے پینے کی جتنی بھی چیزیں دست یاب ہیں سگریٹ ان میں سب سے کم مضرِ صحت ہے۔

☆ مخلص لوگ روٹھ جائیں تو منا لیا کرو...... مطلبی لوگ چھوڑ جائیں تو رب کا شکر ادا کیا کرو۔

☆ مشکل وقت میں دوست کی خاموشی دھوکا دینے کے برابر ہوتی ہے۔

☆ سیانے کہتے ہیں ...... اپنوں کے ساتھ وقت کا پتا نہیں چلتا لیکن ...... وقت کے ساتھ اپنوں کا پتا ضرور چل جاتا ہے۔

☆ اگر زندگی میں خوش رہنا چاہتے ہیں تو کسی بھی جملے کو اپنی ذاتی توہین نہ سمجھیں بلکہ بولنے والے کی کم ظرفی سمجھ کر آگے بڑھ جائیں۔

☆ کامیابی چاہتے ہو؟ موقع دینے والے کو کبھی دھوکا اور دھوکا دینے والے کو کبھی موقع نہ دو۔

☆ ادھار لینے والا پہلے اپنے دکھ سنا کر ادھار لیتا ہے اور بعد میں ادھار دینے والا اپنے دکھ سنا کر واپس مانگتا ہے۔

☆ معاشرے کے بدکردار لوگوں کا معتبر اور بااثر ہو جانا معاشرے کی تباہی و بربادی کی دلیل ہے۔

☆ لوگ آپ کے حالات سے ہاتھ ملاتے ہیں، آپ سے نہیں۔ یہ زندگی کی تلخ حقیقت ہے۔

☆ زندگی میں بُرا وقت صرف اس لیے آتا ہے کہ اپنوں میں چھپے غیر، اور غیروں میں چھپے اپنوں کو ہم پہچان سکیں۔

☆ زندگی تب ''بہتر'' ہوتی ہے جب آپ خوش ہوتے ہیں لیکن زندگی تب ''بہترین'' ہوتی ہے جب آپ کی وجہ سے کوئی دوسرا خوش ہوتا ہے۔

☆ دنیا میں انٹرنیٹ کی بندش کے اعتبار سے پاکستان دوسرے نمبر پر آ گیا۔ پہلے نمبر پر میانمار (برما)، اور دوسرے نمبر پر پاکستان۔

☆ نئی دہلی میں ایک دن کی بارش نے 101 سال کا ریکارڈ توڑ دیا۔

☆ یمن، ایرپورٹ پر اسرائیلی بم باری، ڈبلیو ایچ او سربراہ بال بال بچ گئے، 3 افراد شہید۔ 100 اسرائیلی طیاروں کی بم باری، ایئرپورٹ کا رن وے، ایئر ٹریفک ٹاور اور ڈیپارچر لاؤنج تباہ۔ عالمی ادارے کا کارکن زخمی۔ یمن سے انخلا کے لیے مرمت کا انتظار کرنا پڑے گا، سربراہ ڈبلیو ایچ او

☆ چائنا نے 54 ملکوں کو ویزا فری لیک سیشن دے دی! مگر اس لسٹ میں وہ ملک شامل نہیں جس کے ساتھ اس کی دوستی ہمالیہ سے بھی بلند ہے۔

☆ سبزی تولتے وقت اگر مکھی کانٹے پر بیٹھ جائے تو کچھ فرق نہیں پڑے گا، لیکن یہی مکھی اگر سونا تولتے وقت کانٹے پر بیٹھ جائے تو اس کی قیمت 10، 20 ہزار کی ہو جائے گی۔ یہاں وزن معنی نہیں رکھتا...... آپ کس جگہ بیٹھے ہیں وہ اہمیت رکھتی ہے۔ اس لیے کوشش کریں کہ اچھی محفلوں میں بیٹھا جائے اور اپنا وقار بحال رکھا جائے۔

☆ کوئی اَربوں کھا گئے، کوئی کھربوں باہر لے گئے لیکن پکڑے وہی جاتے ہیں جو موٹر سائیکل کے کاغذات گھر بھول جاتے ہیں۔

☆ ''خوددار عورت...... لاوارث میت'' سبق ہے میرا جسم میری مرضی والوں کے لیے مرضی بھی اسی کی تھی اور جسم بھی اسی کا تھا مگر سناٹے سے گونجتا کمرہ، بند دروازے کے پیچھے مہینوں سے خاموش پڑی لاش اور آس پاس نہ کوئی آنکھ اشک بار، نہ کوئی ماتم، نہ کوئی دعا۔ بس دیواریں تھیں، جو چیخ چیخ کر اس عورت کی تنہائی کی گواہ تھیں، جو کبھی اپنی خودمختاری پر نازاں تھی، جس نے رشتوں کے ریشمی بندھنوں کو آزادی کی زنجیر سمجھ کر توڑ دیا، جو فیمینزم کے افیون سے مدہوش ہو کر اپنے خاندان، بھائی، باپ، اور سب سے بڑھ کر اپنے رب سے بھی روٹھ گئی تھی۔ ''اداکارہ حمیرا اصغر'' ایک خوب صورت چہرہ، ایک آزاد'' عورت، ایک مشہور نام''، لیکن کیا واقعی وہ کامیاب تھی؟ پولیس اہل کار جب اس کے بھائی کو فون کرتا ہے تو جواب ملتا ہے: ''اس کے والد سے بات کریں'' اور جب والد کو فون کیا جاتا ہے تو ایک باپ کی زبان سے نکلتا ہے: ''ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں، ہم بہت پہلے اس سے ناتا توڑ چکے، لاش ہے تو جیسے چاہو دفناؤ'' فون بند ہو جاتا ہے، مگر سوال کھلا رہ جاتا ہے کہ وہ کون سی زندگی تھی جو باپ کے دل کو اتنا سخت کر گئی؟ وہ کون سا راستہ تھا جو بھائی کی غیرت کو خاموش کرا گیا؟ وہ کون سی سوچ تھی جس نے ایک جیتے جاگتے وجود کو مہینوں لاش بنا کر سڑنے کے لیے چھوڑ دیا؟ یہ محض ایک واقعہ نہیں، یہ فیمینزم کی وہ بھیانک تصویر ہے، جو اشتہارات میں خوش نما، تقاریر میں متاثر کن، اور سوشل میڈیا پر انقلابی لگتی ہے، مگر اندر سے کھوکھلی، تنہا اور اندھیرے سے لبریز ہوتی ہے۔ فیمینزم کا آغاز عورت کے حقوق سے ہوا، مگر انجام اس کی تنہائی پر ہو رہا ہے۔ فیمینزم نے عورت کو ماں، بیٹی، بہن اور بیوی کے مقدس رشتوں سے نکال کر صرف ''خود'' بنا دیا اور یہی ''خود'' آخر کار اُسے اکیلا کر گیا۔ خاندان کا ادارہ، جسے صدیوں کی تہذیب نے پروان چڑھایا، جس میں قربانیاں، محبتیں، ناراضیاں، مان، اور رشتہ داریوں کی حرارت موجود تھی، اسے آج کی عورت نے ''زنجیر'' سمجھ کر کاٹ دیا اور جب وقت کی تیز دھوپ نے جلایا، تو کوئی سایہ دار درخت ساتھ نہ تھا۔ فیس بک کی دوستیں، انسٹاگرام کے فالورز، ٹوئٹر کی آزادی کے نعرے، سب خاموش تھے۔ باپ کا دروازہ بند تھا، بھائی کا دل پتھر ہو چکا تھا، اور ماں شاید برسوں پہلے رو رو کر مر چکی تھی۔ عجیب معاشرہ ہے یہ بھی، جہاں اگر بیٹی نافرمان ہو تو باپ ظالم کہلاتا ہے اور اگر باپ لاتعلق ہو جائے تو بیٹی کی خودمختاری کا جشن منایا جاتا ہے۔ عورت جب گھر سے نکلے، تو '' طاقت ور'' کہلاتی ہے، جب طلاق لے، تو '' باہمت'' بن جاتی ہے، جب رشتے توڑے، تو ''بغاوت'' نہیں بلکہ ''خودشعوری'' قرار پاتی ہے اور جب مر جائے، تنہا، بوسیدہ لاش کی صورت، تو سارا معاشرہ خاموش تماشائی بن جاتا ہے۔ کاش حمیرا اصغر نے جانا ہوتا کہ فیمینزم، ماں کی گود جیسا تحفظ نہیں دے سکتا۔ کاش وہ سمجھ پاتی کہ باپ کی ڈانٹ، محبت کی ایک گونج ہوتی ہے، اور بھائی کی غیرت، عزت کی چادر ہوتی ہے۔ کاش وہ جان پاتی کہ مرد دشمنی کا نام عورت دوستی نہیں، بلکہ یہ فکری گم راہی ہے جو عورت کو اس کے رب، اس کے دین، اور اس کی فطرت سے کاٹ دیتی ہے۔ عورت مضبوط ضرور ہو، خودمختار بھی ہو، لیکن وہ اپنے اصل سے جُڑی رہے، وہ ماں کا پیار، باپ کی شفقت، بھائی کی غیرت، اور شوہر کی رفاقت کو بوجھ نہ سمجھے ورنہ فیمینزم کی راہ میں جو منزل ہے، وہ

تنہائی، بے رُخی، اور بے گور وکفن لاش ہے۔حمیرا اصغر چلی گئی، لیکن فی مینزم کی دُھند میں اور کتنی بیٹیاں ایسے ہی گم ہورہی ہیں، بس ہمیں تب ہوش آتا ہے، جب تعفن زدہ لاش دیواروں سے سوال کرنے لگتی ہے ......''آزادی چاہیے تھی نا؟ لے.....مگر اب میرے پاس کوئی نہیں! فاعتبروا............ازقلم لقمان اختر

☆ گزشتہ تین سالوں سے سوڈان خانہ جنگی کی آگ میں جل رہا ہے۔سرکاری فوج (SAF) اور باغی میلشیا ریپڈ سپورٹ فورسز (RSF) کے درمیان طاقت کی جنگ نے ملک کو تباہی کے دہانے پر پہنچادیا۔ RSF کو فوج میں شامل کرنے پر اختلاف سے شروع ہونے والا تنازع لاکھوں جانیں نگل چکا ہے،شہر ملبے میں بدل گئے ہیں، 5.2 کروڑ سے زائد افراد خوراک، علاج اور تعلیم سے محروم ہیں۔سوڈان اس وقت دنیا کا بدترین انسانی بحران جھیل رہا ہے مگر عالمی طاقتیں خاموش ہیں۔

☆ سعودی عرب کا دنیا کا پہلا اسکائی اسٹیڈیم تعمیر کرنے کا اعلان، مستقبل کے شہر (NEOM) میں 1150 فٹ کی بلندی پر بنایا جائے گا۔

☆ ڈھاکا (این این آئی) بنگلا دیش کے عبوری سربراہ محمد یونس ایک بار پھر بھارت کے اعصاب پر سوار ہوگئے۔اس بار انہوں نے پاکستانی اعلیٰ فوجی عہدہ دار کو ایک ایسا نقشہ پیش کیا ہے جس سے بھارت میں ہلچل مچ گئی۔اس نقشے میں بھارت کی شمال مشرقی ریاستیں بشمول آسام بنگلا دیش کے حصے کے طور پر دکھائی گئی ہیں۔یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب پاکستان کے جوائنٹ چیفس آف اسٹاف کمیٹی کے چیئرمین جنرل ساحر شمشاد مرزا نے حال ہی میں ڈھاکا کا دَورہ کیا۔دونوں رہنماؤں کی ملاقات کے دوران محمد یونس نے جنرل ساحر شمشاد مرزا کو اپنی تصنیف ''آرٹ آف ٹرائمف'' تحفے میں دی۔جس کے سرورق پر یہی متنازع نقشہ نمایاں تھا۔

☆ جرمنی میں فرینکفرٹ ایئرپورٹ کے قریب ایک گاؤں جس کا نام (Tribor) تھا وہاں کی رہائشی ایک بوڑھی عورت نے فرینکفرٹ انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے خلاف عدالت میں کیس دائر کردیا۔جس کی وجہ عورت نے کچھ یوں بیان کی: رات کے وقت جہازوں کا شور اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ میں رات کو سو نہیں سکتی، جس کی وجہ سے میری اکثر طبیعت خراب رہتی ہے، عدالت میں جج نے اُس بوڑھی عورت کی پوری بات سننے کے بعد عورت سے پوچھا کہ آپ اب کیا چاہتی ہیں؟ اس شور کے عوض آپ ایئرپورٹ سے کچھ معاوضہ حاصل کرنا چاہتی ہیں یا ایئرپورٹ سے دور ایک عدد گھر حاصل کرنا چاہتی ہیں؟ عورت نے جواب میں کچھ یوں کہا: میں یہاں اپنے ذاتی گھر میں رہتی ہوں اور عرصہ دراز سے یہاں زندگی گزار رہی ہوں، چوں کہ اب میری طبیعت اس قدر شور برداشت نہیں کرسکتی، اس لیے اس مسئلے کا کوئی اور معقول حل تلاش کیا جائے اور ساتھ یہ بتایا کہ نہ تو مجھے کوئی پیسوں کی ضرورت ہے اور نہ ہی میں اپنا علاقہ چھوڑ کر کہیں جانا چاہتی ہوں، اس بات سے اُس وقت کے موجودہ حکام بھی بہت پریشان ہوے کہ اب اس مسئلے کا کیا حل ہو سکتا ہے۔نہ تو عورت یہاں سے جانا چاہتی ہے اور نہ اتنے بڑے ایئرپورٹ کو کہیں اور منتقل کیا جاسکتا ہے، ایئرپورٹ حکام نے عورت کو اپنے کیس سے پیچھے ہٹ جانے کے لیے بے شمار فرمائشیں پیش کیں، ایئرپورٹ سے دور عالی شان گھر کی پیش کش کی اور ساتھ بڑی رقم دینے کی پیش کش بھی کی لیکن وہ بوڑھی عورت اپنے فیصلے سے پیچھے ہٹنے کا نام نہیں لے رہی تھی، آخر کار تھک کر جج نے کہا اگر ہم آپ کی نیند کے

ٹائم کو مینج کرلیں، مطلب رات کا ایک مخصوص ٹائم جب ٹائم جب آپ سو رہی ہوں تب ایئر پورٹ پر کوئی فلائٹ آپریٹ نہیں ہوگی کیا آپ کو یہ فیصلہ منظور ہے جس سے وہ عورت مطمئن ہوگئی اوراس طرح عدالت نے اس کے حق میں فیصلہ دے دیا اورتب سے لے کر آج تک فرینکفرٹ انٹرنیشنل ایئر پورٹ پر رات 12 سے لے کر صبح 5 بجے تک کوئی فلائٹس آپریٹ نہیں ہوتیں۔ اس فیصلے کے مدنظر یورپ اور امریکا کے بیشتر ایئر پورٹس انتظامیہ نے بھی اس اصول کو اپنا لیا ہے تا کہ عوام کو اس قسم کی بھی کوئی تکلیف نہ پہنچے...... یہ ہے وہ عزت وہ مقام وہ انصاف جو جرمنی اپنے ٹیکس پیئر کو دیتا ہے۔ یہاں ہر انسان کے حقوق برابر ہیں اور ہر ایک کے لیے انصاف کا معیار یک ساں ہے۔ کیا ہم کبھی اس قسم کا مقام حاصل کرسکیں گے؟

☆ سُور کیوں پیدا کیا گیا؟ ہر مسلمان کے لیے یہ پڑھنا بہت ضروری ہے۔ یورپ سمیت تقریباً تمام امریکی ممالک میں گوشت کے لیے بنیادی انتخاب سُور ہے۔ اس جانور کو پالنے کے لیے ان ممالک میں بہت سے فارم ہیں۔ صرف فرانس میں، پگ فارمز کا حصہ 42,000 سے زیادہ ہے۔ کسی بھی جان وَر کے مقابلے میں سُور میں زیادہ مقدار میں FAT ہوتی ہے۔ لیکن یورپی وامریکی اس مہلک چربی سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس چربی کو ٹھکانے لگانا ان ممالک کے محکمہ خوراک کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ اس چربی کو ختم کرنا محکمہ خوراک کا بہت بڑا سر درد تھا۔ اسے ختم کرنے کے لیے باضابطہ طور پر اسے جلایا گیا، لگ بھگ 60 سال بعد انہوں نے پھر اس کے استعمال کے بارے میں سوچا تا کہ پیسے بھی کمائے جاسکیں۔ صابن بنانے میں اس کا تجربہ کام یاب رہا۔ شروع میں سُور کی چربی سے بنی مصنوعات پر contents کی تفصیل میں pig fat واضح طور پر لیبل پر درج کیا جاتا تھا۔ چوں کہ ان کی مصنوعات کے بڑے خریدار مسلمان ممالک ہیں اور ان ممالک کی طرف سے ان مصنوعات پر پابندی عائد کردی گئی، جس سے ان کو تجارتی خسارہ ہوا۔ 1857 میں اس وقت رائفل کی یورپ میں بنی گولیوں کو برصغیر میں سمندر کے راستے پہنچایا گیا۔ سمندر کی نمی کی وجہ سے اس میں موجود گن پاؤڈر خراب ہوگیا اور گولیاں ضائع ہو گئیں۔ اس کے بعد وہ سُور کی چربی کی پرت گولیاں پر لگانے لگے۔ گولیوں کو استعمال کرنے سے پہلے دانتوں سے اس چربی کی پرت کو نوچنا پڑتا تھا۔ جب یہ بات پھیل گئی کہ ان گولیوں میں سُور کی چربی کا استعمال ہوا ہے تو فوجیوں نے جن میں زیادہ تر مسلمان اور کچھ سبزی خور ہندو تھے، نے لڑنے سے انکار کردیا، جو آخر کار خانہ جنگی کا باعث بنا۔ یورپی باشندوں نے ان حقائق کو پہچان لیا اور FATPIG لکھنے کے بجائے انہوں نے FIM لکھنا شروع کردیا۔ 1970 کے بعد سے یورپ میں رہنے والے تمام لوگ حقیقت کو جانتے ہیں کہ جب ان کمپنیوں سے مسلمان ممالک نے پوچھا کہ کیا ان اشیا کی تیاری میں جان وَروں کی چربی استعمال کی گئی ہے اور اگر ہے تو کون سی ہے......؟ تو انہیں بتایا گیا کہ ان میں گائے اور بھیڑ کی چربی ہے۔ یہاں پھر ایک اور سوال اٹھایا گیا، کہ اگر یہ گائے یا بھیڑ کی چربی ہے تو پھر بھی یہ مسلمانوں کے لئے حرام ہے، کیوں کہ ان جانوروں کو اسلامی حلال طریقے سے ذبح نہیں کیا گیا تھا۔ اس طرح ان پر دوبارہ پابندی عائد کردی گئی۔ اب ان کثیر القومی کمپنیوں کو ایک بار پھر نقصان کا سامنا کرنا پڑا......! آخر کار انہوں نے کوڈ زبان استعمال کرنے کا فیصلہ کیا، تا کہ صرف ان کے اپنے محکمہ کی فوڈ ایڈمنسٹریشن کو ہی پتہ چل سکے کہ وہ کیا استعمال کررہے ہیں اور عام آدمی اندھیرے میں ہی رہے۔ اس

طرح انہوں نے ای کوڈز کا آغاز کیا۔ یوں آج کل یہ E-INGREDIENTS کی شکل میں کثیر القومی کمپنیوں کی مصنوعات پر لیبل کے اوپر لکھی جاتی ہیں، ان مصنوعات میں دانتوں کی پیسٹ، ببل گم، چاکلیٹ، ہر قسم کی سوئٹس بسکٹ، کارن فلاکس، ٹافیاں، کینڈیڈ فوڈز، ملٹی وٹامنز اور بہت سی ادویات شامل ہیں چوں کہ یہ سارا سامان تمام مسلمان ممالک میں اندھا دھند استعمال کیا جا رہا ہے۔ سُور کے اجزاء کے استعمال سے ہمارے معاشرے میں بے شرمی، بے رحمی اور جنسی استحصال کے رجحان میں بے پناہ اضافہ دیکھنے کو مل رہا ہے۔ لہذا تمام مسلمانوں اور سُور کے گوشت سے اجتناب کرنے والوں سے درخواست ہے کہ وہ روزانہ استعمال ہونے والے ITEMS کی خریداری کرتے وقت ان کے content کی فہرست کو لازمی چیک کرلیا کریں اور ای کوڈز کی مندرجہ ذیل فہرست کے ساتھ ملائیں۔ اگر نیچے دیے گئے اجزاء میں سے کوئی بھی پایا جاتا ہو تو پھر اس سے یقینی طور پر بچیں، کیوں کہ اس میں سُور کی چربی کسی نہ کسی حالت میں شامل ہے۔

E100، E110، E120، E140، E141، E153، E210، E213، E214، E216، E234، E252، E270، E280، E325، E326، 327E، E334، E335، E336، E337، E422، E41، E431، E432، E433، E434، E435، E436، E440، E470، E471، E472، E473، E474، E475، E476، E477، E478، E481، E482، E483، E491، E492، E493، E494، E549، E542 E572، E621، E631، E635، E905۔ ڈاکٹر ایم امجد خان، میڈیکل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، ریاست ہائے متحدہ امریکا۔

☆ ایک دفعہ کسی حاملہ ہرن کو بچہ جنم دینے کی حاجت پیش آئی، تو اس نے دریا کے کنارے پر موجود جنگل کی راہ اختیار کی۔ پھر یوں ہوا کہ اچانک موسم خراب ہوگیا آسمان سے بجلی گری تو جنگل میں آگ لگ گئی، گھبراہٹ میں ہرن نے جان بچانے کے لیے آس پاس دیکھا تو ایک شکاری نشانہ بنا رہا تھا، دوسری طرف شیر تھا۔ ہرن کو الجھن ہوئی کہ اس پھیلتی ہوئی آگ میں جل کر مرنا ہوگا یا دریا میں ڈوب کر جان دینی ہوگی، یا شکاری مار دے گا، یا پھر شیر اپنی بھوک مٹانے کے لیے نوالہ بنا دے گا۔ ہر سمت خطرہ ہے فرار کی کوئی راہ نہیں، اُس وقت ہرن کے اختیار میں جو تھا وہ کرنے کا فیصلہ کیا، یعنی پیدائش پر توجہ مذکور کی پھر ایسا ہوا کہ شکاری نے نشانہ لگایا تو آسمان پر بجلی چمکی، اُس کی آنکھیں اچانک بند ہوگئیں اور تیر شیر کو جا لگا، زوردار مینہ برسا جنگل میں پھیلتی آگ ایک دم بجھ گئی۔ ہرن کو اس کے خالق نے بچا لیا۔ زندگی میں جب کبھی مشکلات و مصائب چاروں طرف سے گھیر لیں تو اس وقت وہ کام کریں، جو آپ کر سکتے ہیں، باقی چیزیں اس ذات کے لیے چھوڑ دیں جس نے نظامِ عالم کو چاروں طرف سے گھیر رکھا ہے۔ وہی آپ کی حفاظت کرے گا ان شاء اللّٰہ۔

☆ *جانے کہاں گئے وہ دن .... 1: جب پڑوسی سے پوچھا جاتا، میں سبزی لینے جا رہا ہوں، آپ نے بازار سے کچھ منگوانا تو نہیں۔ 2: جب بچوں کو گھر سے مار پڑتی تھی، کہ تم نے اسکول میں ایسی حرکت کیوں کی، جس پر تمہیں استاد نے مارا۔ 3: جب امام مسجد صاحب کے لیے، اپنے گھروں سے کھانا بھیجا

جاتا تھا۔4: جب اپنے بچوں کوکسی رشوت خور پڑوسی کے بچوں سے دوستی کرنے سے منع کیا جاتا تھا۔5:- جب پڑوسیوں سے سالن کا تبادلہ کیا جاتا تھا کہ، ہمارا چھوٹا بیٹا کریلے نہیں کھاتا، آپ ایک پلیٹ کریلے رکھ لیں، اور جو آپ نے پکایا ہے۔اس سالن کی ایک پلیٹ دے دیں۔ 6: جب رات کی بچی روٹی کو، پانی اور گھی لگا کر، اس کا پراٹھا تیار کیا جاتا تھا اور سب بہن بھائی، اس کا ناشتہ انجوائے کرتے تھے۔ 7: جب ہمیں گھر میں ڈبل روٹی لاتا دیکھ کر پڑوسی پوچھتے تھے، اللّہ خیر کرے گھر میں کون بیمار ہے۔ 8: جب گھر میں ساگ، حلیم، حلوہ یا گڑ والے چاول بننے پر، محلے کے چار پانچ گھروں میں بھی بھجوائے جاتے تھے۔ 9: جب پوسٹ مین، ہمارا نام پکار کر ہمارا خط، گھر کی ڈیوڑھی میں پھینک جایا کرتا تھا۔ 10: جب کسی شادی یا مرگ پہ پڑوسیوں کو اپنے گھر کے کمرے، بستر، چارپائیاں اور برتن دے دیے جاتے تھے۔
11: جب بچے اور بچیاں، اپنے چچا، ماموں، خالہ اور پھوپھو کے گھر جا کر، ایک ایک دو دو مہینے تک رہا کرتے تھے۔ 12: جب کہا جاتا تھا، اللّہ ہمیں حلال روزی ہی کھلائے، پیسے کا کیا ہے۔ پیسہ تو............ کے پاس بھی بہت ہوتا ہے۔ 13: جب پڑوسنیں کسی شادی بیاہ پہ، ایک دوسرے سے مانگے ہوئے کپڑے اور زیور پہن کر جایا کرتی تھیں۔
14: جب ہمارے پڑوسی، ہمارے سب رشتہ داروں کو جانتے تھے اور کسی اجنبی کے ہمارے گھر آنے پہ پوچھتے تھے، یہ کون ہیں۔انہیں پہلے کبھی نہیں دیکھا۔

☆ ذہنی مریض لوگ: سونا ساڑھے چار لاکھ روپے تولہ ہونے کی وجہ سے عوام کی پہنچ سے دور ہوتا جارہا ہے اس سے بے وقوف مڈل کلاسیوں کی شادیاں بھی پہنچ سے دور ہورہی ہیں جنہوں نے گولڈ جیولری کا دکھاوا ضرور کرنا ہوتا ہے۔ زیادہ تر وہ گولڈ بعد میں سارا سال سنبھال کر رکھ دیا جاتا ہے اور فنکشنز پر بھی نہیں پہنا جاتا۔ مڈل کلاس یا لوئر مڈل کلاس کے لوگ اتنے بے وقوف ہوتے ہیں کہ لڑکا پوری عمر موٹر سائیکل چلاتا ہے لیکن برات کے دن کئی عدد نئی کاریں کرائے پر لے کر دلہن کے گھر پہنچ جاتا ہے اور شادی سے اگلے دن وہی دولہا اور دلہن موٹر سائیکل پر رلتے ہوئے جاتے ہیں۔شادی کے دن دونوں ہی فضول خرچی کر لیتے ہیں اگر بچت کی جائے تو چھوٹی موٹی گاڑی آسانی سے آسکتی ہے۔جہیز میں لڑکی کو درجنوں بستر کمبل رضائیاں تکیے دئے جاتے ہیں جو کسی پیٹی یا الماری میں دس یا بیس سال بند رہتے ہیں۔اس سے بھی گھٹیا کام یہ ہے کہ لڑکی کے لیے دونوں طرف سے کئی عدد سوٹ اور جوتے اس لیے خریدے جاتے ہیں کہ آنے والے مہمانوں کو دکھائے جائیں جو بعد میں آؤٹ آف فیشن ہوجاتے ہیں۔ یہ بے وقوف لوگ ساری عمر دال روٹی کھاتے ہیں ایک ایک روپے کی بچت کرتے ہیں لیکن شادی پر صرف دکھاوے کے لئے بریانی، مٹن، بیف اور پتہ نہیں کیا کیا انتظام کیا جاتا ہے۔وہ بھی ایک بار نہیں بلکہ مہندی، برات، ولیمہ کے لیے لڑکے کی شادی پر دس سے پندرہ لاکھ لگا دیں گے لیکن سادگی سے شادی کر کے باقی پیسے اس لڑکے کو نہیں دیں گے کہ وہ اپنا کوئی کام کاج کر لے۔ دلہن کا ایک فنکشن کا میک اپ پچیس ہزار سے شروع ہوکر لاکھوں تک جاتا ہے جو کے پانچ سے سات گھنٹوں کے لیے ایک جعلی تصویر پیش کرتا ہے، اب تو فوٹو سیشن کے لیے لاکھوں لگا دیے جاتے ہیں تا کہ یہ سب دکھاوا جس کو کرنے کے لیے لڑکی اور لڑکے دونوں گھر والوں کو اگلے ایک سال تک قرض اتارنا ہے محفوظ بھی رکھا جا سکے تا کہ زندگی میں آگے جا کر اسکو یاد کر کے

رویا بھی جا سکے کہ اگر یہ کچھ نہ کیا ہوتا تو زندگی مختلف ہوتی۔ اس سارے معاملات میں لڑکی لڑکے والے دونوں برابر کے حصہ دار ہوتے اور پریشانی سال ہا سال تھوڑا نہیں پورا سوچیے۔

☆ عربی سے ترجمہ: ایک عالم شیخ سے ایک عورت نے سوال پوچھا، ان کے شوہر کی والدہ بیمار رہتی ہیں شوہر تقاضا کرتا ہے کہ مَیں ان کی ماں کی خدمت کروں۔ کیا مجھ پر شوہر کے ماں کی خدمت واجب ہے؟ شیخ نے جواب دیا، نہیں تجھ پر شوہر کے ماں کی خدمت ہرگز واجب نہیں ہے۔ ہاں البتہ تمہارے شوہر پر واجب ہے کہ وہ اپنی ماں کی خدمت کرے، شیخ نے اسے تین حل پیش کیے۔ پہلا حل: والدہ کو گھر لے کر آئیں اور دن رات تمہارے شوہر اور اس کے بچے اپنی ماں اور دادی کی خدمت کریں ان پر یہ واجب ہے، یاد رکھو یہ تم پر واجب نہیں ہے۔ دوسرا حل: والدہ کو الگ گھر میں رکھیں اور ان کی دیکھ بھال خدمت و خبر گیری کے لیے وہاں جاتا رہے اگر والدہ یہ تقاضا کرے کہ رات ان کے سرہانے گزارے تو ماں کے پاس رات رکنا اس پر واجب ہے، یاد رکھو یہ تم پر واجب نہیں ہے۔ تیسرا حل : والدہ کی دیکھ بھال کے لیے ایک نرس رکھ لیں، اگر نرس کے لیے تن خواہ دینے میں حرج ہو تو گھر کے اخراجات کم کر کے نرس کی تن خواہ دے، نرس کی موجودی میں والدہ کے پاس آتے جاتے فتنے میں پڑنے کا خطرہ ہو تو نرس سے شادی کرنا واجب ہوگا، اس طرح وہ تین نیکیوں کو جمع کرے گا۔ دوسری شادی کا اجر، ماں کی خدمت کا اجر اور فتنے سے بچنے کا اجر۔ البتہ تم پر شوہر کے ماں کی خدمت واجب نہیں ہے، لہٰذا تم عزت کے ساتھ اپنے گھر کی رہو۔ کچھ دیر سوچنے کے بعد عورت بولی، شیخ صاحب شوہر کی ماں بھی میری ماں جیسی ہے، واجب نہیں تو مستحب سہی مَیں خود ان کی خدمت کروں گی۔

☆ اکتوبر 2024ء میں انڈونیشیا نے ایپل کمپنی کے آئی فون کے نئے ماڈل پر پابندی عائد کر دی تھی، اور اس کی وجہ یہ بیان کی تھی کہ ایپل کمپنی ہمارے ملک سے سالانہ کئی ملین ڈالرز کما کر لے جاتی ہے، جب کہ ہماری مقامی صنعت کو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا، اور سارا نفع یہ کمپنی خود سمیٹتی ہے۔ اب اگر ہمارے ملک سے نفع اٹھا رہے ہو تو پھر ہمارے ملک کو بھی دو، ورنہ یہاں سے چلے جاؤ۔ اس پابندی کے بعد ایپل کمپنی نے انڈونیشین حکومت کو 10 ملین ڈالرز کی سرمایہ کاری کی پیش کش کی تھی جسے حکومت نے مسترد کر دیا تھا، پھر 100 ملین ڈالرز کی پیش کش کی اور اسے بھی حکومت نے مسترد کر دیا۔ اور پھر ذرائع کے مطابق ایپل کمپنی نے ہار مانتے ہوئے ایک بلین ڈالرز کی سرمایہ کاری کی پیش کش کی، اور ساتھ ہی یہ بھی کہ اب سے انڈونیشیا میں استعمال ہونے والے آئی فونز وہیں تیار کیے جائیں گے، جس سے وہاں کی مقامی صنعت کو فائدہ ہوگا۔

☆ 4 دسمبر 2024ء کو معروف امریکی ہیلتھ انشورنس کمپنی یونائیٹڈ ہیلتھ کیئر کے سی-ای-او برائن تھامپسن کا قتل ہوا تھا، جس کے بعد سے امریکی عوام قاتل کی مذمت کی بجائے اس کی مدح سرائی اور تعریف میں مگن رہی۔ اس کی وجہ یہ بیان کی گئی کہ مقتول ہیلتھ انشورنس کے پریمیئم کے نام پر امریکی عوام سے کئی ارب ڈالرز سالانہ کماتا تھا، اور جب ہسپتال کی ادائی کا وقت آتا تھا تو کسی نہ کسی قانون کو ڈھال بنا کر شہریوں کو صاف انکار کر دیتا تھا۔ اس کے اس عمل کی وجہ سے ایک عام امریکی شہری کو ساری زندگی پریمیئم کے نام پر ہزاروں ڈالرز بھرنے کے باوجود علاج کا مہنگا ترین خرچ خود اٹھانا پڑتا تھا جو کہ آخر کار

اس کی اور اس کے خاندان کی مفلسی کی وجہ بنتی تھی۔

☆ ورلڈ بینک کی 4 دسمبر 2024ء کی رپورٹ کے مطابق چائنا پاکستان کا سب سے بڑا قرض دہندہ ہے۔ پاکستان نے چائنا سے 29 بلین ڈالرز کا قرض لیا ہوا ہے۔ پاکستان کے کل قرضوں کا 22 فی صد چائنا سے لی ہوئی رقم پر مشتمل ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ چائنا پاکستان کو اپنے قرضوں کے جال میں پھنسا کر اپنے ناجائز مطالبات منوانے کا ارادہ رکھتا ہے۔

☆ 8 دسمبر 2024ء کو ملک شام میں بشار الاسد کا تختہ الٹنے کے ساتھ ہی اسد خاندان کی 5 دہائیوں پر محیط حکومت کا خاتمہ ہوا۔ باغی گروہ کے فوجیوں نے ملک کے اعلی اداروں پر قبضہ جما لیا۔ شامی باشندوں نے گھروں سے باہر آ کر سڑکوں پر جشن منایا۔ بشار الاسد نے اپنے خاندان سمیت روس میں پناہ لے لی۔ دوسری طرف اسرائیل نے بشار الاسد کی حکومت ختم ہوتے ہی ملک شام کی سرکاری فوج کے اڈوں پر حملہ کر کے ان کے سارے ہتھیار تباہ کر دیے اور اس کی وجہ یہ بتائی کہ اسرائیلی فوج کو یہ ڈر تھا کہ کہیں ان جدید ہتھیاروں کے ساتھ باغی گروہ کے فوجی ہم پر حملہ نہ کر دیں۔

☆ 19 دسمبر 2024ء کو امریکا میں بائیڈن حکومت نے جاتے جاتے 55 ہزار طلباء کے اسٹوڈنٹ لون معاف کر دیے۔ رپورٹ کے مطابق ایک طالب علم پر اوسطاً 80 ہزار ڈالرز کا قرضہ تھا۔ اگر پاکستانی کرنسی کے مطابق بات کی جائے تو قریباً دو کروڑ بیس لاکھ روپے ہر ایک اسٹوڈنٹ کو معاف کیے گئے۔ امریکی خزانے پر اس کا بوجھ قریباً ساڑھے چار بلین ڈالرز بتایا جا رہا ہے۔ سوشل میڈیا صارفین نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ کام تو اچھا کیا ہے، مگر تصویر کا دوسرا رخ بھی تو دیکھو کہ امریکا میں تعلیم کس قدر مہنگی ہے کہ جسے حاصل کرنے کے لیے طلباء کو کئی کئی سال تک سودی قرضوں تلے دبے رہنا پڑتا ہے۔

☆ 20 دسمبر 2024ء کو جرمنی میں کرسمس کی تیاریوں کے لیے سجائے گئے بازار میں ایک آدمی نفرت انگیزی کی بنا پر تیز رفتار گاڑی لے کر گھسا اور ہجوم سے ٹکرا دی، جس سے 6 افراد کی ہلاکت ہوئی اور 323 زخمی ہوئے۔ طالب عبدالمحسن نامی یہ نوجوان ایک مرتد تھا اور اسلام دشمن تھا جس نے سعودیہ عرب چھوڑ کر جرمنی میں پناہ لی تھی۔ ایک سوشل میڈیا صارف نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ جرمنی نے اسلام دشمن سمجھتے ہوئے پناہ دی تھی، مگر وہ یہ بھول گئے تھے کہ سانپ اگر آج مسلمانوں پر حملہ کر رہا ہے تو کل کو تمہیں بھی ڈسنے ضرور آئے گا، کیوں کہ اس کی فطرت ہی یہی ہے۔ اور دیکھیے ہوا بھی ایسا ہی۔

☆ 20 دسمبر 2024ء کو پاکستان میں آئس کریم بنانے والی دو معروف کمپنیوں ''والز'' اور ''اومور'' پر حکومتی ادارے سی سی پی نے ساڑھے سات کروڑ روپے کے جرمانے عائد کیے۔ اس کی وجہ یہ بتائی گئی کہ یہ دونوں کمپنیاں تیل اور چکنائی سے بنی اپنی مصنوعات کو آئس کریم کہہ کر بیچتی ہیں۔ جب کہ عالمی معیار کے مطابق آئس کریم میں دودھ کا شامل ہونا ضروری ہوتا ہے، ورنہ اسے آئس کریم کہنا محض ایک دھوکا اور قانوناً جرم ہوتا ہے۔

☆ ستمبر 2023ء میں امریکی ریاست ٹیکساس میں ایک قانون پاس کیا گیا تھا جس کے بعد تمام ایسی کتابوں جس میں فحش مواد موجود تھا ان پر پابندی لگا دی گئی تھی۔ دسمبر 2024ء میں ایک دل چسپ معاملہ پیش آیا جب ایک امریکی ملحد شہری اس قانون کا حوالہ دے کر عدالت میں بائبل پر پابندی کی درخواست دائر کی اور وجہ یہ بتائی کہ بائبل میں بھی فحش عبارات موجود ہیں۔ عدالت میں مقدمہ چلا، اور عدالت اس نتیجے پر پہنچی کہ واقعی

بائبل میں فحش عبارتیں موجود ہیں۔اس عدالتی حکم کے بعد امریکی ریاست ٹیکساس کے تمام اسکولز میں بائبل کے پڑھنے اور پڑھانے پر پابندی لگ چکی ہے۔سوشل میڈیا پر تبصرہ کرتے ہوئے صارفین نے یہ کہا کہ جب باریکیوں پر توجہ کیے بغیر قانون بنا دیے جاتے ہیں تو اس کا سب سے پہلا ہدف مذہب ہی بنتا ہے۔

☆ حالیہ ریسرچ کے مطابق 30 سال سے کم عمر مردوں کی خودکشی کرنے کی شرح میں 2010 سے اب تک 40 فی صد کا اضافہ ہوا ہے۔خودکشی کرنے میں مردوں کی تعداد عورتوں کے مقابلے میں 4 گنا زیادہ ہے۔خودکشی کرنے والوں میں سفید فام امریکی اور یورپی نوجوانوں کی تعداد بہت تیزی سے بڑھ رہی ہے، دنیا بھر میں خودکشی کرنے والے مردوں میں 68 فی صد تعداد سفید فام امریکی اور یورپی مردوں کی ہے۔تنہائی، معاشرے کی جانب سے دھتکارا جانا، اور شادی شدہ زندگی میں پیش آنے والی مشکلات خودکشی کی بنیادی وجوہات بتائی جاتی ہیں۔دنیا بھر میں ہر سال قریباً سات لاکھ بیس ہزار لوگ خودکشی کے ذریعے اپنی زندگی ختم کرتے ہیں، اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ان میں زیادہ تر کا تعلق ترقی یافتہ ممالک سے ہوتا ہے جنہیں زندگی کی تمام تر سہولیات میسر ہوتی ہیں۔

☆ پاکستان میں سال 2024ء میں 1,186 گھنٹے انٹرنیٹ بند رہا جو کہ قریباً 77 دن (دو مہینے سترہ دن) بنتے ہیں۔سال 2023ء میں 259 گھنٹے انٹرنیٹ بند رہا تھا، اور اس سال اس میں چھ گنا اضافہ ہوا ہے۔پاکستان میانمار کے بعد انٹرنیٹ کی بندش کے حوالے سے دوسرا بڑا ملک بن چکا ہے۔پاکستانی آئی ٹی انڈسٹری کی سالانہ آمدنی 3 ارب ڈالرز ہے، مگر اس سال اسے ڈیڑھ ارب ڈالرز کا نقصان ہوا، یعنی کہ نصف آمدنی گھاٹے میں گئی۔اس سال پاکستان کے علاوہ دنیا کے کسی اور ملک کو آئی ٹی سیکٹر میں اتنا بڑا نقصان نہیں ہوا۔وجہ؟ حکومت اور اپوزیشن کی سیاسی جنگ۔

☆ 30 دسمبر 2024ء کو امریکی خاتون صحافی کی جانب سے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے خلاف عدالت میں دائر کیے گئے جنسی ہراسانی کے مقدمے پر فیصلہ سناتے ہوئے امریکی عدالت نے ڈونلڈ ٹرمپ پر جرم ثابت ہونے کے بعد 5 ملین ڈالرز کا جرمانہ عائد کیا۔تفصیلات کے مطابق ڈونلڈ ٹرمپ نے 1996ء میں نیویارک میں واقع کپڑوں کے ایک اسٹور کے ٹرائل روم میں گھس کر اس خاتون کو جنسی ہراسانی کا نشانہ بنایا تھا، اور بعد میں اپنے سیاسی اثر و رسوخ کی مدد سے اس معاملہ کو دبا دیا تھا، اور اس عورت کو انصاف کے حصول کے لیے 28 سال انتظار کرنا پڑا۔

☆ 7 جنوری 2025ء کو پاکستان کے شہر گوجراں والا میں دو جوان بیٹیوں نے اپنے سگے باپ پر پٹرول چھڑک کر آگ لگا دی۔اس کی وجہ یہ بتائی گئی کہ ان دونوں لڑکیوں کا باپ ایک طویل عرصے سے 12 اور 15 سال کی اپنی ان دونوں بیٹیوں کا جنسی استحصال کر رہا تھا۔

☆ 20 جنوری 2025ء کو ڈونلڈ ٹرمپ نے 47 ویں امریکی صدر کی حیثیت سے عہدہ سنبھالتے ہی یہ بیان دیا کہ امریکی ریاست اب سے سوائے مرد اور عورت کے اور کوئی جنس تسلیم نہیں کرے گی۔دوسری طرف ہمارے ملک میں ٹرانس جینڈر پرسن ایکٹ کو پاکستان کی سیکولر سیاسی جماعتوں کی حمایت حاصل رہی ہے۔کیا ہم بھی ٹرانس جینڈر پرسن ایکٹ 2018ء کو ختم کر سکیں گے؟

☆ 28 دسمبر 2024ء کو سندھ کے شہر حیدر آباد میں دولت کی نمائش کا ایک عجیب منظر دیکھا گیا۔ایک

شخص نے اپنے بیٹے کی شادی کے موقع پر پرائیویٹ جیٹ کرائے پر لیا اور اپنی ہونے والی بہو کے گھر کے اوپر لاکھوں روپے کی بارش کروائی۔ اس واقعے کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل رہی۔

☆ 22 جنوری 2025ء کو امریکا کے شہر نیش وِل کے اسکول میں اسی ادارے کے 17 سالہ طالب علم نے فائرنگ کر کے 1 طالبہ کو ہلاک اور متعدد کو زخمی کر کے خود کو گولی ماردی۔ حیران کن بات یہ ہے کہ قاتل خود سیاہ فام تھا مگر ساتھ ساتھ سفید فام پرست بھی تھا، اور اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ اپنے سیاہ فام ہونے سے نفرت کرتا تھا، اور سفید فام لوگوں کو معاشرے کا مسیحا سمجھتا تھا۔ پولیس رپورٹ کے مطابق اس کی ڈائری میں اس نے یہ لکھا ہوا تھا کہ ''مجھے اپنی کالی رنگت سے بہت شرم محسوس ہوتی ہے۔ میں نے جان لیا ہے کہ میرا اس دنیا میں آنے کا کوئی مقصد نہیں، کیوں کہ اگر خدا مجھے کسی مقصد کے ساتھ اس دنیا میں بھیجنا چاہتا تو وہ کبھی مجھے سیاہ رنگت نہ دیتا۔ میں خود کو ختم کرنا چاہتا ہوں، کیوں کہ مجھ جیسے حقیر انسان کو جینے کا حق حاصل ہونا بھی نہیں چاہیے، میں اپنے آپ میں ہی ایک ذلت ہوں''۔

☆ 16 جنوری 2025ء کو کراچی کے علاقے ملیر میں 18 سالہ لڑکی کو اس کے والد نے قتل کر دیا۔ پولیس نے اس کی وجہ یہ بتائی کہ گھر میں خود کو اکیلا پا کر لڑکی نے اپنے بوائے فرینڈ کو کال کر کے بلا لیا تھا۔ جب باپ گھر پہنچا اور اپنی بیٹی کی خواب گاہ میں ایک غیر مرد کو اس کے قریب دیکھا تو اس نے غیرت کے مارے اپنی بیٹی کو قتل کر دیا۔

☆ 12 جنوری 2025ء کو جھارکھنڈ، انڈیا کے شہر کوڈرما میں نصرت خاتون نامی مسلمان لڑکی نے دھیرج سنگھ نامی غیر مسلم لڑکے سے ترک مذہب کے بعد شادی کر لی۔ یہ نوجوان لڑکی صوم وصلوٰۃ کی پابند، اور نہ صرف اپنے گھر والوں بلکہ اہلِ علاقہ کو بھی دینی تعلیمات سکھاتی تھی۔ اس لڑکی کے مرتدہ ہونے کی خبر ہر جگہ پھیلنے کے بعد اسی شہر میں واقع اہل سنت کے دارالعلوم غوثیہ کے منتظمین نے تحقیقات کیں اور اس نتیجے تک پہنچے کہ لڑکی اپنے گھر میں موجود اسمارٹ فون کے ذریعے اس غیر مسلم لڑکے کے جال کا شکار بنی۔ بات پہلے ہم دردی، پھر دوستی، پھر محبت، اور پھر ارتداد تک پہنچ گئی۔ اس لڑکی کے گھر والوں کا کہنا ہے کہ یہ موبائل پورے گھر کے استعمال میں تھا جس پر ہم سب گھر والے اسلامی تقاریر اور نعتیں سنا کرتے تھے، اور ہمیں خبر تک نہ ہوئی کہ کب ہماری بیٹی اسے کے ذریعے غلط کاموں میں ملوث ہوگئی۔

☆ 16 فروری 2025ء کو خیبر پختونخوا کی مالاکنڈ یونی ورسٹی میں مطالعہ پاکستان پڑھانے والے پروفیسر عبدالحبیب کو طالبات کو جنسی طور پر ہراساں کرنے کے جرم میں گرفتار کر لیا گیا۔ متاثرہ طالبات نے بتایا کہ ہم جب بھی اس پروفیسر کی شکایت یونی ورسٹی انتظامیہ سے کرتے تھے تو وہ لوگ ادارے کی ساکھ بچانے کے لیے اس واقعے کو دبا دیتے تھے۔ پولیس کی جانب سے یہ بیان دیا گیا کہ دوران تفتیش اس پروفیسر کے موبائل نے متعدد طالبات کی 4 ہزار سے زائد نازیبا ویڈیوز اور تصاویر برآمد ہوئی ہیں۔ یہ پروفیسر پڑھائی میں کم زور یا پھر غریب گھرانوں سے تعلق رکھنے والی طالبات کو بلیک میل کر کے ان سے غلط کام کرواتا تھا۔ جولائی 2023ء میں بھی ایسا ہی ایک اسکینڈل سامنے آیا تھا جس میں اسلامیہ یونی ورسٹی، بہاول پور کے منتظم کے فون سے طالبات کی 5 ہزار فحش ویڈیوز برآمد ہوئی تھیں۔

☆ جنوری 2025ء کے چوتھے ہفتے میں امریکا کے شہر نیویارک میں پانچ دن ایسے گزرے جن میں

فائرنگ کا کوئی واقعہ پیش نہیں آیا، جس کے بعد نیویارک پولیس نے 24 جنوری 2025ء کو اپنی رپورٹ شائع کی کہ گزشتہ 30 سالوں میں ایسا پہلی مرتبہ ہوا ہے کہ فائرنگ کے واقعات میں 5 دن کا وقفہ آیا ہو، ورنہ نیویارک میں اوسطاً ہر روز فائرنگ کے دو واقعات پیش آتے ہیں۔

☆ سندھ حکومت نے چیمپیئنز ٹرافی 2025ء کے لیے پاکستان کرکٹ بورڈ نے کے ساتھ مل کر 120 دن جیسے کم ترین وقت میں نیشنل اسٹیڈیم کی تعمیر نو جیسا کارنامہ بہت آسانی سے پورا کرلیا۔ مگر، پچھلی 2 دہائیوں سے کراچی کی ٹوٹی سڑکیں نہ بنا سکی۔

☆ 14 فروری 2025ء کو عالمی مارکیٹ میں باسمتی چاول کی ملکیت کے بارے میں چل رہے مقدمے میں پاکستان کو بھارت کے خلاف بڑی کامیابی حاصل ہوئی۔ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ نے باسمتی چاول کو پاکستانی برانڈ مانتے ہوئے باسمتی چاول کی تجارت انڈیا کی بجائے پاکستان سے کرنے کا فیصلہ کیا۔ پاکستان نے عالمی مارکیٹ میں یہ دلائل دیے تھے کہ باسمتی چاول پاکستان کے شہر حافظ آباد کی ملکیت ہے، اور یہ لفظ ''باسمتی'' بھی حافظ آبادیوں کا ہی دیا ہوا ہے۔ بھارت عالمی مارکیٹ میں باسمتی چاول کی ملکیت کا جھوٹا دعویٰ کر کے پاکستان کو لاکھوں ڈالر کی تجارت سے محروم کرنا چاہ رہا تھا۔

☆ خیبر پختونخوا کے شہر حویلیاں میں یکم رمضان المبارک (2 مارچ 2025ء) کو امیر معاویہ چوک پر واقع جامع مسجد میں مروان بن حکم کا عرس منایا گیا جس کی ویڈیوز سوشل میڈیا پر وائرل رہیں۔ مسجد کے باہر بڑے بڑے پوسٹرز آویزاں کیے گئے جس میں ''سیدنا مروان بن حکم'' جیسے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ (معاذ اللّٰہ)

☆ 24 فروری 2025ء کو راولپنڈی اسٹیڈیم میں بنگلا دیش او نیوزی لینڈ کے میچ کے دوران ٹی ایل پی کے امیر حافظ سعد رضوی صاحب کا پوسٹر ہاتھ میں لیے ایک نوجوان سیکیورٹی حصار توڑ کر گراؤنڈ میں داخل ہوا اور اس تصویر کو لہراتے ہوئے پورے گراؤنڈ کا چکر لگایا۔ بعد ازاں سیکیورٹی فورسز نے اسے پکڑ کر گراؤنڈ سے باہر کر دیا تھا۔ اس واقعے کے کچھ روز بعد بی-بی-سی نے اس نوجوان کا انٹرویو لیا جس میں اس نے بتایا کہ وہ حافظ سعد رضوی صاحب کا کوئی عقیدت مند نہیں ہے، بلکہ اسے راتوں رات مشہور ہونے کی طلب تھی اور اس کے دوست نے اس سلسلے میں اسے یہ مشورہ دیا تھا کہ کسی مشہور مولوی کی تصویر گراؤنڈ میں لے جاؤ مشہور ہو جاؤ گے۔

☆ 4 مارچ 2025ء کو مصر کے دار الحکومت قاہرہ میں عرب ممالک کے سربراہان نے ایک ہنگامی اجلاس میں غزہ کی تعمیر نو کے لیے 53 بلین ڈالرز کا بجٹ متفقہ طور پر منظور کرلیا۔ ہنگامی بنیادوں پر ان سب کارروائیوں کی وجہ یہ بتائی گئی کہ اگر ہم نے غزہ کی تعمیر نو میں عجلت نہیں دکھائی تو امریکا اس پر قبضہ کر کے اسے اپنا تجارتی مرکز بنا لے گا، جس کا ڈونلڈ ٹرمپ نے کچھ وقت پہلے اعلان بھی کیا تھا۔ مصر حکومت کی جانب سے اس اجلاس میں غزہ شہر کی تعمیر نو کا 91 صفحات پر مشتمل بلیو پرنٹ بھی پیش کیا گیا، جسے عرب سربراہان نے منظور کرلیا ہے۔ اس پلان میں بتایا گیا تھا کہ غزہ اس قدر تباہ ہو چکا ہے کہ صرف اس کا ملبہ صاف کرنے ہی میں 6 ماہ کا وقت درکار ہوگا، اور مکمل تعمیر ہوتے ہوتے 5 سال لگ جائیں گے۔ ایک اندازے کے مطابق غزہ میں تباہ شدہ عمارتوں کے ملبے کا وزن 50 ملین ٹن سے بھی زیادہ ہے۔ اس اجلاس میں یہ بھی کہا گیا کہ 53 بلین ڈالرز جیسی بڑی رقم کا انتظام کرنا ایک بڑا چیلنج ہے، لیکن ہم پُر امید ہیں کہ 50 زائد اسلامی ممالک مل کر کچھ نہ کچھ کر ہی لیں گے۔

☆ 14 مارچ 2025ء کو لاہور کے کنال روڈ پر ایک غیر ملکی شخص کی گاڑی کے پیچھے بیٹھے پرائیویٹ گارڈز نے راستہ نہ دینے کی وجہ سے ایک شہری کی گاڑی پر گولیاں چلا دیں، اور پھر گاڑی روک کر اسے اتارا اور خوب مارنے پیٹنے کے بعد چلے گئے۔ عینی شاہدین نے بتایا کہ مار پیٹ کے دوران گارڈز نے شہری کو قتل کرنے کے لیے بندوق کا رخ اس کی طرف کر دیا تھا، مگر پاس موجود عوام کے شور مچانے، اور ویڈیو کیمرے کے خوف کی وجہ سے وہ لوگ چپ چاپ چلتے بنے۔

☆ 13 مارچ 2025ء کو پاکستانی ایئر لائن (پی-آئی-اے) نے تاریخ رقم کرتے ہوئے کراچی سے لاہور کی فلائٹ (پی کے-306) کو منزل پر پہنچانے کے بعد ایک پہیے پر لینڈ کیا۔ دنیا بھر کی تمام ایئر لائنز کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ تھا جہاں لینڈنگ کے وقت جہاز کا اگلا پہیا ہی غائب تھا، مگر اس کے باوجود بھی مسافروں کی جان کو خطرے میں ڈالتے ہوئے فلائٹ انتظامیہ کی جانب سے جہاز کو کلیئرنس دے دی گئی۔

☆ 28 فروری 2025ء کو ایک نوجوان پاکستانی خاتون ڈاکٹر نے اپنی کہانی سوشل میڈیا پر شیئر کی، جس میں اس نے بتایا کہ اس نے ایک ایسے خاندان میں شادی کی جو "عزت دار" اور "امیر" سمجھا جاتا تھا، لیکن یہ شادی ایک خوف ناک تجربہ بن گئی۔ اس نے بتایا کہ اس کے سسرالی شروع سے ہی بہت مشکوک تھے، اور زیادہ تر وقت گھر سے باہر گزارتے تھے۔ ایک دن جب وہ تہہ خانے میں گئی تو وہاں اس نے میک اپ اور لباس کا سامان دیکھا، اور غور کرنے پر پتہ چلا کہ یہ خاندان بھیک مانگ کر پیسے کماتا تھا۔

☆ 25 مارچ 2025ء کو کراچی کے علاقے ملیر ہالٹ میں تیز رفتار واٹر ٹینکر نے بائیک پر سوار 26 سالہ نوجوان عبدالقیوم اور اس کی 24 سالہ حاملہ بیوی زینب کو کچل دیا جس سے وہ موقع پر ہی دم توڑ گئے۔ پیٹ پر آئے شدید زخم کے سبب زینب نے جائے حادثہ پر ہی اپنے بچے کو جنم دیا جو کہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چند منٹوں میں ہی دم توڑ گیا۔ یہ حادثہ اس وقت پیش آیا جب وہ شوہر اپنی حاملہ بیوی کو اسپتال لے کر جا رہا تھا۔ اس حادثے کے بعد مشتعل ہجوم نے ٹینکر کو آگ لگانے کی کوشش کی مگر پولیس نے آ کر اسے تحویل میں لے لیا۔ ڈرائیور قتل کے بعد فرار ہو گیا تھا، مگر اسے بعد ازاں پولیس کی جانب سے پکڑ لیا گیا تھا۔

☆ 24 مارچ 2025ء کو فیصل آباد موٹروے پر مسلح ڈاکوؤں نے ایک شادی شدہ جوڑے کو روکا اور پھر اسلحہ کے زور پر انہیں قریبی کھیتوں میں لے گئے، وہاں جا کر انہوں نے شوہر کو رسیوں سے باندھ دیا اور اس کے سامنے اس کی بیوی کے ساتھ اجتماعی زیادتی کی۔ اس کے بعد ڈاکوان سے نقد رقم اور موبائل فون چھین کر فرار ہو گئے۔ اسی طرح کا واقعہ 9 ستمبر 2020 کو بھی پیش آیا تھا، جب لاہور موٹروے پر ڈاکوؤں نے ایک عورت کو اس کے بچوں کے سامنے اجتماعی زیادتی کا نشانہ بنایا تھا۔ اس واقعے پر آئی جی پنجاب نے یہ بیان دیا تھا کہ "اتنی رات کو گھر سے باہر نکلنے کی ضرورت کیا تھی؟"۔

☆ 23 مارچ 2025ء کو پاکستانی صحافیوں کا ایک وفد اسرائیل کے دورے پر گیا، جہاں ان لوگوں نے تل ابیب اور مقبوضہ یروشلم کا دورہ کیا۔ اس وفد کی قیادت نامور صحافی سبین آغا کر رہی تھیں۔ مشہور اسرائیلی صحافتی ادارے "جیروسلم پوسٹ" نے اس دورے کی مکمل تفصیلات نشر کیں۔ پاکستانی صحافیوں کے وفد کے اس دورے کا مقصد ہولوکاسٹ اور 7 اکتوبر 2023ء کے حملوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنا، پاکستان میں موجود روایتی اسرائیل مخالف بیانیوں کے سچ یا جھوٹ ہونے کے بارے میں پتا

لگانا، اور اسرائیلیوں اور پاکستانیوں کے درمیان ثقافتی مماثلتیں دریافت کرنا تھا۔ صحافی سبین آغا نے اسرائیلی اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ ''اسرائیل کے بارے میں آج سے پہلے صرف منفی تصورات تھے، لیکن آج اسرائیل آکر مجھے ان کی مہمان نوازی اور گرم جوشی دیکھنے کو ملی جس سے مجھے یہ بات سمجھ آئی کہ اسرائیلی پاکستانیوں سے زیادہ مختلف نہیں ہیں''۔ مزید کہا کہ ''حکومت پاکستان نے اسرائیل کے خلاف بڑے پیمانے پر ہونے والے مظاہروں کی روک تھام کے لیے اقدامات کیے ہیں۔ دوسرے مسلم ممالک بالخصوص سعودی عرب کے اسرائیل کے ساتھ بڑھتے تعلقات کی وجہ سے عین ممکن ہے کہ عن قریب پاکستان بھی اپنے اسرائیل مخالف بیانیے پر نظر ثانی کرے''۔ دیگر شرکاء نے یہ تجویز دیتے ہوئے پاکستان کے تعلیمی نصاب میں تبدیلی کی ضرورت پر زور دیا تاکہ مذہبی انتہا پسندی کو کم کیا جا سکے۔ اس خبر کے نشر ہونے کے تین روز بعد 26 مارچ 2025ء کو دفتر خارجہ کے ترجمان شفقت علی خان نے وضاحتی بیان دیتے ہوئے کہا کہ ''پاکستانی پاسپورٹ پر اسرائیل سفر کرنا ناممکن ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ان صحافیوں کے پاس کسی اور ملک کی شہریت کی وجہ سے کوئی دوسرا پاسپورٹ ہو''۔ مگر ان کے بیان سے ایک روز قبل 25 مارچ 2025ء کو ایک اور اسرائیلی اخبار ''اسرائیل ہیوم'' نے تمام حقائق نشر کر دیے تھے کہ یہ صحافی پاکستانی پاسپورٹ کے ذریعے ہی اسرائیل میں داخل ہوئے تھے، مگر یہ وفد کسی اور ملک کے راستے اسرائیل میں داخل ہوا تھا۔ اور حیران کن بات یہ ہے کہ ان کے پاسپورٹ پر کوئی مہر یا اسٹیمپ نہیں تھی جو کہ بیرون ملک سفر کے لوازمات میں سے ہے۔ اس واقعے نے حکومت پاکستان کے اسرائیلی حکومت سے پس پردہ روابط پر بہت سے سوالات اٹھا دیے ہیں۔

☆ حالیہ رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں ہر سال کم وبیش 85,000 لڑکیاں قتل کر دی جاتی ہیں۔ ان ہلاکتوں میں سے 60 فی صد (قریباً 51,000) کو شوہر یا خاندان کے کسی فرد کے ہاتھوں قتل کر دیا جاتا ہے، اور یوں ہر روز 140 خواتین قتل ہوتی ہیں، دوسرے الفاظ میں کہا جائے تو ہر 10 منٹ میں ایک عورت کا قتل کر دیا جاتا ہے۔ امریکا اور یورپ میں شوہر کی جانب سے قتل کیے جانے کا رجحان سب سے زیادہ ہے، جہاں امریکا میں قتل ہونے والی خواتین میں 58 فی صد وہ خواتین ہیں جنہیں ان کے شوہروں کی جانب سے قتل کیا گیا، یہی شرح یورپ میں 64 فی صد ہے۔ مگر یاد رہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ قتل مردوں کا ہوتا ہے، کیوں کہ سال بھر میں پوری دنیا میں قتل ہونے والے تمام لوگوں میں 80 فی صد تعداد مردوں کی ہوتی ہے۔

☆ 24 مارچ 2025ء کو بہاول پور شہر کے مضافات میں واقع باقر پور میں تیسری جماعت کی طالبہ 11 سالہ فضا کو 4 افراد نے کھیت میں لے جا کر اجتماعی زیادتی کا نشانہ بنایا، اور افسوس ناک بات یہ ہے کہ ان 4 میں سے 2 افراد اس بچی کے سگے ماموں تھے، اور باقی دو اس کے کزن تھے۔ بچی کو زیادتی کا نشانہ بنانے کے بعد شناخت ظاہر ہونے کے ڈر سے ماموں نے اس کا گلا کاٹ دیا اور فرار ہو گئے۔ کچھ دیر بعد جب ماں ڈھونڈتی ہوئی پہنچی تو دیکھا کہ بیٹی کٹے گلے کے ساتھ تڑپ رہی ہے، ہسپتال لے جانا چاہا مگر وہ کچھ ہی دیر میں دم توڑ گئی۔ اس واقعہ کے بعد پولیس نے مجرموں کی تلاش شروع کی اور یکم اپریل 2025ء کو پولیس انکاؤنٹر کے دوران فرار ہوتے ہوئے ان چاروں افراد کو ان کے اپنے ہی ساتھیوں نے

گولیاں مار کر ہلاک کر دیا۔

☆ 8 اپریل 2025ء کو بہاول پور شہر میں زبیر نامی نوجوان نے اپنے والد غلام شبیر کو 25 لاکھ روپے کی انشورنس رقم کی خاطر اپنے ہی گھر میں گولیاں مار کر قتل کر دیا۔

☆ 30 مارچ 2025ء کو آئر لینڈ کے ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن کی جانب سے شائع کی گئی رپورٹ کے مطابق سال 2022 سے 2023 کے درمیان آئیر لینڈ کے مختلف اسکولز نے مجموعی طور پر 94 بچوں کو صرف اس جرم میں اسکول سے نکال باہر کیا تھا کہ انہوں نے ہم جنس پرستی یا ہم جنس پرستوں کے خلاف باتیں کی تھیں۔ رپورٹ کے مطابق ان بچوں کی عمریں تین سے سات سال کے درمیان تھیں۔ کچھ بچے مونٹیسری میں تھے، کچھ نرسری میں، کچھ کلاس 1 میں، اور کچھ کلاس 2 میں۔

☆ 4 اپریل 2025ء کو برطانوی صحافتی ادارے بی بی سی نے یہ خبر شائع کی کہ ”24 مارچ 2025ء کی رات برطانیہ کے شہر لنکنشائر میں واقع ایک فارم میں گھس کر ایک شخص ایک بھیڑ کو چوری کر کے لے گیا جس کے بعد اس کے تین بچے یتیم ہو گئے“۔ غزہ کے بچوں کو نظر انداز کر کے بھیڑ کے بچوں کا درد رکھنے والے ان مغربی صحافتی اداروں کے اصل سفاک چہرے سب کے سامنے واضح ہوتے جا رہے ہیں۔

☆ 7 مئی 2025ء کو رات کی تاریکی میں بھارتی فوج نے پاکستانی شہری آبادیوں پر جنگی طیاروں کے ذریعے حملے کیے جس میں متعدد شہری شہید ہوئے۔ پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ (آئی ایس پی آر) کے سربراہ لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف نے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ ”حملے 6 مقامات پر کیے گیے، بھارتی حملوں میں 26 شہری شہید اور 46 زخمی ہوئے۔ صوبہ پنجاب کے شہر احمد پور شرقیہ میں مسجد سبحان اللّٰہ کو نشانہ بنایا گیا جس کے نتیجے میں 13 افراد شہید ہوئے۔ شہید ہونے والوں میں تین برس کی دو بچیاں، سات خواتین اور چار مرد شامل ہیں۔ مظفر آباد کے قریب واقع مسجد بلال کو نشانہ بنایا گیا جس کے نتیجے میں تین شہادتیں ہوئیں جبکہ ایک بچی اور ایک لڑکا زخمی ہوئے۔ کشمیر کے شہر کوٹلی میں مسجد عباس کو نشانہ بنایا گیا، جس سے 16 سال کی لڑکی اور 18 سال کا لڑکا شہید ہوئے، اس حملے کے نتیجے میں ایک ماں اور بیٹی زخمی ہوئے۔ صوبہ پنجاب کے شہر مرید کے میں مسجد ام القرہ کو نشانہ بنایا گیا، جہاں تین مرد شہید ہوئے جبکہ ایک زخمی ہوا۔ سیال کوٹ اور شکر گڑھ میں ہونے والے حملوں کے نتیجے میں کسی جانی نقصان کی اطلاعات موصول نہیں ہوئیں۔ لائن آف کنٹرول پر بھارت کی جانب سے بلا اشتعال فائرنگ کے نتیجے میں پانچ شہری شہید ہوئے، جن میں پانچ سال کا ایک بچہ بھی شامل ہے۔ پاکستان نے دشمن کی جارحیت کے جواب اور اپنے دفاع میں دشمن کے 6 طیارے مار گرائے۔ جب بھارت نے حملہ کیا تو اس وقت پاکستان کی فضائی حدود میں بہت سے ملکی و غیر ملکی مسافر طیاروں کی پروازیں موجود تھیں اور ہزاروں سویلین مسافروں کی زندگیاں خطرے میں پڑ گئی تھیں۔ اس وقت 57 غیر ملکی پروازیں پاکستانی فضائی حدود میں موجود تھیں، اگر ان میں سے کوئی پرواز نشانہ بن جاتی تو اس کے نتائج کا اس احمقانہ حملے کے منصوبہ سازوں کو ادراک نہیں تھا“۔ جب بھارت نے حملہ کیا تو اس وقت فضا میں پاکستانی کے 40 جنگی طیاروں کے مقابلے میں بھارت کے 77 جنگی طیارے موجود تھے (یعنی کہ ہمارے ہر طیارے کا مقابلہ دشمن کے دو طیاروں سے تھا) مگر پاکستان ایئر فورس نے کمال صلاحیت کا مظاہرہ کیا اور دشمن کو ناکام بنایا۔

8 مئی 2025ء کی صبح بھارتی فوج نے ایک مرتبہ پھر جارحیت کا مظاہرہ کیا اور پاکستان کی شہری آبادیوں پر ڈرون حملے کیے۔ پاک فوج نے بروقت کارروائی کر کے 29 اسرائیلی ساختہ ڈرونز کو نقصان پہنچانے سے قبل ہی مار گرایا۔ لاہور میں بھارت کے چھ ڈرونز مار گرائے گئے، راول پنڈی میں تین اور کراچی میں دو بھارتی ڈرونز مار گرائے گئے، اٹک میں بھی دو بھارتی ڈرونز مار گرائے گئے۔ اس کے علاوہ چکوال، بہاولپور، میانو، چھور، گوجرانوالا، شاہ کوٹ اور ننکانہ میں بھی بھارتی ڈرونز مار گرائے گئے۔ ایک بھارتی ڈرون پاکستانی فوجی تنصیب سے ٹکرانے میں کامیاب ہوا جس میں پاک فوج کے چار اہلکار زخمی ہوئے اور عسکری سامان کو معمولی نقصان پہنچا۔ بھارت کی معیشت کو 83 بلین ڈالر یعنی 7 کھرب روپے کا نقصان ہوا۔ پاک فضائیہ فرانسیسی رافیل طیارہ مار گرانے والی تاریخِ دنیا کی پہلی فوج بن گئی۔ جے-17 تھنڈر بنانے والی چائنیز کمپنی کے مارکیٹ شیئرز جنگ کے دوران پاک فضائیہ کی مہارت کے سبب 40 فی صد بڑھ گئے۔

☆ قومی اسمبلی نے جمعہ (17 مئی 2025ء) کو اسلام آباد کی حدود میں 18 سال سے کم عمر کے کسی بھی فرد کی شادی پر پابندی کا بل منظور کر لیا۔ اس قانون کے تحت خلاف ورزی کرنے والے والدین، سرپرست، علماء اور نکاح رجسٹرار کے لیے سخت سزائیں مقرر کی گئیں۔ مزید برآں، 18 سال سے کم عمر کی لڑکی کی شادی کے نتیجے میں ہونے والے کسی بھی جنسی تعلق کو، چاہے رضامندی سے ہو یا اس کے بغیر، ریپ (زنا بالجبر) سمجھا جائے گا۔ کوئی بھی شخص جو 18 سال سے کم عمر کے شخص کو شادی پر مجبور کرتا ہے، اسے قانونی طور پر جنسی زیادتی کا مرتکب سمجھا جائے گا۔ ایسی شادیوں میں سہولت فراہم کرنے پر پانچ سے سات سال تک قید بامشقت، دس لاکھ روپے تک جرمانہ، یا دونوں سزائیں ہو سکتی ہیں۔

☆ 18 مئی 2025ء کو کراچی ٹریفک پولیس کی جانب سے وزیرِاعلیٰ سندھ کو پیش کی گئی ایک تفصیلی رپورٹ پیش کی گئی ہے۔ جس کے مطابق 9 مئی سے 16 مئی کے درمیان ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کی وجہ سے 43,852 موٹر سائیکلیں، اور 3,951 گاڑیوں کو قبضے میں لیا گیا۔ مزید یہ کہ اس عرصے میں 12,183 شہریوں کو چالان بھی جاری کیے گئے۔

☆ 2 جون 2025ء کو اسلام آباد کے علاقے جی-13 میں 22 سالہ ٹک ٹاکر عمر حیات نے 17 سالہ ٹک ٹاکر ثناء یوسف کے گھر میں گھس کر اسے گولیاں مار کر قتل کر دیا۔ اس کی وجہ اس لڑکے نے یہ بتائی کہ وہ لڑکی اس شخص کے ''دوستی کے پیغامات'' کو نظر انداز کر رہی تھی۔

☆ 2 جون 2025ء کی رات کراچی کے علاقے ملیر میں واقع ڈسٹرکٹ جیل کی دیواروں کو زلزلے کے سبب شدید نقصان پہنچا، جس کی وجہ سے موقع پا کر 200 قیدی فرار ہو گئے تھے، جن میں سے اکثر کو تلاش کے بعد دوبارہ حراست میں لے لیا گیا تھا۔

☆ 28 مئی 2025ء کو امریکا کے سیکریٹری آف اسٹیٹ مارکو روبیو نے اپنے سرکاری ویڈیو پیغام میں کہا کہ ''اب سے امریکی حکومت اسرائیل پر تنقید کرنے والے کسی بھی شخص کو ویزا جاری نہیں کرے گی۔ کیوں کہ اسرائیل پر تنقید یہود دشمنی ہے''۔

☆ 10 جون 2025ء کو وفاقی حکومت کی جانب سے پیش کیے بجٹ میں دفاعی بجٹ کو 20 فی صد

بڑھا دیا گیا ہے۔اور اب کل دفاعی بجٹ ڈھائی کھرب روپے ہو چکا ہے۔

☆ 18 جون 2025ء کو کراچی کے راشد منہاس روڈ پر واقع ملینیم مال میں آگ لگنے سے 250 دکانیں جل کر تباہ اور کروڑوں روپے کا مالی نقصان ہوا۔ ریسکیو حکام کے مطابق آگ بدھ کی صبح لگی۔ ریسکیو کارکنوں نے آگ پر قابو پانے سے پہلے کئی گھنٹوں تک جدوجہد جاری رکھی۔

☆ 27 جون 2025ء کو سوات میں سیال کوٹ کے علاقے ڈسکہ سے تعلق رکھنے والے ایک ہی خاندان کے 18 افراد سیلابی ریلے کی زد میں آ گئے، جب وہ مینگورہ بائی پاس کے قریب دریائے سوات کے کنارے ناشتہ کر رہے تھے۔شدید بارشوں کے باعث دریا کی سطح اچانک بلند ہوئی اور سیلابی ریلا سب کچھ بہا لے گیا۔حکام کا کہنا ہے کہ ضلعی انتظامیہ نے پہلے ہی دفعہ 144 نافذ کر رکھی تھی جس کے تحت دریا کے قریب جانے پر پابندی تھی، تاہم سیاحوں نے ان ہدایات کو نظرانداز کیا۔اس واقعے نے ریسکیو آپریشن کی رفتار اور دریا میں غیر قانونی بجری اور ریت کی کان کنی کے منفی اثرات پر بھی سوالات کھڑے کر دیے ہیں، جس کے باعث دریا کا قدرتی راستہ تبدیل ہو گیا تھا اور جہاں خاندان پھنسا تھا وہاں ایک مصنوعی ریت کا ٹیلہ بن گیا تھا۔

☆ 1 جولائی 2025ء کو چیئرمین ایف بی آر راشد لنگڑیال نے اپنی ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ " ٹیکس دینے والے شہری ہمارے سر کا تاج ہیں"، اور مزید کہا کہ " ٹیکس دینے والوں کو چھیڑیں گے نہیں، اور ٹیکس نہ دینے والوں کو چھوڑیں گے نہیں"۔ان کا یہ جملہ موضوعِ بحث رہا کہ "اس وقت عالمی اداروں کا ہم پر اتنا اعتماد نہیں جتنا ہونا چاہیے"۔

☆ 9 جون 2025ء کو منڈی بہاؤالدین کے گاؤں مُرادوالا میں ایک ماں نے اپنی 8 سالہ بیٹی کو قتل کر دیا۔اس کی وجہ اس عورت نے یہ بتائی کہ ماں اپنی دوسری شادی کرنا چاہتی تھی اور اس نے بیٹی کو اس راہ میں رکاوٹ سمجھا۔ابتدائی طور پر بچی کے خاندان نے اس کے لاپتہ ہونے کی اطلاع دی تھی، جس کے بعد اگلے روز اس کی لاش قریبی کھیت سے برآمد ہوئی۔ دورانِ تفتیش، ماں نے اپنا جرم قبول کر لیا۔

☆ 11 جولائی 2025ء کو برطانیا کے رَگبی ٹاؤن میں واقع بِلٹن اسکول میں 12 سالہ بچی کو کلچر ڈے کے موقع پر برطانیا کے یونین فلیگ کا لباس پہننے کی وجہ سے اسکول سے باہر آئسولیشن میں بٹھا دیا گیا۔ اسکول نے اس بچی کے لباس کو "ناقابلِ قبول" قرار دیا، حالاں کہ اس دن طلباء کو اپنی ثقافت کی نمائندگی کرنے والے لباس پہننے کی اجازت تھی۔ یہ ہیں وہ آزادیِ اظہار کے علم بَردار ملک جو مسلم دنیا کو اصولوں پر سمجھوتا کرنے اور لچک دکھانے کے مشورے دے رہے ہوتے ہیں۔

☆ مشرقی افریقا میں واقع ملک مڈغاسکر کی ایک عدالت نے 10 جولائی 2025ء کو ایک شخص کو 6 سالہ بچی کی عصمت دری اور قتل کی کوشش کے جرم میں سرجیکل کاسٹریشن (عضوِ تناسل کو جسم سے جدا کرنے) کی سزا سنائی، جو کہ ملک کی تاریخ میں اس طرح کی پہلی سزا ہے۔ یہ سزا 2024ء میں منظور کیے گئے ایک نئے قانون کے تحت سنائی گئی ہے، جس کے تحت 10 سال سے کم عمر بچوں سے زیادتی کے مجرموں کے لیے سرجیکل کاسٹریشن لازمی قرار دی گئی ہے۔ مڈغاسکر کی حکومت نے بچوں کے خلاف جنسی جرائم پر قابو پانے کے لیے اس قانون کو ایک مؤثر قدم قرار دیا ہے، تاہم ایمنسٹی انٹرنیشنل جیسی انسانی

حقوق کی تنظیموں نے اسے "ظالمانہ اور غیر انسانی" قرار دیتے ہوئے شدید مذمت کی ہے، ان کا مؤقف ہے کہ یہ قدم بین الاقوامی انسانی حقوق کے معیارات کی خلاف ورزی ہے۔

☆ تھائی لینڈ پولیس نے 15 جولائی 2025ء کو ایک بڑے اسکینڈل کا انکشاف کرتے ہوئے ایک خاتون کو گرفتار کیا۔ اس خاتون پر بدھ مت کے بھکشوؤں کو بلیک میل کرنے کا الزام تھا، جس کے لیے وہ ان کے ساتھ جنسی تعلقات قائم کرتی اور پھر خفیہ طور پر بنائی گئی تصاویر اور ویڈیوز کا استعمال کرتی تھی۔ اس خاتون کے موبائل سے 80 ہزار سے زائد تصاویر اور ویڈیوز برآمد ہوئیں۔ تفتیش کاروں کے مطابق، خاتون نے گزشتہ تین سالوں میں تھائی لینڈ کے نو سینئر بدھ بھکشوؤں سے تقریباً 385 ملین تھائی بھات (کرنسی) کی خطیر رقم بھتہ خوری کے ذریعے وصول کی، جس کی وجہ سے کئی بھکشوؤں کو اپنی راہبیت چھوڑنی پڑی تھی۔

☆ 22 جولائی 2025ء کو امریکی اولمپک کمیٹی نے ایک نئی پالیسی کا اعلان کیا، جس کے تحت ٹرانس جینڈرز کو خواتین کے کھیلوں کے مقابلوں میں حصہ لینے پر پابندی لگا دی گئی۔ یہ فیصلہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ایگزیکٹو آرڈر کے دباؤ میں کیا گیا۔ اس نئی پالیسی کی وجہ سے ٹرانس جینڈرز اب 2028ء میں لاس اینجلس میں ہونے والے اولمپک مقابلوں میں بحیثیت عورت حصہ نہیں لے سکیں گے۔

☆ 3 جولائی 2025ء کو جنوبی کوریا میں ہونے والی 32 ویں ایشین جونیئر انفرادی چیمپیئن شپ کے دوران پاکستانی اسکواش کھلاڑی مہوش علی پر ہانگ کانگ کی کھلاڑی سے شکست کے بعد غصے میں انتہائی فحش اشارہ کرنے پر چھ ماہ کی پابندی عائد کر دی گئی۔

☆ کومسیٹس یونیورسٹی، لاہور میں 5 مئی 2025ء کو ایک واقعہ پیش آیا جہاں اس یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر طیب چوہدری نے ایک طالب علم کو کلاس میں لیپ ٹاپ نہ لانے پر شدید تذلیل کا نشانہ بنایا، اور اس طالب علم کے ماں باپ کے معاشی حالات کا بھرے کلاس روم میں مذاق بناتے ہوئے کہا کہ "اگر تمہارے ماں باپ لیپ ٹاپ افورڈ نہیں کر سکتے تو یہ میرا مسئلہ نہیں ہے۔ چاہے زکوۃ مانگ کر خریدو، لیکن اگلی مرتبہ اگر تمہارے پاس لیپ ٹاپ نہ ہوا تو اس کلاس روم میں داخل ہونے کی جرأت نہ کرنا"۔ اس واقعے کی ویڈیو وائرل ہونے کے بعد، سوشل میڈیا پر شدید ردعمل آیا، اور 6 مئی 2025ء کو یونیورسٹی انتظامیہ نے معاملے کا نوٹس لیا اور تحقیقات شروع کیں۔ نتیجے کے طور پر، 8 مئی 2025ء کو اس پروفیسر کو اس کے عہدے سے ہٹا دیا گیا۔

☆ 8 اپریل 2025ء کو جاپان میں الیکٹرانک ٹول کلیکشن سسٹم (ای ٹی سی) خرابی کی وجہ سے 38 گھنٹوں کے لیے بند ہو گیا تھا۔ یہ خرابی ٹریفک ٹول فیس سے بچنے کا ایک سنہری موقع تھا، مگر جاپانی عوام نے ایمان داری کا ثبوت دیتے ہوئے خود افسران کے پاس جا کر اپنی ٹول فیس ادا کی۔ جاپانی ٹریفک پولیس کی رپورٹ کے مطابق اس روز 24,000 سے زائد شہریوں نے اپنی ٹول فیس خود دفاتر میں جا کر ادا کی۔ جاپانی ایکسپریس وے آپریٹر نے عوام کے اس رویے پر انہیں ان کی ادا کی گئی رقم اگلے روز واپس کر دی۔

☆ فیڈرل بورڈ آف ریونیو (ایف بی آر) نے 6 اگست 2025ء کو آن لائن آرڈرز پر 18 فیصد سیلز ٹیکس کا نیا قانون نافذ کر دیا ہے۔ اب آن لائن پیمنٹ اور کیش آن ڈیلیوری دونوں طریقوں سے ہونے

والے آرڈرز پر یہ ٹیکس عائد ہوگا۔

☆ 31 جولائی 2025ء کو کوہستان کے علاقے وادیِ سُپَٹ میں ایک چرواہے نے 28 سال قبل لاپتہ ہونے والے 31 سالہ نصیر الدین کی لاش گلیشیئر کی برف میں سے دریافت کی۔ 1997ء میں لاپتہ ہونے والے نصیر الدین کی لاش برف میں مکمل طور پر محفوظ تھی، اور اس کے کپڑے اور شناختی کارڈ بھی اپنی جگہ پر موجود تھے۔ نصیر الدین 1997ء میں سپاٹ ویلی کا سفر کر رہے تھے اور ایک حادثے کا شکار ہو گئے تھے۔ برف باری اور خراب موسم کی وجہ سے اس وقت ان کی لاش نہیں مل سکی تھی۔

☆ 17 اگست 2025ء کو برطانوی عیسائی پادری کرس برین کو جنسی زیادتی کے 17 مقدمات میں مجرم پا کر سزا سنادی۔ اس پادری نے 1980ء اور 1990ء کے درمیان برطانیا میں "نائن او کلاک سروس" کے نام سے ایک عیسائی مذہبی تحریک چلائی تھی، جس کے دوران اس نے اپنے منصب کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی 9 خواتین فالورز کے ساتھ متعدد مرتبہ جبری زیادتی کی تھی۔

☆ 19 اگست 2025ء کو مائیکروسافٹ کے ملازمین نے واشنگٹن میں کمپنی کے ہیڈکوارٹرز پر اسرائیل کے ساتھ اس کے تعلقات کے خلاف احتجاج کیا۔ یہ احتجاج اس رپورٹ کے بعد شروع ہوا کہ اسرائیلی فوج مائیکروسافٹ کے کلاؤڈ سافٹ ویئر کو اپنے آپریشنز میں استعمال کر رہی ہے۔ مظاہرین نے مطالبہ کیا کہ کمپنی اسرائیل کے ساتھ اپنے تعلقات ختم کرے، جس کے نتیجے میں سات افراد کو گرفتار کیا گیا اور مائیکروسافٹ نے چار ملازمین کو ملازمت سے برطرف کر دیا۔

☆ 23 اگست 2025ء کو لاہور کے علاقے رائے ونڈ میں 30 روپے کے معمولی تنازع پر سڑک کنارے پھل فروشوں کی جانب سے دو بھائیوں کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا، جس کے نتیجے میں بڑا بھائی واجد موقع پر ہی دم توڑ گیا، اور چھوٹا بھائی راشد بھی دو دن بعد 25 اگست 2025ء کو ہسپتال میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسا۔ اس واقعے کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوئی جس کی مدد سے پولیس نے قاتلوں کو شناخت کر کے گرفتار کر لیا ہے۔

☆ 10 ستمبر 2025ء کو امریکا کی یوٹاہ ویلی یونی ورسٹی میں بحث و مباحثہ کے ایک ایونٹ کے دوران، ہزاروں لوگوں کے سامنے، 31 سالہ عیسائی صیہونی مناظر چارلی کرک کو اسنائپر گن کے ذریعے حلق میں گولی ماری گئی جس سے وہ موقع پر ہی دم توڑ گیا۔ چوں کہ یہ ٹرمپ انتظامیہ کا بہت بڑا حامی تھا، اس لیے اس واقعے کے بعد سے امریکی حکومت عالمی میڈیا پر اپنا اثر و رسوخ استعمال کرتے ہوئے اس شخص کے سیاہ کرتوت کو چھپانے اور اسے ایک ہیرو اور شہید کے طور پر پیش کرنے کے لیے بھرپور مہم جاری رکھے ہوئے ہے۔ یہاں تک کہ پاکستان، جہاں اسے کوئی جانتا تک نہ تھا، وہاں کے نیوز چینلز میں بھی اس کے قتل کی خبر ہیڈ لائنز میں چلی، اور ہمارے ملک کے بھی بعض نام نہاد دانشوروں نے اس کے قتل کی مذمت اور اس کے خاندان سے ہم دردی ظاہر کی۔ اس کے برعکس، امریکی اور یورپی مسلمانوں نے اس کے قتل پر خوب خوشی کا اظہار کیا۔ اس صیہونی عیسائی مناظر کے فالوورز نے سوشل میڈیا پر مسلمانوں پر خوب تنقید کی، اور کہا کہ مسلمانوں کو شرم آنی چاہیے کہ اس کے قتل پر ہم دردی کی بجائے جشن منا رہے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ آپ کس شخص سے ہم دردی کا کہہ رہے ہیں؟ یہ شخص ایک گستاخ رسول تھا، اور فلسطینی نسل کشی کی

علانیہ حمایت کرنے والوں میں سے تھا۔ اس نے کچھ وقت پہلے اپنے ایک انٹرویو میں کہا تھا کہ "مسلمانوں میں اتنی بربریت اس وجہ سے ہے کیوں کہ ان کا نبی خود بھی اسی مزاج کا تھا (معاذ اللّٰہ)"، اس بیان پر امریکا اور یورپ میں مسلمانوں نے صدائے احتجاج بلند کی تھی لیکن ٹرمپ حکومت نے اسے مکمل تحفظ فراہم کیا تھا اور اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی تھی۔ اور قدرت کا انتقام دیکھیے کہ اس کا قاتل 22 سالہ ٹائلر رابنسن اس کا ہم مذہب، ہم جماعت، ہم نظریہ، اور سفید فام نسل پرست تھا۔ اب یہ کسے الزام دیں گے؟ کیوں کہ قاتل تو خود انہی عیسائی صیہونیوں میں سے تھا۔

☆ 22 اگست 2025ء کو امریکی ریاست شمالی کیرولائنا کے شہر شارلٹ میں 23 سالہ یوکرینین پناہ گزین آئرینا زروٹسکا کا نسلی تعصب کی وجہ سے قتل کر دیا گیا۔ اس واقعے کے بعد ایک مقامی امریکی لیڈر نے مہم چلا کر اس کے نام پر فنڈ اکھٹا کیا۔ قریباً ڈھائی ملین ڈالرز جمع ہوئے جس میں سے ایک ملین ڈالرز ایلان مسک نے دیے تھے۔ اس فنڈ سے اس لڑکی کی یاد میں شہر بھر میں اس کی سینکڑوں دیوہیکل پینٹنگز نسب کی جائیں گی۔ کسی صارف نے اس سوشل میڈیا پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ " کیا امریکی عوام واقعی انسانی جانوں کے لیے اتنی حساس ہے، یا پھر جسے یہ انسان سمجھتے ہیں صرف اس کے لیے؟"

☆ آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی 19 ستمبر 2025 کو جاری کردہ رپورٹ کے مطابق، پاکستان انٹرنیشنل ایئرلائنز (پی آئی اے) کو 2008 سے 2017 کے درمیان مسافروں اور ملازمین کو مفت ٹکٹوں کی تقسیم کی وجہ سے مجموعی طور پر 9 ارب روپے کا مالی نقصان ہوا۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ انتظامیہ نے چیئرمین کی منظوری کے بغیر تقریباً 1.9 لاکھ مفت ٹکٹ جاری کیے، جن میں سے زیادہ تر کو مفت نہ ثابت کرنے کے لیے ان ٹکٹس پر 95 فیصد رعایت دی ہوئی تھی۔ 2008 سے 2017 کے دوران پی آئی اے انتظامیہ نے جسے چاہا مفت سفر کی سہولت دی۔ رپورٹ کے مطابق قریباً 2.5 لاکھ سے زیادہ افراد کو مفت ٹکٹس دی گئیں۔

☆ 11 ستمبر 2025ء کو کراچی کے علاقے قیوم آباد میں پولیس نے 28 سالہ پھل فروش شبیر احمد کو لوگوں کی مدد سے گرفتار کیا، جس نے گزشتہ 10 سالوں کے دوران 100 سے زائد کم سن بچوں اور بچیوں کو زیادتی کا نشانہ بنانے اور ان کی زیادتی کی ویڈیوز بنانے کا اعتراف کیا ہے۔ یہ شخص بچوں کو پیسے دے کر بہلاتا تھا اور اپنے کمرے میں یہ گھناؤنا عمل کرتا تھا۔ پولیس نے اس کے قبضے سے وہ موبائل فون اور یو ایس بی بھی برآمد کر لی ہے، جس میں بچوں کے ساتھ زیادتی کی سینکڑوں ویڈیوز موجود ہیں۔

☆ 13 اکتوبر 2025ء کو مصر کے شہر شرم الشیخ میں غزہ جنگ بندی کے لیے اعلیٰ سطح کا سربراہی اجلاس ہوا جس میں کئی ممالک کے صدور اور وزرائے اعظم نے شرکت کی۔ اس کانفرس میں جہاں دیگر سربراہان نے غزہ کی تعمیر نو اور ترقی پر بات کی، وہاں پاکستانی وزیر اعظم شہباز شریف نے لب کشائی فقط امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی تعریفوں کے پل باندھنے کے لیے کی۔ امریکی صدر نے اپنی تقریر میں فیلڈ مارشل عاصم منیر کو اپنا "پسندیدہ فیلڈ مارشل" قرار دیا۔ تقریر کے دوران ہی امریکی صدر نے وزیر اعظم پاکستان سے مخاطب ہو کر کہا کہ " کیا تم وہ الفاظ سب کے سامنے کہنا چاہو گے جو تم نے چند روز قبل مجھ سے کہے تھے؟"، امریکی صدر کی اس دعوت پر وزیر اعظم پاکستان نے مائیک سنبھالا اور ان الفاظ میں امریکی صدر کی

تعریف کی: "صدر ٹرمپ حقیقتاً امن کے آدمی ہیں، اور انہوں نے اس دنیا کو امن اور خوش حالی کے ساتھ رہنے کی جگہ بنانے کے لیے دن رات اَن تھک محنت کی ہے۔ امریکی صدر امن انعام کے لیے سب سے شان دار امیدوار ہیں۔ میں صدر ٹرمپ کو ان کی مثالی اور بصیرت افروز قیادت پر خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں، کیوں کہ یہ وہ شخص ہیں جس کی اس وقت اس دنیا کو سب سے زیادہ ضرورت ہے"۔ وزیراعظم پاکستان کی تقریر کے بعد جب امریکی صدر نے دوبارہ مائیک سنبھالا تو پہلے الفاظ یہ تھے کہ "واہ! میں نے ان الفاظ کی بالکل توقع نہیں کی تھی۔ یہ میرے لیے حیرت انگیز ہے"۔

☆ امریکی۔صدر کی لاکھ کوششوں کے باوجود اس سال کا نوبل امن انعام 10 اکتوبر 2025ء کو وینیزویلا کی اپوزیشن لیڈر ماریہ کورینا کو دے دیا گیا۔ اس سے قبل 25 اگست 2025ء کو امریکی صحافتی ادارے واشنگٹن پوسٹ نے یہ خبر شائع کی تھی کہ "امریکی صدر بہت شدت سے نوبل امن انعام کو حاصل کرنا چاہتے ہیں، اور اس کے لیے ہر کوشش کر رہے ہیں، مگر نوبل امن انعام کی صدارتی کمیٹی امریکی صدر کی مشرق وسطی میں جنگی مہمات کی وجہ سے ان کی سخت مخالف ہے"۔ امریکی صدر کو اس سال تو نوبل امن انعام نہ مل سکا، لیکن پاکستانی حکومت نے 13 اکتوبر 2025ء کو مصر میں ہونے والے عالمی سربراہی اجلاس میں ڈونلڈ ٹرمپ کو اگلے سال کے نوبل امن انعام کے لیے ایک مرتبہ پھر نامزد کر دیا ہے۔

☆ (7 اکتوبر 2025ء کو غزہ میں جاری نسل کشی کو دو برس بیت گئے۔ اس دوران اہلِ غزہ پر کیے گئے مظالم کے حوالہ سے عالمی اداروں کے اعداد و شمار کا مختصر تذکرہ)

☆ دو ہفتے قبل 29 ستمبر 2025ء کو غزہ جنگ بندی کے معاہدے پر اطمینان رکھنے والوں کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ اسرائیل کے ساتھ گزشتہ دو سالوں میں ایسے دو معاہدے پہلے ہو چکے ہیں، جس کی اس نے خلاف ورزی کی تھی۔ پہلا 24 نومبر 2024ء کو اور دوسرا 19 جنوری 2025ء کو۔ اگر سب سے حالیہ جنگ بندی کے معاہدے یعنی جنوری 2025ء والے کی بات کی جائے تو اسے اسرائیل نے اگلے روز ہی توڑ دیا تھا۔ فلسطینی حکام نے اقوام متحدہ کو ثبوت پیش کیے تھے کہ اسرائیل نے جنگ بندی کے معاہدے کے باوجود محض جنوری سے مارچ کے دوران 962 مرتبہ غزہ پر حملے کیے تھے۔

☆ اس اسرائیلی جارحیت کی ہر بار ہمارے حکمرانوں کے ہر دل عزیز امریکا نے پشت پناہی کی ہے۔ ایک طویل فہرست میں سے چند حقائق:

☆ دسمبر 2023ء میں جب ساؤتھ افریقا نے انٹرنیشنل کرمنل کورٹ میں اسرائیل کے خلاف نسل کشی کے جرائم کی اپیل کی تھی، اور انٹرنیشنل کرمنل کورٹ نے اسرائیلی وزیراعظم اور وزیر دفاع کو مجرم پاتے ہوئے ان دونوں کی گرفتاری کے وارنٹ جاری کیے تھے، تو امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے یہ فیصلہ سنانے والے عالمی عدالت کے ان چاروں ججز پر ہی معاشی پابندیاں لگا دی تھیں۔

☆ 1972ء سے 2025ء کے درمیان امریکا نے اسرائیل کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے اقوام متحدہ میں پیش ہونے والی 51 قراردادوں کو ویٹو کر کے اسرائیل کو بچایا ہے۔ اور صرف گزشتہ دو سالوں میں ہی امریکا غزہ میں جنگ بندی کی 6 قراردادوں کو ویٹو کر چکا ہے۔

☆ امریکا نے اکتوبر 2023ء سے اب تک اسرائیل کو 21.7 بلین ڈالر کی فوجی امداد فراہم کی ہے۔

یہ امداد امریکا کی جانب سے اسرائیل کو دی جانے والی 3.8 بلین ڈالر کی سالانہ فوجی امداد کے علاوہ ہے، جس میں سے ہر سال 500 ملین ڈالر خاص طور پر اسرائیل کے میزائل دفاعی نظام، بشمول آئرن ڈوم، کے لیے مختص کیے جاتے ہیں۔

☆ غزہ میں قتل وخون کا بازار گرم کرنے کے بعد اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے 24 جولائی 2024 کو امریکی کانگریس کی دعوت پر وہاں جا کر ان اراکین سے خطاب کیا تھا، جہاں اس کی اسلام مخالف اور نفرت آمیز تقریر پر کانگریس ارکان کی جانب سے 56 منٹ کے دوران 70 مرتبہ کھڑے ہو کر تالیاں بجا کر داد دی تھی، جو کہ اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ اس کے ان نفرت انگیز خیالات کو امریکی قانون سازوں کے ایک بڑے حصے نے کس حد تک سراہا۔

☆ اہل غزہ پر ہونے والے اسرائیلی فوج کے مظالم کے اعداد وشمار: اکتوبر 2023ء سے اکتوبر 2025ء کے درمیان غزہ میں جاری شدید جنگ کے نتیجے میں کم از کم 67,183 فلسطینی شہید اور 169,841 سے زائد زخمی ہو چکے ہیں، جن میں سے 20,179 بچے شامل ہیں۔ مئی 2025ء سے اب تک عالمی غذائی مراکز تک پہنچنے کی کوشش میں 2,613 سے زائد افراد قتل ہو چکے ہیں گئے۔

☆ اقوام متحدہ کا تخمینہ ہے کہ غزہ میں 7 اکتوبر 2023ء سے لے کر اب تک تقریباً 4,36,000 گھر، یا مجموعی رہائش کا 92 فیصد، تباہ یا بری طرح متاثر ہو چکا ہے، جس کے نتیجے میں 19 لاکھ (1.9 ملین) سے زیادہ افراد بے گھر ہوئے ہیں۔ شدید لڑائی اور تباہی کے باعث یہ لوگ بار بار نقل مکانی پر مجبور ہوئے ہیں، اور کئی خاندانوں کو دس سے بھی زیادہ مرتبہ اپنا ٹھکانہ بدلنا پڑا ہے۔

☆ مئی 2025ء کی رپورٹ کے مطابق غزہ میں جنگ کے شدید اثرات کی وجہ سے 95 فیصد سے زیادہ زرعی زمین تباہ ہو چکی ہے، جبکہ اکتوبر 2024ء کی رپورٹ میں پہلے ہی یہ بتایا جا چکا تھا کہ 95 فیصد مویشی ہلاک ہو چکے ہیں، جس سے مقامی پیداوار ختم ہوگئی۔ اس تباہی کے نتیجے میں خوراک کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ریکارڈ کیا گیا، جو کہ بعض اشیاء کے لیے 1400 فیصد تک بڑھ گیا ہے، مثال کے طور پر آٹے کا 25 کلو کا تھیلا جنگ سے پہلے کے 7 دینار (یعنی پاکستانی روپے کے مطابق ڈھائی ہزار روپے) سے بڑھ کر 700 دینار (یعنی 2 لاکھ 80 ہزار روپے) تک پہنچ گیا ہے۔ 22 اگست 2025ء کو اقوام متحدہ نے رپورٹ کیا کہ اس شدید بحران کے باعث 5 لاکھ سے زیادہ افراد قحط کا سامنا کر رہے ہیں۔

☆ عالمی ادارہ صحت کی رپورٹس کے مطابق اسرائیلی فوج نے صحت کی سہولیات فراہم کرنے والے اداروں پر اب تک 790 سے زائد حملے کیے ہیں، جس کے نتیجے میں غزہ میں صحت کا نظام مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے۔ 94 فیصد سے زیادہ ہسپتال تباہ ہو چکے ہیں، اور جو ہسپتال بچے ہیں وہاں ساز وسامان کی شدید قلت نے طبی امداد کو ناممکن بنا دیا ہے۔ اکتوبر 2023ء سے اب تک غزہ میں 1700 سے زائد طبی ماہرین کو اسرائیلی فوج قتل کر چکی ہے۔

☆ اقوام متحدہ کی 8 جولائی 2025ء کی رپورٹ کے مطابق، غزہ تعلیمی نظام مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے؛ 97 فیصد اسکولز اور اعلیٰ تعلیم کے تمام 63 کالجز اور یونیورسٹیز تباہ ہو چکے ہیں، جس کے نتیجے میں ایک اندازے کے مطابق 658,000 اسکول جانے والے بچے اور 87,000 یونیورسٹی کے طلباء تعلیم سے

محروم ہو گئے ہیں۔

☆ اقوام متحدہ کی جانب سے 13 مارچ 2025ء کو شائع کی گئی ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اسرائیل فلسطینیوں کی نسل کشی کی غرض سے غزہ میں خواتین کی صحت کی سہولیات کو منظّم طریقے سے تباہ کر رہا ہے۔ اسرائیل چن چن کر ان اداروں کو نشانہ بنا رہا ہے جو جنسی اور تولیدی صحت کے لیے طبی سہولیات فراہم کرتے ہیں، اور ان اداروں کی تباہی کی وجہ سے حاملہ خواتین کی اموات میں خطرناک حد تک اضافہ ہوا ہے کیوں کہ خواتین گھروں میں بچوں کو جنم دینے پر مجبور ہیں جہاں انہیں طبی سہولیات دینے والا کوئی نہیں ہوتا اور اکثر ماں یا بچے کی جان چلی جاتی ہے۔ اس رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اسرائیلی فوج خاص طور پر فلسطین میں شادی شدہ اور شادی کی عمر کو پہنچنے والی جوان عورتوں کا قتل عام کر رہا ہے تا کہ فلسطینیوں کی نسل بڑھنے کا امکان کم سے کم ہو سکے۔ اکتوبر 2023ء سے اب تک حمل ضائع ہوئے کی شرح میں 300 فیصد اضافہ ہوا ہے، اور غزہ کی افزائش نسل کی شرح میں 41 فیصد کمی آئی ہے۔

☆ 13 مارچ 2025ء کو اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کونسل کی رپورٹ میں بتایا گیا تھا کہ اسرائیلی فوج فلسطینی عوام پر دباؤ ڈالنے اور ان کی تذلیل کرنے کے لیے ان کی عورتوں کی بڑے پیمانے پر آبروریزی کر رہی ہے، اور ان سیاہ کارروائیوں کا حکم انہیں اعلی فوجی اور سیاسی قیادت کی جانب سے مل رہا ہے۔ اس سے قبل 19 فروری 2024ء کو اقوام متحدہ کی رپورٹ میں یہ بتایا گیا تھا کہ اسرائیلی فوج فلسطینی عورتوں کو اغواء کر کے ان کی نازیبا تصاویر اور ویڈیوز بنا کر انٹرنیٹ پر اپلوڈ کر رہی ہے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کی رپورٹ کے مطابق اسرائیلی فوج غزہ کے علاقہ مکینوں پر دباؤ ڈالنے اور ڈرانے دھمکانے کے لیے ان کی عورتوں کو بیچ سڑک پر سب کے سامنے برہنہ کر کے کھڑا کر دیتی ہے۔

افسوس! کہ اپنی بہنوں کے ساتھ یہ سب کچھ ہوتا دیکھ کر بھی ہمارے نام نہاد اسلامی ممالک کے سربراہان کو اسرائیل کی حمایت کرنے والوں سے تجارت بند کرنے کی توفیق نہ ہوئی۔

☆ اس تمام خبروں کے علاوہ جو آرٹیکل سب سے زیادہ تکلیف دہ واقعات پر مشتمل تھا وہ اسرائیلی اخبار ہارِٹز میں شائع ہونے والا 23 دسمبر 2024ء کا آرٹیکل تھا، جس میں اسرائیلی فوج کے ساتھ کام کرنے والے ماہر نفسیات یول ایلیزر نے اسرائیلی فوجیوں کے ایک گروپ کا انٹرویو کیا تھا، اور ان کی یادداشتیں اور جرائم انہیں کی زبانی بیان کیں تھے: ان اسرائیلی فوجیوں نے کہا کہ ’’جب ہم غزہ میں داخل ہوتے ہیں تو یوں لگتا ہے کہ جیسے ہم خدا ہیں‘‘۔ ایک اور فوجی نے کہا کہ ’’ایک بار ایک احتجاج کے دوران ایک نوجوان فلسطینی لڑکی نے مجھے چپل ماری، تو میں اس کے قریب گیا اور اس کے حساس مقام پر اس قوت کے ساتھ لات ماری کے اس لڑکی کے اس حصے کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں اور مجھے بعد میں کسی میڈیکل آفیسر نے یہ بتایا کہ وہ لڑکی اس چوٹ کی وجہ سے اب زندگی بھر ماں نہیں بن سکے گی‘‘ ایک اور فوجی نے کہا کہ ’’ہم راہ چلتے نہتے لوگوں کو کسی وجہ سے بغیر ہی گولیاں مار دیتے تھے اور اگر پوچھا جاتا تھا تو جھوٹ کہہ دیتے تھے کہ ہم تو بس اس سے اپنا دفاع کر رہے تھے‘‘۔ ایک اور فوجی نے کہا کہ ’’ایک مرتبہ ہم ایک آبادی سے گزر رہے تھے تو ہم نے دیکھا کہ وہاں سڑک کنارے کچھ بچے کھیل رہے ہیں۔ ہمارے کمانڈر گاڑی سے اترے اور وہاں موجود ایک چار سالہ بچے کو پکڑ کر اس کے ہاتھ اور پاؤں کی ہڈیاں توڑیں، پھر اسے زمین پر پٹخا، اور پھر اس

کے سینے پر چڑھ کر کہا کہ یہ اسی لائق ہیں، بلکہ ان فلسطینی بچوں کو تو پیدا ہوتے ہی مار دینا چاہیے"۔

☆ اس آخری خبر کو بغور سماعت فرمائیے کہ: 8 دسمبر 2024ء کو لندن میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے اسرائیل کے سابق وزیرِ اعظم ریوین ریولین نے برطانیا کی سابقہ ملکہ الزبیتھ دوم کے اسرائیل مخالف موقف کا انکشاف کیا تھا۔ ملکہ برطانیا کے اپنے 70 سالہ دورِ اقتدار میں اسرائیل کا ایک بھی دورہ نہ کرنے کی وجہ بتاتے ہوئے سابق اسرائیلی وزیرِ اعظم نے کہا کہ "ملکہ برطانیا نے اسرائیلی سفیروں کے برطانوی شاہی محل میں داخلے پر پابندی لگائی ہوئی تھی، کیوں کہ ان کا ماننا تھا کہ ہر اسرائیلی شہری یا تو خود دہشت گرد ہے یا پھر کسی دہشت گرد کی اولاد ہے"۔

☆ 10 اکتوبر 2025ء کو وزیر آباد میں نوجوان رخسار کئی روز تک زیرِ علاج رہنے کے بعد زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسی۔ کچھ روز قبل، اس لڑکی کو جہیز میں سسرال والوں کے لیے کپڑے نہ لانے پر اس کے شوہر الطاف اور ساس نے زبردستی تیزاب پلا دیا تھا۔

☆ سندھ رینجرز اور کراچی واٹر اینڈ سیوریج کارپوریشن نے 12 اکتوبر 2025ء کو اپنی رپورٹ میں یہ بتایا کہ ناظم آباد میں رہائشی عمارتوں کے نیچے زیرِ زمین سرنگوں کے ذریعے آٹھ غیر قانونی کنکشن بنائے گئے تھے، جن کی مدد سے روزانہ قریباً 30 لاکھ گیلن پانی چوری کیا جا رہا تھا۔

☆ وفاقی وزیرِ قانون اعظم نذیر تارڑ نے 17 اکتوبر 2025ء کو ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ حکومتِ پاکستان عن قریب توہینِ مذہب کے قوانین کے غلط استعمال کو روکنے اور بر وقت انصاف کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے ان کے نفاذ کے طریقہ کار میں حفاظتی ترمیمی اقدامات متعارف کرانے جا رہی ہے۔

☆ مسلم اکثریتی ملک تاجکستان کے شہر دوشنبے میں 6 اکتوبر 2025ء کو ایئرپورٹ پر حراست میں لیے گئے 29 سالہ سعید اعظم رحمانوف کی لاش ایک ہفتے بعد، 13 اکتوبر 2025ء کو ان کے اہلِ خانہ کو ملی، جس پر شدید تشدد، بجلی کے جھٹکوں اور ٹوٹی ہڈیوں کے نشانات تھے۔ رحمانوف کو سیکورٹی اہلکاروں نے ان کی بڑی داڑھی اور موبائل فون میں مذہبی مواد کی بنیاد پر مذہبی انتہا پسندی کے الزام میں حراست میں لیا تھا۔ اس واقعے کے بعد سے تاجکستان کی حکومت کی کھلی اسلام دشمنی اور دینی علامات اور اداروں پر سخت کریک ڈاؤن کے خلاف احتجاج شدت اختیار کر گئے ہیں۔

(گزشتہ برس 27 جون 2024ء کو جب تاجکستان کی حکومت نے حجاب پر پابندی لگا دی تھی، اس وقت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی صاحب کی جانب سے مذمتی ویڈیو پیغام جاری کیا گیا تھا جو کہ ہمارے فیس بک پیجز اور یوٹیوب چینلز پر موجود ہے۔) اوکاڑوی فورم پر ملاحظہ فرمائیں۔

☆ وفاقی وزیرِ خزانہ محمد اورنگزیب نے 22 اکتوبر 2025ء کو کہا کہ پاکستان کے 3 کھرب ڈالر کی معیشت بننے کی راہ میں بڑھتی آبادی بہت بڑی رکاوٹ ہے۔ اس پر قابو نہ پایا گیا تو معیشت پٹڑی سے اتر سکتی ہے۔

☆ انگریزی خواں قارئین کے لیے اس مجلّے میں جماعت اہلِ سنّت پاکستان پنجاب کے مرکزی رہ نما محترم مولانا حافظ محمد فاروق خاں سعیدی کی مختصر مگر پُر اثر دو تحریروں کا انگریزی ترجمہ شامل کیا گیا ہے۔

☆ ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کی اولین تصانیف میں ''الذکر الحسین فی سیرۃ النبی الامین (ﷺ)'' بہت عرصہ سے نایاب تھی۔ تاخیر کی وجہ کیا ہوئی اس کے تذکرے کے ساتھ الحمد للّٰہ یہ کتاب شائع ہوگئی ہے۔

حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کی تصانیف میں ''راہِ حق'' اپنے موضوع پر شاہ کار اور یادگار ہے۔ نومبر 2024ء میں اس کا انگریزی ترجمہ بھی شائع ہوگیا ہے۔ الحمد للّٰہ تعالیٰ اب تک حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کی دس تصانیف کے انگریزی تراجم شائع ہوچکے ہیں۔

اس دوران خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی کتاب دیوبند سے بریلی (حقائق) اور سفید و سیاہ کے پشتو تراجم بھی شائع ہوگئے ہیں۔

حضرت خطیبِ اعظم کی یادگار کتاب سفینۂ نوح (حصہ دوم) کا انگریزی ترجمہ بھی زیورِ طباعت سے آراستہ ہوکر منظرِ عام پر آ گیا ہے۔ مخدومۂ کائنات حضرت سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللّٰہ علیہا اور ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللّٰہ عنہا کے تذکرے پر مشتمل یہ کتاب خواتین اسلام کے لیے بیش بہا تحفہ ہے۔

واضح رہے کہ ہمارے حضرت قبلۂ عالم خطیبِ اعظم کی شاہ کار تصنیف ''ذکرِ جمیل'' کے سولہ ویں (16) ایڈیشن میں پروف ریڈنگ نہ ہونے کی وجہ سے بہت سی غلطیاں رہ گئی تھیں جو بلاشبہ بہت بڑی کوتاہی تھی۔ اس کتاب کے تصحیح شدہ نسخے 18 ویں ایڈیشن کے بعد ضیاء القرآن پبلی کیشنز سے شائع ہورہے ہیں اور اس کتاب کے انگریزی ترجمہ کا دوسرا ایڈیشن شائع ہورہا ہے۔

سفینۂ نوح کے حصہ اول اور دوم کے اُردو ایڈیشن بھی تصحیح کے بعد ضیاء القرآن پبلی کیشنز کو طباعت کے لیے بھیج دیے گئے ہیں۔ خطیبِ ملت حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی معرکۃ الآرا تصنیف سفید و سیاہ کا انگریزی ترجمہ بھی شائع ہوگیا ہے۔ یہ تمام کتب انٹرنیٹ پر بھی مطالعے کے لیے درج ذیل ایڈریس پر دست یاب ہیں۔

http://www.kaukabnooraniokarvi.com/all-books

☆ الحمد للّٰہ تعالیٰ مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی) نے حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی نگرانی اور سرپرستی میں مجددِ مسلکِ اہلِ سنّت، عاشقِ رسول محبّ صحابہ و آلِ بتول خطیبِ اعظم حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمہ کی گراں قدر تصانیف میں سے (1) ذکرِ جمیل (2) شامِ کربلا (3) راہِ حق (4) نماز مترجم (5) درسِ توحید (6) ثواب العبادات الی ارواح الاموات (7) برکاتِ میلاد شریف (8) انگوٹھے چومنے کا مسئلہ (9) سفینۂ نوح حصہ دوم (10) مسئلہ طلاقِ ثلاثہ اور حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی تصانیف میں سے (1) دیوبند سے بریلی (حقائق) (2) سفید و سیاہ، (3) خمینی (چند حقائق) (4) اورادِ مشائخ باذن مشائخ (5) اسلام کی پہلی عید (عید میلاد النبی ﷺ) (6) مسئلہ امامت (7) اذان اور دُرود و سلام اور مقالات میں سے حقیقت ابدی ہے مقام شبیری، وسیلہ اور طلب شفاعت، فکرِ رضا اور علامہ اوکاڑوی، اہلِ سنّت کون؟ کے انگریزی تراجم مکمل کیے اور طبع کروائے ہیں۔

تعارف علمائے دیوبند گجراتی املا میں اور امام پاک اور یزید پلید سندھی اور بنگالی زبان میں اور اس

کی تلخیص انگریزی میں، دیوبند سے بریلی عربی میں طبع ہوچکی ہیں اور بنگلا دیش میں حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کی متعدد کتب کے بنگلا زبان میں تراجم طبع ہوے ہیں۔

☆ ماہِ صیام، یوم عرفہ، ماہِ محرم اور ماہِ ربیع الاول میں پی ٹی وی، میٹرو وَن، ٹی وی وَن، ہم ٹی وی، بول ٹی وی، جیوٹی وی، چے نلز سے حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے متعدد پروگرام ٹیلی کاسٹ ہوے اور بحمد اللہ تعالیٰ بہت پسند کیے گیے۔ کئی ٹی وی چے نلز نے حضرت خطیبِ ملت کی رکارڈنگز دوبارہ ٹیلی کاسٹ کیں۔ جیوٹی وی نے عید میلاد النبی ﷺ کے لیے طویل دورانیے کا پروگرام پھر ٹیلی کاسٹ کیا ،اس پروگرام کی میزبانی بھی علامہ صاحب نے کی تھی اور خطاب کے بعد دعا بھی کی۔ خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی گفت گو کو بحمدہ تعالیٰ بہت پذیرائی ملی۔

☆ ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللّٰہ علیہ نے کراچی آمد کے بعد اجتماعاتِ جمعہ میں تفسیر قرآن کا بیان شروع فرمایا تھا، بفضلہٖ تعالیٰ 28 برسوں میں انہوں نے سورہ فاتحہ سے سورۂ توبہ کی ابتدائی آیات تک مسلسل تفسیرِ قرآن بیان فرمائی۔ ان کی رحلت کے بعد حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے سورۂ توبہ سے اب تک 42 برس میں سورۃ الرّوم تک کی مسلسل تفسیر بیان کی ہے اور اب سورہ السجدہ پارہ 21 کی تفسیر کا بیان پورا ہو رہا ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ انہیں اپنی خاص رحمتوں برکتوں سے نوازے اور وہ پورے قرآن شریف کی تفسیر بیان فرمائیں۔

☆ مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی) نے فیس بک پر اکادمی کے علاوہ حضرت خطیبِ اعظم، خطیبِ ملت اور جامع مسجد گلزارِ حبیب کے آفیشیل فین پیج بنائے ہوے ہیں لیکن دیکھا گیا ہے کہ حضرت خطیبِ ملت کے نام پر کچھ لوگوں نے ازخود فین پیج بنا رکھیں ہیں اور ان میں وہ اپنی مرضی سے تصاویر اور معلومات چڑھاتے رہتے ہیں۔ ان کی محبت وعقیدت پر شبہ نہیں لیکن ایسے دوستوں سے گزارش ہے کہ وہ خیال رکھیں کہ ان کی کوئی نادانی کسی غلط فہمی، بدگمانی یا منفی تاثر کا باعث ہوسکتی ہے اور شخصیت یا کام کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔ احتیاط کا یہی تقاضا ہے کہ ایسے تمام دوست اپنے بنائے ہوے فین پیج ختم کردیں تاکہ کسی غلط فہمی کی گنجائش ہی نہ رہے۔

☆ ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللّٰہ علیہ کی رہائش گاہ کے لیے شارع فیصل سے آمد و رفت کا راستہ بند کیے 19 برس سے زیادہ ہو رہے ہیں، ہمیں نہیں معلوم کہ متبادل معقول راستہ، کوئی انڈر پاس یا پُل بنائے بغیر ایک بڑی آبادی کا راستہ بند کردینا کون سا قانونی، اخلاقی، انصاف اور کون سا ’’ترقیاتی کام‘‘ ہے؟ بارش اور وی آئی پی موومنٹ میں اس علاقے کے مکینوں کے لیے شارع فیصل کے آر پار جانے کی کوئی راہ نہیں رہ جاتی۔ شارع فیصل پر سندھی مسلم سوسائٹی کا چوراہا بند کرنے والوں نے اس علاقے کے لوگوں کے لیے مسلسل آزار کا جو سامان کیا ہے اس کا ’’نوٹس‘‘ لینے والا کوئی نہیں۔ ہزاروں لوگوں کے راستے بند کرکے سگنل فری کورے ڈور بنانے والے کیوں بھول جاتے ہیں کہ وہ جانے کتنے لوگوں کی حق تلفی کے مجرم ٹھہرتے ہیں اور ان کے لیے مسلسل اذیت کا سامان کرتے ہیں۔

☆ جامع مسجد گلزارِ حبیب میں خواتین کے لیے ’’مجلسِ خواتین گلزارِ حبیب‘‘ کی کارکردگی بھی قابلِ ستائش ہے۔ خواتین میں دین سے آگہی اور زندگی میں نیکی سے وابستگی کا شوق بڑھانے کے لیے

مجلسِ خواتین نے گزشتہ برسوں میں نمایاں کام کیا ہے۔ ہر ماہ چاند کی 2 اور 21 تاریخ کو ظہر اور عصر کے درمیان حلقۂ دُرود شریف کا تسلسل گزشتہ کئی برس سے اس مجلس کے زیرِ اہتمام جاری ہے۔ دو گھنٹے کی اس نشست میں حضورِ اکرم ﷺ کے مبارک نام کے عدد کی مناسبت سے 92 منٹ دُرود شریف کا وِرد ہوتا ہے اور ضروری عقائد اور مسائل سے آگاہ کرنے کے لیے مختصر درس لازمی رکھا گیا ہے۔ دُرود شریف کا وِرد اور اجتماعی دُعا مسائل و مشکلات کے حل میں بحمدہ تعالیٰ اکسیر ثابت ہوئی اور سیکڑوں خواتین فیض یاب ہوئیں۔ سال بھر درسِ قرآن سُننے اور حلقۂ دُرود شریف میں شریک ہونے والی یہ خواتین اور کم سن بچیاں نعت خوانی اور تقریر کی تربیت بھی یہاں حاصل کرتی ہیں اور ہر سال سالانہ محفلِ میلاد شریف بھی منعقد کرتی ہیں۔ گزشتہ گیارہ برس سے حضرت ماں جی قبلہ رحمۃ اللّٰہ علیہا کا سالانہ عرس مبارک بھی اِسی محفل میں منایا جاتا ہے۔ اس سال بھی ہفتہ 27 ستمبر 2025ء کو سالانہ محفل و عرس شریف کا انعقاد ہوا۔ مجلسِ خواتین کی نگرانِ محترمہ سیدہ باجی کے کلیدی خطاب کے علاوہ مجلسِ خواتین کی کارکنان اور ان کی ساتھیوں نے والہانہ عقیدت و احترام کے ساتھ نعت و مناقب پیش کیے، یہ تقریب پانچ گھنٹے جاری رہی۔ اس محفل میں کوئی مہمان خطیبہ یا نعت خوان مدعو نہیں کی جاتی بلکہ محلے ہی کی خواتین اور مستقل یہاں درس و حلقہ میں شامل ہونے والی خواتین کو نمائندگی دی جاتی ہے اور ان کے دینی ایمانی جذبہ و شوق پر ان کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی برکات ان سب کی زندگی میں ظاہر ہوئی ہیں اور ان سب میں نیکی بڑھی ہے۔ یہی خواتین سال بھر میں قرآنِ کریم کی تلاوت اور دُرود شریف کے مسلسل وِرد کا ہدیہ شمار کر کے حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللّٰہ علیہ کے سالانہ عرس شریف میں ایصالِ ثواب کے لیے پیش کرتی ہیں۔ مجلسِ خواتین کی نگران اور ان کی تمام ساتھی خواتین کی یہ کاوشیں قابلِ تحسین ہیں۔ اللّٰہ تعالیٰ انہیں مسلکِ حق پر استقامت اور ان کی نیکیوں پر انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

☆ مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی) نے دنیا بھر میں موجود اہلِ محبت و عقیدت کے لیے اِن ٹرنیٹ پر حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ اور خطیبِ ملت کی آڈیو، وڈیو تقاریر سُننے اور دیکھنے کے لیے ’’بلاگ‘‘ (Blog) بنا دیا ہے۔ لفظ ’’www.okarvi.com‘‘ ٹائپ کیجیے اور گھر بیٹھے فیض یاب ہوں۔ علاوہ ازیں فیس بک پر بھی فین پیج بنائے گئے ہیں۔ کچھ برس قبل امریکا میں مقیم جناب سید منور علی شاہ بخاری نے Sunni speeches کے نام سے ویب سائٹ بنائی اور علمائے اہلِ سنّت کی تقاریر کی رکارڈنگز اس میں جمع کی ہیں۔ پانچ برس قبل okarvi speeches کے نام سے ایک اور ویب سائٹ بنائی گئی ہے۔ اس ویب سائٹ پر صرف حضرت خطیبِ اعظم اور خطیبِ ملت کی سیکڑوں تقاریر محفوظ کی جارہی ہیں۔

☆ قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے سالانہ عرس شریف کی تقریبات میں اور ہر جمعۃ المبارک کو بھی جامع مسجد گلزارِ حبیب میں اجتماعی فاتحہ خوانی کا تمام اہلِ ایمان بالخصوص حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللّٰہ علیہ کے عقیدت مندوں اور وابستگان کو ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے۔

☆ گزشتہ برس سے تادمِ تحریر متعدد شخصیات اور افراد اس جہانِ فانی سے رحلت کر گئے۔

الحاج مرزا محمد ایوب کے داماد منصور احمد (کراچی)، محمد اسامہ (لاہور)، شیخ ہشام قبانی (امریکا)،

صاحب زادہ فضل الرحمٰن اشرفی کی خالہ زاد بہن (بانیاں گجرات)، مولانا مقصود احمد صابری (راول پنڈی)، نظام مصطفیٰ پارٹی کے الحاج محمد رفیع (کراچی)، محمد بشیر میمن کی والدہ محترمہ (کراچی)، فوزیہ احسان، محترمہ شازیہ ناز سبحانی کی ممانی (کراچی)، مولانا قاری نور عالم (دارالعلوم پری ٹوریا)، جناب سید عبدالرزاق گیلانی، خان شیر علی قوال، عطاء المصطفی محمد جنید (سانگلہ ہل)، مولانا قاری محمد یونس کے والد محمد رفیق (امریکا)، علامہ سید محمد حسینی میاں مدیر سنی آواز (بھارت)، حافظ محمد رضوان قادری (کراچی)، نیمپولا کے فیصل قادری کی والدہ محترمہ، مولانا قاری فضل رسول (امریکا)، قاری شاہد محمود کے والد محترم رحمت علی (لاہور)، حضرت مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری کی اہلیہ محترمہ (لاہور)، قاری اسمٰعیل ٹنکاروی، شعبہ نعت کے غوث میاں (کراچی)، جناب سید اسلم غزالی کی ہمشیرہ محترمہ (کراچی)، جناب محمد اکرام علی رضا (کاموں کی)، حضرت مولانا محمد شریف رضوی (بھکر)، الحاج لیاقت مصطفیٰ عاشق (مدینہ منورہ)، خطیب ملت کے ماموں زاد خالد شیخ محمد یونس کی اہلیہ محترمہ (چشتیاں شریف)، جناب سید انعام الحق کی اہلیہ محترمہ (کراچی)، خطیبِ ملت کی چچی محترمہ شہناز اختر (ساہی وال)، الحاج سید نسیم احمد زیدی قادری کی اہلیہ محترمہ ساجدہ بیگم (کراچی)، عبدالعزیز گیلانی، صاحب زادہ سید علی اشرف اشرفی ابن سرکار کلاں (بھارت)، جناب شمس الدین عظیمی (کراچی)، پیر عارف معین ظہوری، سید مختار النبی (برطانیا)، المدینہ نعت اکیڈمی کے سید وسیم احمد کی بھانجی (کراچی)، خطیبِ اعظم کے دیرینہ عقیدت مند جناب محمد سلیم پلمبر عرف سلیم سنّی (کراچی)، نعت خواں حافظ محمد مستقیم خان (کراچی)، حضرت مولانا محمد اکرم سعیدی کی اہلیہ محترمہ (کراچی)، عبدالماجد برنی، سید منیر شاہ (گوجراں والا)، ممتاز محقق و ادیب جناب خلیل رانا کی اہلیہ محترمہ (خانیوال)، سردار محمد لغاری (لاہور)، بلال موسانی کی والدہ محترمہ، مولانا غلام محمد چشتی کے والد محترم، حضرت پیر سیال شریف کی ہمشیرہ محترمہ، حضرت شیخ القرآن کے نواسے چودھری وارث علی مہر (گجرات)، حاجی عبدالرشید رضوی (نوشہرہ ورکاں)، خطیبِ ملت کے چچازاد الحاج محمد ظفر علی کے ماموں محمد سعید (فیصل آباد) مولانا مفتی عبدالنبی حمیدی (جنوبی افریقا)، الحاج جاوید معرفانی کے ماموں عبدالمجید عبدالاحد (ابوظہبی)، محترمہ رفعت سلطانہ کی والدہ محترمہ (دبئ)، محمد انور اوکاڑوی کے فرزند، آستانہ حجرہ شاہ مقیم کے سجادہ نشین، محمد عرفان کاس کے والد محترم (کراچی)، رانا محمد انور جوئیا (ساہی وال)، محترمہ فردوس انجم کے بھتیجے محمد عامر (منڈی بہاؤ الدین)، نعت خواں عبدالرحمٰن، حاجی فرحان یحییٰ (کراچی)، مولانا مہر رضا گولڑوی (چشتیاں شریف)، عبدالرحمٰن منصور (ڈربن)، فیصل دھما صاحب کے والد عبدالوہاب (دبئ)، کرنل محمد ارشد (کھرے پڑ شریف)، مولانا نثار علی اجاگر کی والدہ محترمہ (کراچی)، مولانا حسان علی صدیقی کی والدہ محترمہ، قاری رفیع الدین سیالوی (لاہور)، نعت خواں محمد شریف جمالی، آئی جی پولیس غلام نبی میمن کی والدہ محترمہ (کراچی)، محمد ناصر کی پھوپھی صاحبہ (کراچی)، حضرت صاحب زادہ محمد فضل الرحمٰن اشرفی (اوکاڑا)، الحاج امیر بخش بھٹی (کراچی)، حضرت الحاج پیر سید باقر علی شاہ کی اہلیہ محترمہ (کیلیاں والا)، محمد حنیف نوری کی ساس صاحبہ، غلام نظام الدین چھوٹے جامی صاحب، خطیبِ ملت کی خالہ زاد بہن کوثر طفیل (پیر محل)، الحاج امجد علی چشتی کی اہلیہ محترمہ (کاموں کی)، قاری

عاشق حسین سعیدی کے بہنوئی، خطیبِ ملت کی پھوپھی زاد بہن نسیم بشیر، مولانا سید عبدالوہاب اکرم کی والدہ محترمہ (کراچی)، حضرت میاں مسعود صاحب (بسّی شریف)، سید ثاقب علی کے والد محترم سید شرافت علی (کراچی)، خطیبِ ملت کے پڑوسی سید عارف علی شاہ بخاری، محترمہ فائزہ سید قمر کے ماموں محمد اقبال، الحاج نثار احمد ملک (کراچی)، مولانا مفتی نور محمد نعیمی (کراچی)، الحاج محمد پرویز اشرف کی ہمشیرہ محترمہ (نیویارک)، TV کے جناب محسن درانی (کراچی)، محمد حبیب بنگالی (کراچی)، محمد عامر چھیپا (کراچی)، سید حماد حسین کی پھوپھی صاحبہ (کراچی)، مولانا محمد اکبر زیرک (برطانیا)، حضرت مولانا محمد رحیم سکندری (سندھ)، علی بھائی خوش بو والے کی اہلیہ محترمہ (راول پنڈی)، محمد آصف سعیدی (کراچی)، نعت خواں محمد خاور نقشبندی کے والد محمد حبیب الرحمٰن (کراچی)، نعت خواں گل تعارف، سائیں لیاقت مجذوب (مظفر آباد)، مولانا غلام مصطفیٰ رضوی، خطیبِ ملت کے مرید محمد لیاقت خان قادری (کراچی)، پیر عبدالباسط صدیقی (ٹھٹھا)، الحاج خواجہ قدیر احمد سہروردی (کراچی)، حرم نبوی کے خطاط جناب شفیق الزمان کے جواں سال فرزند سکندر (کراچی)، مفتی سلیم اختر مصباحی (بھارت)، اہلیہ حضرت فقیہ ملت (بسّی بھارت)، ذوالفقار قائم خانی، شکیل شہزادہ قریشی، نعت خواں محمد فاروق قادری، جامع مسجد گل زارِ حبیب کے پڑوسی جناب جاوید حسین کی والدہ محترمہ (کراچی)، زیب لاکھانی بلڈنگ کے رہائشی حماد کے والد محمد میر صاحب، جناب اسلم بھائی کی اہلیہ محترمہ (سپاری والا کمپاؤنڈ)، جناب رضوان بھائی کے والد محمد صالح (یاسین اسکوائر)، جناب الحاج محمد سلیم خلجی (سپاری والا کمپاؤنڈ)، جناب اسلم کے والد جناب وسیم (سپاری والا کمپاؤنڈ)، جناب وسیم کے والد محمد معین (ڈولی کھاتا)، جناب حمزہ کے والد محمد رمضان (اقبال مارکیٹ)، جناب سلمان کی والدہ محترمہ (یاسین اسکوائر)، جناب زمرد ثقلین (کراچی)، مولانا لقمان سمنا کے شافعی (بھارت)، محمد ریاض (کراچی)، الحاج وسیم رفیع رحمانی (کراچی) ...... یہ سب قضائے الٰہی سے وصال فرما گئے۔ ربنا اغفر لنا ولا خواننا الذین سبقونا بالایمان، آمین

ہم ایک مرتبہ پھر ان تمام اخبارات و جرائد اور ٹی وی چینلز کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے سالانہ عرس شریف کے موقع پر خصوصی مضامین اور عرس مبارک کی تقریبات کی خبریں نمایاں شائع کیں۔ ان تمام حضرات وخواتین کے لیے ہم خیر و برکت کی دعا کرتے ہیں جنھوں نے مساجد، مدارس، مراکز، اداروں، خانقاہوں اور گھروں میں انفرادی اور اجتماعی طور پر ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللّٰہ علیہ اور حضرت ماں جی قبلہ رحمۃ اللّٰہ علیہا کو خراجِ عقیدت و محبت پیش کرتے ہوئے انہیں ایصالِ ثواب کیا۔ اللّٰہ تعالیٰ عزّ وجل سبھی کا ہدیہ قبول فرمائے اور ہمارے محسن و مربی حضرت خطیبِ اعظم اور حضرت اماں جی علیہا الرحمہ کے درجات بلند فرمائے، آمین

مجلسِ خواتین گل زارِ حبیب کی نگران اور ان کی معاون خواتین کا ہم خاص طور پر شکریہ ادا کرتے ہیں کہ وہ سال بھر نہ صرف دینی آگہی اور حصولِ برکات کے لیے محفلیں سجاتی ہیں بلکہ کلامِ الٰہی، دُرود شریف اور وظائف کا کثرت سے وِرد کر کے سالانہ عرس شریف کے موقع پر ایصالِ ثواب میں نمایاں حصہ لیتی ہیں۔ اللّٰہ تعالیٰ ان سب کو بے پناہ جزائے خیر عطا فرمائے، آمین

☆ اس مجلّے میں ہم سال بھر میں رونما ہونے والے اہم واقعات اور دینی مسلکی حوالے سے ضروری معاملات پر اظہار خیال کرتے ہیں۔ تلخ وترش باتیں بھی اصلاح وتعمیر کی غرض سے کرتے ہیں، کسی کی دل آزاری یا تضحیک وتحقیر سے ہمیں بحمدہ تعالی ہرگز کوئی علاقہ نہیں۔ ہم تک پہنچنے والی تحریروں میں سے بھی کچھ اس مجلّے میں شامل کی جاتی ہیں۔ ہم سے اس تحریر میں کوئی خطا یا کسی طرح کوئی کوتاہی ہوئی ہو تو اس کے لیے ہم بہت معذرت خواہ ہیں۔ کوئی بات اگر نادرست لکھی گئی ہو تو اس کی معافی چاہتے ہیں۔ کوشش ہوتی ہے کہ عبارات کی کم پوزنگ میں املائی غلطیاں درست کرلی جائیں۔ احتیاط کے باوجود اگر کوتاہی ہوئی ہو تو عفو ودرگزر فرمائیں۔ اپنی کارکردگی بہتر بنانے کے لیے ہم آپ کی مفید تجاویز اور کامیابی کے لئے آپ سے تعاون اور دعاؤں کے درخواست گزار ہیں۔ اللّٰہ تعالی عزّ وجل ہم سب پر اپنا فضل وکرم فرمائے، آمین بجاہ النبی الامین صلی اللّٰہ تعالی علیہ وعلی وآلہ واصحابہ وبارک وسلم اجمعین۔

من جانب

گل زار لیاقت قادری	صوفی صوبہ خان قادری	شیخ عتیق الرحمٰن انجینئر، یو اے ای
مرزا محمد ارشاد مغل، لاہور	محمد رضوان عباسی	شیخ محمد رفیق نقش بندی، اوکاڑا
صوفی غلام قادر قادری	الحاج سید اسد علی شاہ بخاری (پشاور)	شیخ خلیل احمد، اسامہ رضا، پتوکی
سید اسحٰق عادل شاہ قادری	حاجی جاوید معرفانی	ڈاکٹر محمد عثمان صدیقی، امریکا
عبد القادر کامران، سوازی لینڈ	انجینئر سید حماد حسین	الحاج افتخار الدین ارشد (جرمنی)
حاجی محبوب الرحمٰن قادری، برطانیا	مطلوب الرحمٰن زاہد	حافظ سعید احمد مکی، برطانیا
شیخ محمد عرفان نقش بندی، برطانیا	سید محمد ساجد قادری	مولانا شیراز منصور قادری، افریقا
صوفی محمد عرب، یو اے ای	شیخ ذی شان اشرف، پیر محل	مولانا قاری مظہر عباس، ہری پور
شاہد ایوب قریشی	محمد سلمان قریشی	پروفیسر از ہر عباس (ویانا)
سید تجمل یاسین (آسٹریا)	صابر علی حقانی، امریکا	شیخ نیک محمد، شرق پور شریف
صوفی ابو محمد قادری	محمد ابرار قادری (سعودی عرب)	شیخ تنویر احمد، چشتیاں شریف
مفتی محمد آصف قادری، یو اے ای	مولانا غلام محمد صدیقی، اٹک	خواجہ محمد نعیم، سیال کوٹ
شیخ محمد عمر، راول پنڈی	محمد زبیر خان قادری، بھارت	میاں ارسلان اقبال، سیال کوٹ
عبد اللطیف قادری	حیدر علی قادری	ہاشم منصور قادری، جنوبی افریقا
محمد ابراہیم اسمال قادری، افریقا	حمید اللّٰہ قادری	راجا عبد الحمید، آسٹریلیا
سید منور علی شاہ بخاری، امریکا	محمد الیاس، ہائی پوائنٹ	حافظ اللّٰہ رکھا (امریکا)
محمد اسحٰق اشرفی (جنوبی افریقا)	شہریار رحمانی (آسٹریا)	محمد حمزہ سجاد و برادران (راول پنڈی)
سائیں محمد الیاس حسین (امریکا)	حاجی رحیم الدین قریشی	شیخ منظور احمد قادری، لاہور
احمد رشید، جنوبی افریقا	حاجی محمد حسین میمن	شیخ محمد شفیق، لاہور

ابراھیم رضا منصور، سوازی لینڈ	محمد عثمان قلندری	پیر مقصود احمد سعید ، رائے ونڈ
الحاج حنیف ہارون دھوراجی	شیخ خالد رشید نقش بندی، فیصل آباد	صوفی منظور احمد ، وزیر آباد
سید نورانی حفیظ قادری	شبیر احمد قادری، مانسہرہ	سعود خلیل مغل، گوجراں والا
محمد نواز، امریکا	محمد مصطفیٰ (دکن، بھارت)	محمد افتخار حسن قادری، سعودی عرب
ملک محمد رمضان	غلام رسول قادری	محمد نادر خان قادری
شیخ فرید نثار، بھارت	غلام مصطفیٰ رضوی، بھارت	شیخ عمر علی، راول پنڈی
عبدالاحد حسن	مولانا محمد عرفان قادری	ندیم نیاز
حاجی محمد انور (اوکاڑوی)	مولانا علاء الدین قادری	محمد عالم عباسی
محمد راشد خان قادری	محمد ارشد عباسی	اصغر علی
الحاج شیخ محمد افضل، فیصل آباد	محمد زبیر الدین قریشی	حافظ محمد ناصر قادری
محمد عارف قریشی، چائنا	محمد الطاف قریشی قادری	محمد نور خان قادری
شیخ محمد عدیل خالد (ساہی وال)	سید سمیع اللّٰہ حسینی	محمد فرقان خان لالی
جنید لیاقت	محمد زین قادری	سید شعیب حسین، امریکا
سید ثاقب علی	حافظ محمد شفیق نورانی، ملتان	جنید رضا، بہاول پور
ہارون رشید، ابوظہبی	محمد بلال اشرفی (بھارت)	عبدالغفار داؤد
سید اسلام شاہ و برادران (امریکا)	محمد پرویز اشرف (امریکا)	محمد شفیق مہر (امریکا)
گل ریز قادری (بہاول پور)	عامر خاں درانی (آس ٹریلیا)	احسن عبدالرحمٰن
محمد تسنیم	الحاج ملک محمد خلیل (لاہور)	نسیم عطاری
سید مدبر حسینی	الحاج محمد علی تالیا (یو اے ای)	عجب چانڈیو
رضوان ملک	محمد احمد رضا	احسان اللّٰہ قریشی
وقاص مصطفیٰ قادری	کاشف ایوب قریشی	سید شاہ حسین راجا
شیخ عدیل لیاقت و برادران (پاک پتن)	شجاعت صدیقی	ملک بابر اعوان کوبکی قادری
الحاج چوہدری عبدالحمید، امریکا	محمد ربیع حسین کوبکی	محمد اقبال
عبدالرافع (مانی شیخ)	شیخ حمزہ ظفر (اوکاڑا)	محمد آصف خان
شیخ شکیل یوسف، لاہور	ظہیر قادری، حیدر آباد	فہد رحمٰن خان کوبکی
حاجی ساجد یعقوب	محمد احسن حسین	سید شارف علی بخاری
محمد حمزہ اوکاڑوی	محمد ناصر، لاہور	سید محمد احد حسنین شاہ
سید اخلاق حسین شاہ	محمد مبشر رضا	محمد کاشف احمد
عمر احمد صدیقی	سہیل عباس نیازی (فیصل آباد)	شیخ محمد حسان نوری اوکاڑوی
عبدالشکور	رضوان اسلم	سید محمد جنید قادری

محمد اویس آفریدی　　محمد مشاہد مزمل　　محمد عزیر
ملک شاہد اقبال　　محمد سلمان ارائیں

خادمین ومعاونین : مولانا اوکاڑویؒ اکادمی (العالمی)
Email : maulanaokarviacademy@yahoo.com

کمپوزنگ : سید محمد ساجد کوکبی ۔ **سرورق** : الحاج ساجد یعقوب
مسودہ بینی : محمد زین قادری ، محمد ربیع حسین کوکبی ۔ **نگرانی** : الیس این زیدی
طباعت : سید ثاقب علی

ان شاء اللہ تعالیٰ، حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا **44 واں** سالانہ مرکزی دو روزہ **عرس مبارک** جمعرات **31 دسمبر 2026ء** اور **جمعہ یکم جنوری 2027ء** اور سالانہ عالمی **یومِ خطیبِ اعظم** جمعہ، **یکم جنوری 2027ء** کو منایا جائے گا۔

In shaa Allaahu Ta'aalaa, the **44th Annual Central** Two-Day Urs Mubaarak of Hazrat Khateeb-e-A'zam *(Rahmatul Laahi Alaieh)* will be held on **Thursday, 31st December 2026** and **Friday, 1st January 2027**, in Karachi.The **Annual International Khateeb-e-A'zam Day** will be celebrated worldwide on **Friday, 1st January 2027.**

مجددِ مسلکِ اہلِ سنّت، عاشقِ رسول، محبّ صحابہ وآلِ بتول خطیب اعظم
حضرت مولانا **محمد شفیع** اوکاڑوی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کی تاریخِ ولادت
2 رمضان المبارک **1348** ہجری ہے۔
ان شاء اللّٰہ تعالیٰ آئندہ سال **1448** ہجری میں حضرت خطیبِ
اعظم علیہ الرحمہ کا **100** سالہ **جشن ولادت** منایا جائے گا۔

The date of birth of Mujaddid-e-Maslak-e-Ahle Sunnat, Aashiq-e-Rasool, Muhibb-e-Sahaabah Wa Aal-e-Batool Khateeb-e-A'zam Hazrat Maulana

Muhammad Shafee Okarvi

(Allaah have mercy upon him) is

2nd Ramadaan-ul-Mubaarak 1348 Hijree

In Shaa Allaahu Ta'aalaa **next year, in 1448** Hijree Hazrat Khateeb-e-A'zam's *(Allaah have mercy upon him)* **100th Annual day of birth** will be celebrated.

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للّٰہ الذی توحد بالعلوم بذاته وتفرد بکمال صفاته والصلوة والسلام علی حبیبه محمد المبعوث بساطع علومه وواضح معجزاته وعلی آله واصحابه اجمعین . نحمده ونصلی ونسلم علی رسوله الکریم.
انما یخشی اللّٰہ من عباده العلموا .

اولیاء اللّٰہ کی زیارت ومحبت جس طرح انسان کی عملی اوراخلاقی اصلاح وتربیت کے لیے نسخہ اکسیر اعظم ہے اسی طرح ان کے حالات وواقعات کا مطالعہ کرنا بھی بے حد مفید اور مجرب ہے۔ اولیاء کرام کا تذکرہ موجب نزول رحمت خداوندی ہونا محتاج دلیل نہیں۔ اسی طرح ان کے حالات وواقعات کا مذاکرہ مورث محبت الٰہی اور باعث حلاوت قلبی محتاج بیان نہیں اسی وجہ سے صلحاء سلف وخلف اوران کے شاگردین ومریدین اورمعتقدین ومتعلقین اس باب میں رسائل وکتب تصنیف کرتے چلے آرہے ہیں۔

زیرنظر کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جوکہ بقیۃ السلف ، حجۃ الخلف ، قدوۃ العلماء الراسخین مفتی قوم وملت ، خطیب العصر ، خطیبِ اعظم ، حضرت العلامہ سیدنا ومولانا حضرۃ العلامہ محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللّٰہ علیہ کے حالات زندگی اوران کے علمی وتحقیقی اورتبلیغی خدمات ، کاوشوں اورکارناموں پر مرتب کی جارہی ہے اوراس تصنیف لطیف کے لیے حضرت العلامہ محمد کوکب نورانی صاحب مدظلہ العالی کاوشیں کررہے ہیں۔

میری علامہ موصوف سے زمانہ طالب علمی ہی میں ملاقاتیں ہوئی تھیں۔ اس دوران علامہ موصوف نیو میمن مسجد کراچی میں خطابت کا فریضہ سرانجام دے رہے تھے اور ساتھ ہی حضرت العلامہ غلام علی رحمۃ اللّٰہ علیہ سے اسباق بھی پڑھ رہے تھے۔ اسی دوران علامہ موصوف نے اپنے مکان پر ختم القرآن کے سلسلے میں ایک پُر تکلف دعوت کا اہتمام کیا تھا۔ میں نے بھی اس پروگرام میں شرکت کی۔

اس کے علاوہ میری ان سے متعدد ملاقاتیں ہوئیں۔ علامہ موصوف بلند پایہ شہرت کے مرتبہ پر پہنچنے کے باوجود اس قدر ملنسار طبیعت کے مالک تھے کہ ہر چھوٹے بڑے اورآشنا ناآشنا سب ہی کے ساتھ اس طرح پیش آتے جیسے کہ آپ کے ساتھ اس کی برسوں سے شناسائی ہو۔ عرض یہ کہ علامہ موصوف سلف صالحین کے اخلاق وکردار کا ایک بہترین نمونہ تھے۔

علامہ موصوف نہ صرف ایک مقرر، واعظ اور مناظر تھے بلکہ آپ ایک متبحر عالم بھی تھے اسی وجہ سے ان کی تقاریر عام مقررین وواعظین کی طرح نہ تھی بلکہ ان کی تمام تر تقاریر اپنی ذات میں قرآن وحدیث ، آثار صحابہ کرام اور مفسرین ، محدثین اورآئمہ مجتہدین کے اقوال سے مزین دلائل پر مشتمل ہوتی تھی۔

آخر میں اللّٰہ تعالیٰ سے خصوصی دعا کی جاتی ہے کہ اللّٰہ کریم علامہ موصوف کی تمام تر مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت کا درجہ عطا فرمائے۔ آمین بجاہ رسولہ الامین ﷺ

تمام قارئین کرام سے درخواست ہے کہ اس کتاب کا بغور مطالعہ کیا جائے اور تمام متعلقین اور دوست احباب کو اس کتاب کا مطالعہ کرنے کی تاکید کی جائے تاکہ علامہ محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللّٰہ علیہ کے فیوضات عالیہ سے زیادہ سے زیادہ لوگ مستفید ہوسکے۔

امام المدرسین استاذ العلماء : حضرت علامہ ابوالفضل **محمد فضل سبحان قادری**

جامعہ قادریہ، مردان KPK، پاکستان

Wish for a **Ph.D** to be completed on
Khateeb-e-A'zam **Hazrat Maulana Muhammad Shafee Okarvi**

(Allaah have mercy on him)

"We eagerly anticipate the completion of a Ph.D. thesis in English, Arabic, or other languages by a scholar from outside Pakistan focusing on the revered qualities, impactful contributions, and profoundly insightful books of my esteemed father, *Mujaddid-e-Maslak-e-Ahle Sunnat* [The Reviver of the Sunni Path], *Khateeb-e-A'zam* Hazrat Maulana Muhammad Shafee Saahib Okarvi *(Allaah have mercy on him)*. Enthusiastic students willing to undertake research papers for a Ph.D. or MFIL degree on this subject are encouraged to reach out to us, as we are committed to providing comprehensive support and resources for their studies.

The translated English versions of Hazrat *Khateeb-e-A'zam's* *(Allaah have mercy on him)* books, a result of the Academy's translation efforts, are now available. It is our aspiration that these translations not only benefit the world but also serve as a means of further propagating the teachings of our faith. We urge Islamic scholars residing abroad to incorporate these materials into their educational institutions and scholarly circles, encouraging dedicated individuals to explore and contribute to this endeavor. Your involvement would bring us great joy."

Kaukab Noorani Okarvi

خواہش ہے کہ میرے والدِ گرامی مجددِ مسلکِ اہلِ سنّت خطیبِ اعظم حضرت مولانا محمد شفیع صاحب اوکاڑوی رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ کی کثیر الصفات شخصیت، کثیر الجہات خدمات اور ضخیم کتب پر پاکستان سے باہر بھی انگریزی، عربی یا کسی اور زبان میں پی ایچ ڈی کی جائے۔ پی ایچ ڈی یا ایم فل کا مقالہ لکھنے کے شوقین طلباء وطالبات ضرور ہم سے رابطہ کریں۔ ہم مواد فراہم کریں گے اور مکمل تعاون کریں گے۔ خطیبِ اعظم کی کتب کے ہم نے انگریزی تراجم کرائے ہیں تاکہ دنیا کو اس سے فائدہ پہنچے اور دین کی مزید ترویج کا سبب بنے۔ بیرونِ ملک مقیم علماء اپنے مدارس اور اپنے حلقے میں دیکھیں کہ کوئی محبت وعقیدت والا ایسا ہو جو یہ کام کرے، ہمیں بہت خوشی ہوگی۔

کوکب نورانی اوکاڑوی

بہت ضروری IMPORTANT	بسم اللہ الرحمن الرحیم الصلوۃ والسلام علیکَ یارسول اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ	بہت ضروری IMPORTANT

ان تمام دوستوں کو جو فیس بک استعمال کرتے ہیں یہ آگاہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ فیس بک پر مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی) کے ارکان نےاکیڈمی کے نام کا ایک فین پیج اور ایک حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے نام کا فین پیج ، ایک فین پیج حضرت خطیبِ اعظم حضرت علامہ مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کے نام سے اور ایک فین پیج جامع مسجد گل زارِ حبیب کے نام سے بنایا ہوا ہے ۔ ان چار کے سوا کوئی بھی پیج آفیشل اور صحیح نہیں ہے ۔
جن لوگوں نے خطیبِ ملت حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے نام سے پیج بنائے ہوئے ہیں ہم اُن سے عرض گزار ہیں کہ وہ ایسے تمام پیج بند کردیں تاکہ کسی غلط استعمال کی گنجائش نہ رہے ۔ احباب سے عرض ہے کہ درج ذیل عنوانات کے سوا کسی اور پیج کو صحیح گمان نہ کریں اور ان کے سِوا کسی کو ہمارے پیج جان کر کوئی رابطہ نہ کریں ۔
شکریہ

The web pages listed below are made and managed by the members ofthe MaulanaOkarvi Academy (Al-Aalami). We DO NOT have any other websites, social media pages, or accounts therefore we are not responsible for the content on the unofficial sites.

http://www.kaukabnooraniokarvi.com
http://www.okarvi.com
http://shafeeokarvi.blogspot.com/

https://www.facebook.com/Allaamah.Kaukab.Noorani.Okarvi.FanPage
https://www.facebook.com/Hazrat.Maulana.Muhammad.Shafee.Okarvi
https://www.facebook.com/Maulana.Okarvi.Academy/
https://www.facebook.com/Masjid.Gulzar.e.Habeeb/
https://web.facebook.com/Okarvispeechesnetwork/
https://www.facebook.com/okarviforum/
https://www.facebook.com/kaukabeahlesunnat/
https://www.facebook.com/kaukabokarvi/
https://www.facebook.com/muhibbaaneokarvi

https://twitter.com/Okarvi
https://twitter.com/MaulanaOkarvi
https://www.pinterest.com/okarvi/

http://www.dailymotion.com/maulanaokarviacademy
https://www.youtube.com/user/okarvispeeches
http://www.okarvispeeches.com/
http://www.sunnispeeches.com
http://www.youtube.com/c/AllaamahKaukabNooraniOkarvi

ہم خُرما و ہم ثواب

مجددِ مسلکِ اہلِ سنّت، محسنِ ملک وملت، عاشقِ رسول (ﷺ)، مُحبِّ صحابہ وآلِ بتول، محبوبِ اولیاء، خطیبِ اعظم حضرت الحاج علامہ قبلہ **مولانا محمد شفیع اوکاڑوی** قدس سرہ الباری و رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ نے خصوصی اجازت سے یہ اعلان فرمایا تھا کہ جس شخص کو کوئی حاجت ہو تو وہ دو رکعت نفل (نمازِ حاجت) پڑھ کر اللّٰہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ **313** (تین سو تیرہ) اصحابِ بدر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے طفیل میری جائز حاجت پوری فرمادے تو مَیں 313 روپے اصحابِ بدر کی طرف سے جامع مسجد گُل زارِ حبیب (ﷺ) گلستانِ اوکاڑوی (سابق سولجر بازار) کراچی کی تعمیر میں دوں گا - ان شاء اللّٰہ اس کی حاجت پوری ہو جائے گی-

الحمدللّٰہ ! حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللّٰہ علیہ کی اس بشارت سے اب تک ہزاروں افراد فیض یاب ہو چکے ہیں، لوگوں کا جائز کام ہو جاتا ہے اور مسجد بھی تعمیری مراحل طے کر رہی ہے اور صدقہ جاریۂ کا ثواب بھی بحمدہٖ تعالیٰ ملتا ہے- حضرت مولانا اوکاڑوی رحمۃ اللّٰہ علیہ کی اس زندہ کرامت سے آپ بھی اپنی مشکل دُور کر سکتے ہیں- مسجد گُل زارِ حبیب (ﷺ) کراچی شہر کی قدیم اور بڑی مساجد میں اپنی مثال آپ ہے- اس کی تعمیر میں تعاون فرمائیں - اللّٰہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے-

گُل زارِ حبیب ٹرسٹ

ڈولی کھاتا، گلستانِ اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی

اکاؤنٹ نمبر	:	A/c # 010-2024-7
برانچ کوڈ نمبر	:	(UBL) 0699
آئی بی اے این نمبر	:	PK64UNIL0112069901020247
فون نمبر	:	0092 21 3225 6532

اطلاع

ملک بھر سے جو لوگ جامع مسجد گل زارِ حبیب ، جامعہ اسلامیہ گل زارِ حبیب اور مزار شریف مولانا اوکاڑوی کی تعمیر و ترقی کے لئے عطیات بھیجنا چاہیں، ان کے لئے "آن لائن بینکنگ" کی وجہ سے یہ سہولت ہوگئی ہے کہ وہ اپنے ہی علاقے میں موجود یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ کی برانچ ہی میں ہمارا اکاؤنٹ نمبر اور برانچ کوڈ نمبر درج کر کے رقم جمع کرواسکتے ہیں، اس طرح انہیں منی آرڈر یا بینک ڈرافٹ بنوانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ ان احباب سے گزارش ہے کہ جب کبھی عطیات جمع کروائیں ہمیں بینک ڈیپازٹ سلپ کی فوٹو اسٹیٹ کاپی ضرور بھجوادیں تاکہ حساب میں دشواری نہ ہو۔

1- جامع مسجد گل زارِ حبیب

اکاؤنٹ نمبر	:	A/c # 010-2024-7
برانچ کوڈ نمبر	:	(UBL) 0699
آئی بی اے این نمبر	:	PK64UNIL0112069901020247

2- جامعہ اسلامیہ گل زارِ حبیب (زکوٰۃ، صدقات)

اکاؤنٹ نمبر	:	A/c # 010-2619-5
برانچ کوڈ نمبر	:	(UBL) 0699
آئی بی اے این نمبر	:	PK03UNIL0112069901026195

3- مزار شریف مولانا اوکاڑوی

اکاؤنٹ نمبر	:	A/c # 010-1344-9
برانچ کوڈ نمبر	:	(UBL) 0699
آئی بی اے این نمبر	:	PK86UNIL0112069901013449

(یہ تینوں اکاؤنٹ یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ، کراچی کی کیانی شہید روڈ برانچ میں ہیں۔)
گل زارِ حبیب ٹرسٹ کو دیئے جانے والے عطیات انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں۔

گل زارِ حبیب ٹرسٹ

ڈولی کھاتا، گلستانِ اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی

فون: 0092 (021) 3225 6532

E mail : gulzarehabibtrust@gmail.com

خوش خبری

مولانا اوکاڑویؒ اکادمی (العالمی) نے مجددِ مسلکِ اہلِ سنّت، خطیبِ اعظم حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے علمی تبحر، عشقِ رسول (ﷺ) اور محققانہ بصیرت کی آئینہ دار تقاریر کو محفوظ کرنے اور پھیلانے کے لئے ایک شعبہ قائم کیا ہوا ہے، اب تک تقریباً پانچ سو اہم موضوعات پر متعدد تقاریر محفوظ کر لی گئی ہیں- ارادہ ہے کہ ان سب تقاریر کو کتابوں میں محفوظ کیا جائے (ان شاءاللّٰہ تعالیٰ)

آپ ان تقاریر کی سماعت سے اندازہ کر سکیں گے کہ احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کے لئے آج بھی یہ تقریریں بیش بہا سرمایہ ہیں-

علاوہ ازیں دس موضوعات پر وڈیو کیسٹیں بھی دست یاب ہیں- تقاریر کی یہ کیسٹیں خود بھی حاصل کیجئے اور اپنے احباب کو بھی پیش کیجئے، بلاشبہ یہ گراں قدر تحفہ ہیں-

مولانا اوکاڑوی اکادمی العالمی (ریکارڈنگ و پبلشنگ ڈویژن)

53-بی، سندھی مسلم سوسائٹی، کراچی- فون: 0092 21 3452 1323

اپیل

۱۹۷۳ء میں مجددِ مسلکِ اہلِ سنّت، خطیبِ اعظم، حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمۃ والرضوان نے ڈولی کھاتا، گلستانِ اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی میں 1900ء سے مسجد کے لئے وقف قطعہ اراضی پر گلزارِ حبیب (ﷺ) ٹرسٹ قائم کر کے جامع مسجد گلزارِ حبیب (ﷺ) کی از سرِ نو تعمیر کا آغاز کیا تھا- ۱۹۸۰ء میں گلزارِ حبیب (ﷺ) ٹرسٹ ہی کے تحت جامعہ اسلامیہ گلزارِ حبیب (ﷺ) کا آغاز ہوا-

بحمدہٖ تعالیٰ مجوزہ نقشے کے مطابق تعمیری کام مسلسل جاری ہے- ان اداروں کی تکمیل کے لئے آپ خود تعاون فرمائیں اور اپنے حلقۂ اثر میں احباب کو ترغیب دیں- اللّٰہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے- مسجد گلزارِ حبیب (ﷺ) ہی کے احاطے میں حضرت خطیبِ اعظم کا مزار مبارک بھی تعمیر ہو رہا ہے-

گلزارِ حبیب (ﷺ) ٹرسٹ

گلستانِ اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی- فون: 0092 21 3225 6532

(اکاؤنٹ نمبر جامع مسجد گلزارِ حبیب PK64UNIL0112069901020247)

(جامعہ اسلامیہ گلزارِ حبیب PK03UNIL0112069901026195)

یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ، کیانی شہید روڈ برانچ کراچی

The respected Maulana Haafiz Muhammad Faarooq Khan Saa'eedee is the chief Leader of Jamaa'at-e-Ahle Sunnat Punjab. Who has his own unique eloquence and style of Oration. In the 34th and 41th Annual Urs Magazine, *"Al Khateeb"* two of his Urdu writings regarding the respected Hazrat Khateeb-e-A'zam *(Allaah have mercy upon him)* have been published. Now, for the Reader who read English, the English Translations of those writings are being presented. Translation : **S.Y.Z.Qaadiri**

Khateeb A'zam Pakistan Hazrat Allaamah Haafiz Muhammad Shafee Okarvi

(Allaah have mercy upon him)

Un Ka Andaaz-e-Sukhan, Maanind-e-Mauj-e-Aabshaar

His style of speech, is like the abundance of joyful waterfall

Chand Yaadayn Chand Baatayn

Some Memories Some Tributes

There is an indescribable unlimited series of memories regarding Khateeb-e-A'zam Pakistan Hazrat Allaamah Haafiz Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)* which has kept my heart and mind illuminated. And I ponder from where should I begin my expression?

Ze Farq Taaba Qadam Har Kujaa Keh Mee Nigaram
Karishmah Daaman-e-Dil Mee Kashad Keh Jaa Ieen Jaast

From his head to his toes, where ever I see

The marvels of my heart draws to his graceful beauty, that the place to see is this [has praised the beloved from head to the toe]

The very first time, I had the honour of seeing and listening Hazrat Khateeb-e-A'zam it was at the Annual gathering of *Dastaar-e-Fazeelat* [Annual Convocation] and distribution of certification in *Madrassah* (now Jaami'ah) Islaamiyah Anwaarul Uloom, Multaan Shareef. When this writer became aware, at that time this Annual gathering would be held at Baagh Laangay Khan [vicinity]. At that time, Anwaarul Uloom was built on Kachehree Road and Baagh Laangay Khan was also nearby.

(*Al Hamdu Lil Laah*, now Jaami'ah Anwaarul Uloom, with its three floored building and beautiful Jaami'ah Masjid is bestowing delight and freshness to the viewers from the adjacent main road near Qaddaafi Chowk (Kumbaaroun Walaa). Just near it, near Multaan in the suburbs of under-construction Motorway on several Acres of land the construction of "Jaami'ah Anwaarul Uloom Al-Aalami" has also started.)

In the Annual gathering of this established Uloom-e-Islaamiyah Center of Ghazaali-e-Zamaan Imaam-e-Ahle Sunnat Saiyyid Murshidee Allaamah Ahmad Sa'eed Kaazimee *(Allaah have mercy upon him)* the discourses of Hazrat Khateeb-e-A'zam would be the masterpieces and memoirs. The session in which the oration of Hazrat would take place, an overflown audience and large number of the listeners would engulf. His discourses were considered to be the true achievements of the Gatherings. Ghazaali-e-Zamaan Saiyyidee Murshidee Allaamah Kaazimee *(Allaah have*

mercy upon him) had great pride on this disciple student of his. He would listen to the discourses of Khateeb-e-A'zam with much sincere passion and during the discourse would bestow continuous commendation and blessings. Ghazaali-e-Zamaan would remember him by calling him, *"Hamaaray Haafiz Saahib"* [Our Respected Haafiz Saahib]. The session in which there would be the discourse of Khateeb-e-A'zam, the audience would donate financial support and favours for *Madrassah* [Islaamic School] with open-heart. On the appeal of Hazrat, a heap of money would pile-up on the stage, the women would even take-off their jewelry and send in the donation for *Madrassah*. This was the out-come of Hazrat's tongue.

The style of Khateeb-e-A'zam's oration was like this, that in his heart-captivating and most effecting voice, after *Khutbah-e-Masnoonah* [Sermon according to the Prophetic Traditions] in headline theme of the topic, according to the topic which was being described, he would recite a verse of the Holy Qur'aan. After presenting the verses of the Holy Qur'aan, Ahaadees of the Holy Prophet *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* and Aqaa'id of Legendary Personalities of Ummah from the authentic books of the opponents in favour of *Maslak-e-Haqq* [The True Path] he would present references. Along with it, according to the requirement of the occasion would often read the poetic verses of Imaam-e-Ahle Sunnat, Mujaddid-e-Deen-o-Millat Imaam Ahmad Razaa Khan Hanafi Qaadiree Barelvi *(Allaah have mercy upon him)* and sometimes of other Pious legendary personalities in his individual and unique ecstatic manner [full of spiritual trance] then a kind of immersed ecstasy would enthrall on the ones who would be listening and they would continually sway in a state of spiritual joy and uprising of delighted soul.

The discourses of Hazrat, would be overflown with arguments and proofs and would be filled with the references of *Ummahaatul Kutub* [Original Authentic books]. The style of his speaking would not be aggressive, would be counseling and reforming. After listening to these researched and logical [well-reasoned] discourses of two and half to three hours [2 and ½ to 3 hours], the shaken believes of many hearts had become firmly stable. Many ill-believers came on to the right Path. The correction of religious tenets [beliefs] and acts [practices] of uncountable people was done. This way, with the blessing and spiritual grace of his personality, thousands of devoted followers initiated to pursue the straight Path (*Al Hamdu Lil Laah*, All Praise be to Allaah)

Cheh Jaaduueest Nadaanam Ba Tarz-e-Ghuftaarash
Keh Baaz Bastah Zabaan-e-Sukhan Taraazaan Raa
I do not know what magic is there, in his manner of speech
That even the tongues of the highly eloquent speaker become locked [sealed]

Over-powering in every Era, in the words of Mirzaa Asadul Laah Khan Ghaalib, his way of eloquence and style of discoursing was such that;

Daykhnaa Taqreer Kee Lazzat Keh Jo Uss Nay Kahaa
Mayn Nay Yeh Jaanaa Keh Goyaa Yeh Bhee Mayray Dil Meyn Hai
Such was the delight of his speech that whatever he said

I felt as if those words were already in my own heart

It is the saying of the expertise that the Orator should be the owner of a captivating personality. He should have full-control on the language and words [discourse]. On the topic, he wants to give a speech, he should be a possessor of vast-knowledge and deep research on that topic. For the Orator purity is very important, without sincerity he can never be successful. Oration in a single moment fulfills the journey of centuries and oratory is the miracle of eloquent speech.

In the personality of Khateeb A'zam Pakistan Allaamah Haafiz Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy upon him)* all the mannerisms of Oration were present. His vastness of knowledge was accepted, not only by our own fellows rather even the opponents would accept as well. The Divine had bestowed him such beauty and manly courage that whoever would see him, he would just keep on seeing him. The beauty of his face would capture the entire gathering in its captivation. For the Orator and speaker, the expressions of face are utmost important. In the opinion of the writer of these words (who is an ordinary student of Fellow Orators) during the oration the geography of the face should not distort [the facial expression should not misrepresent], only screaming and yelling and slapping on the thighs is not the name of Oration.

Our Khateeb-e-A'zam on whichever topic he would give the speech; he would fulfil its rights. For him every topic was the stick of hand and watch of pocket. I can rightfully say this, the time by stopping and the winds by standing still would listen to Khateeb-e-A'zam. The discourses and speeches of Hazrat had aroused such revolution that the title of Khateeb-e-A'zam Pakistan became only specified for him.

Whenever he would come to Multan, then often he would stay in, "Relax Hotel" Kachehree Road or sometimes in "Hotel Shab Ruuz" on Dayrah Addaa. Ghulaam Dastageer Khaleel Qaadiree of Multan, would be obediently available near him. And he would have the responsibility of the details and order of all the programs of Multan Shareef and its surrounding areas. Once this writer in, "Relax Hotel" was present near Hazrat, then during this conversation I humbly stated that, usually my way of giving speech is valorous and continuous but when I speak in continuous fast-reading form then I read the Qur'aanic verses and poetic verses in your style. After hearing this he became very happy. Bestowed me many du'aas [good supplications]. During the same time, he inquired from me, besides giving speech and discourse what are your engaging activities? I told him that in the Department of Education I work as a teacher. After hearing this, he expressed a lot of happiness and along with it also advised that one should not only make oration the means of daily earnings, along with it, for earning livelihood one should keep on doing one thing or other.

He expressed about himself, that the world knows I belong to a well-known family of professional businessmen and am also associated with doing business myself. During this time, in the details of his past, a

well-known scholar of Religion and Orator Qaari Ahmad Hasan Gujraatee *(Allaah have mercy upon him)* was mentioned by him and the respected Hazrat said that while he was sick, I came in his honour to inquire about his health, he was much elderly in age, and I was in the days of my youth. Qaari Saahib while freshening the memories of his life said that when he was healthy and energetic, his oration was at its peak, then the listeners would show great appreciation, with a lot of praises and gifts and the women would take-off their jewelry and send as a devotedly presented gift. Since, now as I am confined to bed, so during this time of illness even the provision of my house is also sold-out, and there is no one who would show any concern regarding my condition. (The qualities and capabilities of a human on which he takes pride, he has no excellence in them, it is only the Benediction of the Divine). After describing this incident Hazrat Khateeb-e-A'zam said that due to this I advise the young orators and speakers that do not make only giving speech and oration as the means of livelihood [daily-earnings]. In good times, for your old age must keep on doing something. Just image, in this advice or counselling of his how much sympathy [warm-feeling] or well-wishing can be found.

In Eid-e-Meelaadun Nabee *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* gathering in Multan Shareef, in the superior court of Hazrat Peeraan-e-Peer Saiyyidinaa Abul Hasan Jamaalud Deen Moosaa Paak Shaaheed his speeches along with arguments and evidences would over-flown with the love of the Holy Prophet *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)*. The presiding of these gatherings would be done by Sujjaadah Nasheen, Makhdoom Ul Makhaadeem Hazrat Saiyyid Shaukat Husaien Geelaani *(Allaah have mercy upon him)*, (Makhdoom Saahib-e-Qiblah, was the real paternal Uncle of the former Prime Minister of Pakistan Makhdoom Zaadah Saiyyid Yoosuf Razaa Geelaani). (In these historical and ancient gatherings held under the management of Anjuman-e-Islaamiyah Multan, especially all the legendary personalities and organizers of the Geelaani Family, Makhdoom Saiyyid Haamid Razaa Geelaani, Makhdoom Saiyyid Alamdaar Husaien Geelaani, Makhdoom Saiyyid Rahmat Husaien Geelaani, Makhdoom Saiyyid Faiez Mustafaa Geelaani *(Allaah have mercy upon them)*, the heir, now the residing crown-prince Hazrat Makhdoom Saiyyid Wajaahat Husaien Geelaani, and all the princes and the progeny of *Ghausiyah* [Huzoor Ghaus Paak] would especially grace the occasion with their presence). The devotees and the lovers of the Holy Prophet *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* would come from far and near to illuminate their hearts and thoughts.

During the time, Hazrat Khateeb-e-A'zam was the member of *Majlis-e-Shooraa* [Federal Council of Pakistan] at that time the former Governor of Punjab Makhdoom Muhammad Sajjaad Husaien Qureshi (who is the father of Ex-Former Foreign Minister of Pakistan Makhdoom Shaah Mahmood Husaien Qureshi) invited Hazrat Khateeb-e-A'zam on special request to grace the Annual Urs of Shaiekhul Islaam Hazrat Ghaus Bahaa-ud Deen Zakariyaa Multaani with his presence. In those days the Annual session of Budget was also taking place, which Hazrat Khateeb-e-A'zam left and came to Multan. At the airport, Makhdoom

Sajjaad Husaien Qureshi Saahib himself, and also my younger brother Professor Doctor Muhammad Siddeeq Khan Qaadiree greeted welcome to him. And Hazrat Khateeb-e-A'zam on the same night, in two sessions of Urs gave historic discourses. The duration of which was approximately three hours.

This was presumably, the last visit of Multan of Hazrat's temporary life, when besides other programs he came in the Annual *Dastaar Bandee* [Annual Convocation] in Jaami'ah Ghausiyah Hidaayatul Qur'aan in Mumtaazabaad. This was probably the month of Jamaadal Ukhraa, he in his especial style of oration, described in a faith enlightening, falsehood destroying, soul nourishing, spiritually delightful speech about the Companion of the Prophet-hood, the Heir of the Prophet, the First Caliph Saiyyidinaa Hazrat Abu Bakr Siddeeq-e-Akbar *(Allaah is well-pleased with him)*. In the end of the discourse, he stated this memorable sentence, "That Siddeeq-e-Akbar *(Allaah have mercy upon him)* who had sacrifice his everything on the Holy Prophet *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)*, for Siddeeq is only just the Prophet of Allaah."

Aur Maal o Zar Day Kar Bhee Sab Kuchh Bach Gayaa Mayray Liyay
Ik Khudaa Mayray Liyay Ik Mustafaa Mayray Liyay

Even after giving away all possessions, everything is left with me [I lost nothing]
For me, is one Allaah, for me, is one Prophet *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)*

This was the title of his entire life. So, in the name of that blessed Personality give charities with open-heart (meaning) for this Educational Institute. Thus, then what, hardly anyone must have remained deprived of this virtuous deed. The Principal organizer of Madrasah Hazrat Allaamah Muftee Muhammad Hidaayatul Laah Pasroori and the beloved younger-brother of this writer, Professor Doctor Muhammad Siddeeq Khan Qaadiree (Professor Nishtar Medical College, Multan) said that this discourse of Hazrat will be remembered in ages. Now, the writer of these lines, should refresh how many memories of his? Since, now as I have sat down to write, the windows of my heart and mind have opened. *In Shaa Allaah* [If Allaah Wills] and the life remains, next time I will elaborately express in writing the personality and thoughts of Hazrat Khateeb-e-A'zam *(Allaah have mercy upon him)*.

It is a point of delight that after Khateeb-e-A'zam *(Allaah have mercy upon him)* his seat has not remained empty in any form. The heir [crown-prince] of Hazrat, Khateeb-e-Millat Hazrat Allaamah Kaukab Noorani Okarvi not only kept steady and established the great Religious, Spiritual and Propagating mission of his highly status respected Father, rather in view of the needs of Modern times advanced it much forward. The services which Khateeb-e-Millat by his discourses, teachings lessons of Qur'aan, writings publications and other modern resources of the correct Religion of Hanafi Ahle Sunnat Wa Jamaa'at is giving, without any personal motive and diplomacy and is fulfilling the duty of raising the True Words of Allaah, it is certainly only his share [portion]. This is such an affair, which is taking place right in front, that Doctor Kaukab Noorani Okarvi single-handedly,

all by himself, is striving to do such great work which other institutes cannot even do by combing together.

Ieen Kaar Az Tou Aayad Wa Mardaan Chuneen Kunad
Well done, this kind of work can only be done by you, Great men only do such kind of work

Khateeb-e-Millat worthily deserves praise and appreciation on behalf of the entire Jamaa'at Ahle Sunnat. Certainly, the elevated soul of Khateeb-e-A'zam Pakistan *(Allaah have mercy upon him)* in the loftiest ranks of Paradise will be very delighted and contented with his this highly-esteemed noble son. Allaah Almighty would continue the intellectual and spiritual graciousness and blessings of Hazrat Khateeb-e-A'zam Pakistan and would increase the age, knowledge, research and divine success of Khateeb-e-Millat Doctor Kaukab Noorani Okarvi. Aameen [So it be, by the honour of the Chief of the Messengers].

Ieen Du'aa Az Mann Wa Az Jumlah JahaanAameen Baad
This supplication is mine, and is for the entire world - may it be answered with Aameen

2. Khateeb A'zam Pakistan Hazrat Allaamah Haafiz Muhammad Shafee Okarvi

(Allaah would make his grave lustrous)

Woh Jis Peh Fann-e-Khitaabat Hazaar Naaz Karay
He the One on whom the skill of Oratory takes pride
Chand Yaadayn Chand Baatayn (Dusara hishsah)
Some Memories Some Tributes

Some part of the written lines of memoirs regarding the respected Khateeb-e-A'zam Pakistan Hazrat Allaamah Haafiz Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy upon him)* with the title of, "Chand Yaadain Chand Batain" [Some Memories Some Tributes] has been published in 34th Magazine, *"Al Khateeb"* of the year 2017. The recent recollections are a continuation of that series. Without any doubt, the jewel of oration is a gift of the Divine. Oration is the name of the power of remembrance, beauty of thought, vastness of research, ability to express one's inner thoughts, soundness of reasoning [logical strength] and self-confidence. Oration is connected to both heart and body. This matter is also well-accepted, it is very important that the Orator must have a good voice because only this is the mean of the success of speech and discourse. Good voice directly effects the heart. Hazrat Khateeb-e-A'zam Pakistan's elegance of giving speech, mannerism of expression, style of articulation possessed all the beauties and merits of oratory. The way of Hazrat's giving speech was soft like a rose petal, and pure like a drop of dew.

Har Ayk Sukhan Meyn Dil-e-Sang Ku Gudaaz Karay
Woh Jis Par Fann-e-Khitaabat Hazaar Naaz Karay
By every single word, it melts even a stone-hearted heart
The one upon whom the art of oratory itself takes a thousand pride
Thhee Jis Kay Husn-e-Tilaawat Meyn Baarish-e-Anwaar

Dilon Ko Cheer Gaee Uss Kee Shokhi-e-Guftaar

In whose beautiful recitation there was a shower of Divine Light
The forwardness of his sharp-speech is rooted in the hearts

The way of giving speech of Hazrat Khateeb-e-A'zam was such that after the Prophetic Sermon according to Sunnah, he would recite a Qur'aanic verse according to the topic, Prophetic Ahaadees, then after describing the beliefs *[Aqaa'id]* of the Legendary Elders of Ummah from the authentic books of the opponents he would present undeniable [unquestionable] references in favour [support] of the correct believes of Ahle Sunnat. Along with it, often according to the occasion, in his unique and especial style he would read the poetic verses of Mujaddid-e-Deen o Millat Imaam-e-Ahle Sunnat Imaam Ahmad Razaa Khan Muhaddis-e-Bereilly *(Allaah have mercy upon him)* and at times of other respected Leader's poetic verses too, then the audience would sway in state of ecstasy and spiritual joy.

This was any year of the decade of 1970's, the Annual gathering of *Dastaar-e-Fazilat* [Annual Convocation] Jaami'ah Anwaarul Uloom Multan was being held in Qal'aah Kuhnah Qaasim Bagh's historical plot. At that time, Anwaarul Uloom due to being on Kachehree Road was just nearby. It was the night session of Jaami'ah Anwaarul Uloom's Annual gathering, Ghazaali-e-Zamaa*n*, Raazi-e-Dauraa*n* Saiyyidee wa Murshidee, Hazrat Saiyyid Ahmad Sa'eed Kaazimee *(Allaah have mercy upon him)*, many Scholars and Spiritual Leader were present on the stage. Hazrat Khateeb-e-A'zam had just begun his discourse, when all of a sudden, the mood *[temperament]* of the weather changed, swift and fresh winds and rain changed into a form of storm and breezy spring winds. Qal'aah Kuhnah [Old Fort] is the most-elevated and high-land of Multan and the gathering was taking place in the highest plot of Qal'aah Kuhnah. From four sides the vicinity was open. It is obvious that the maximum effect of this storm would have been on this side. It was very close that the packed gathering would have scattered [up-rooted] the people would have dispersed. Hazrat Khateeb-e-A'zam inquired from the audience that will you hear the speech? All of them replied in one voice, yes will certainly listen. He said that then do like this, that two people from each side must hold the bamboos of the tents securely. The people did just like this, after sometimes the tents also started becoming firmly set in its place. At that time, the condition was somewhat like this, according to the poet;

Iss Taraf Hai Chashm-e-Giryaan, Uss Taraf Abr-e-Bahaar
Daykhnaa Hai Aaj Kis Say Kitnaa Royaa Jaa'ay Gaa

On one side were eyes full of tears, on the other side were clouds of spring rain
Now have to see, who will be able to cry in tears how deeply [much] today

Salaam [salutation] to the firm resolve and steadfastness of Khateeb-e-A'zam that by being unconcerned with the surroundings he kept giving the speech while holding on to his ground. Also, countless praises to the listeners of this gathering, who also kept listening to the speech while being steady. During the speech, when Hazrat

Khateeb-e-A'zam started reading the poetic verse of A'laa Hazrat Imaam-e-Ahle Sunnat Shaah Ahmad Razaa Khan Muhaddis-e-Bereilly *(Allaah have mercy upon him)*, *"Parhaa Bay Zabaanon Nay Kalimah Tumhaara, Hai Sang o Shajar Meyn Bhee Charchaa Tumhaara"* [Your words of praise is on the tongues, Your mentioning echoes through the stones and trees], then the entire crowd started reading with him and the audience kept sitting while being passionate and vibrant in the Love of the Holy Prophet *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)*. At that time, the occurrence of Almighty Allaah's Phenomenon turned-out to be such that the swift and fresh winds halted and the rain stopped and the speech of Hazrat ended at the scheduled time.

Hum Badaltay Hayn Rukh Hawaa'on Kaa
Aa'ay Dunyaa Hamaaray Saath Chalay
We are the ones who change the direction of the winds
Come, world, walk with us

Hazrat Ghazaali-e-Zamaan *(Allaah have mercy upon him)* bestowed many supplications to Hazrat Khateeb-e-Pakistan. The respected Scholars and the honorable spiritual Leaders accepted that the title of Khateeb-e-Pakistan is well-suited only for him. Sharaf-e-Millat Hazrat Allaamah Muhammad Abdul Hakeem Sharaf Qaadiree *(Allaah have mercy upon him)* writes in, *"Azamaton Kay Paasbaan"* [The Guardian of Greatness] Khateeb-e-Pakistan Hazrat Maulana Al Haaj Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy upon him)* was such an Orator on whom the oratory takes pride. His speech would be a treasure of awareness [wakefulness] adorned with arguments and proofs. The style of giving speech was so charming and captivating then even the opponents would also listen and would be bound to accept after listening. The magic of a voice drowned [filled] in passion and warmth would deeply move the listeners [audience]. When he would do the recitation of the Holy Qur'aan then a kind of spiritual delight would over-cast the listeners. His specialty was this, that he would often reads the Na'at poetry of A'laa Hazrat Imaam-e-Ahle Sunnat Maulana Shaah Ahmad Razaa Khan Barelvi *(Allaah have mercy upon him)* and would explain its meaning in simple comprehensive way.

In 1972, from Madrassah Islaamiyah Ashaa'atul Uloom, Chakwaal, Eid-e-Meelaadun Nabee *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)'s* gathering was organized in Masjid-e-Khawaajgaan. While giving speech in this Allaamah Okarvi said, "These days a strange atmosphere has formed; if it is required to find out from anyone if he is Sunni or not? Then it is often said, that yes, he is a firm Sunni, he celebrates Meelaad Shareef and Giyaarahween Shareef, he stands-up and read Salaat o Salaam etc., etc. Along with it, if it is inquired from him, does he reads Namaaz or not? Then the answer is received in negation. After saying this, he stated while emphasizing, "What kind of Sunniyat is this?" Sunni is the One, whose *Farz* [mandatory] is *Farz* [mandatory] he does not even discard the Sunnah of the Holy Prophet *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)*. The one who does not fulfill *Farz* [Mandatory] of Allaah what kind of Sunni is he? Hazrat Allaamah Okarvi

(Allaah have mercy upon him) was a possessor of captivating and graceful personality. He had great regard for honouring the elders and having much courteousness and compassion for the youngers, this was his most prominent attribute. In private conversation also with one another, he spoke in lively spirit, pleasant nature, and noble mannerism which was his second nature. *(Azamaton Kay Paasbaan, pg.13, 14)*

Hazrat Khateeb-e-A'zam was a unique and incomparable preacher. Was a daring [fearless] interpreter [spokesman] of Maslak-e-Ahle Sunnat, a custodian for honouring the greatness of the Propagators of Islaam, the guardian of values and traditions of the noble elders. The people of Karachi cannot ignore his favours. He especially in doors and windows, lanes and corners of the city of Karachi, swayed the honour and dignity of his most-beloved Holy Prophet *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)*. And introduced every young and elderly with *Maslak-e-Haqq* [True Path]. He had a personality of multiple qualities. In a small period, all by himself he did such endeavor which the others could not even do in ages while being mutually combined.

Aafreen Baad Bareen Himmat-e-Mardaana-e-Tou

Well done, what can be said about your manly great courageousness and determination

Almighty Allaah would continue and fulfill with excellence Hazrat Khateeb-e-A'zam Pakistan's intellectual, spiritual and propagating graciousness and blessing through Hazrat Allaamah Doctor Kaukab Noorani *(Allaah would increase his grandeur)*. Aameen by the grace of the Holy Prophet *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)*.

☆☆☆

حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی صاحب بہت عرصے سے آگاہ کررہے ہیں کہ دشمن عناصر کی سازش ہے کہ ملک میں سیکولرازم رائج کیا جائے، اس کے لیے سب سے پہلے علماء اسلام کو لوگوں میں متنازع بنا دیا جائے تاکہ عوام کا ان سے اعتماد اٹھ جائے اور لوگوں میں ایمانی غیرت اور جذباتیت ختم یا کم ہوجائے۔ بنام علماء ایسے لوگ متعارف کروائے جائیں جن کی وجہ سے غلط تاثرات قائم ہوں۔ روز ہی کوئی نیا موضوع، کوئی اختلافی بات اُجاگر کر کے فتنہ وفساد بڑھایا جائے۔ ان سازشوں کے محرک یہود اور ان کے آلہ کار قادیانی ہیں۔ ایسے میں ہم سب کو بہت ہوش مندی اور احتیاط کی ضرورت ہے۔ اللّٰہ تعالی جل شانہ اپنے حبیب کریم صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے اور اسلام، مسلمانوں اور پاکستان کے دشمنوں کو ناکام فرمائے۔

Appeal

In 1973, *Khateeb-e-A'zam*, Hazrat Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)* established the Gulzar-e-Habib Trust and started the construction of Jaame Masjid Gulzar-e-Habib *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* in Doli-Khaata Gulistan-e-Okarvi (Soldier Bazaar) Karachi, Pakistan on land dedicated for this purpose since 1903.

In 1980, under the management of Gulzar-e-Habib *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* Trust, Jaami'ah Islaamiyah Gulzar-e-Habib *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* was established.

Al hamdu Lil laah according to the plan the construction work is still in progress. For the completion of these holy institutes *(Masjid* and *Madrassah)*, please contribute and assist, and also motivate people in your circle to do so. May Allaah Ta' aalaa give you abundance blessings.

The holy shrine of *Khateeb-e-A'zam,* Hazrat Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)* is also being constructed within the boundaries of the Masjid Gulzar-e-Habib *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam).*

Gulzar-e-Habib Trust

Gulistan-e-Okarvi, (Soldier Bazaar), Karachi , Tel # (009 221) 3225 6532

Acc # Jaame Masjid Gulzar-e-Habib

010-2024-7, Branch Code # 0699

IBAN NO : PK64UNIL0112069901020247

United Bank Limited (Kayani Shaheed Road Branch) Karachi

Acc # Jaami'ah Islaamiyah Gulzar-e-Habib

010-2619-5, Branch code # 0699

IBAN NO : PK03UNIL0112069901026195

United Bank Limited (Kayani Shaheed Road Branch) Karachi

Acc # Mazaar Shareef Maulana Okarvi

010-1344-9, Branch code # 0699

IBAN NO : PK86UNIL0112069901013449

United Bank Limited (Kayani Shaheed Road Branch) Karachi

The donations given to Gulzaar-e-Habib trust are exempted from Incom tax.

Accomplish Desires And Attain Rewards

Mujaddid-e-Maslak-e-Ahle Sunnat[Reviver of the true Sunni Path], *Muhsin-e-Mulk o Millat* [Benefactor of the Country and Nation], *Aashiq-e-Rasool* *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)*[Lover of the Holy Prophet], *Muhibb-e-Sahaabah Wa Aal-e-Batuul* [Lover of the Companions and the Progeny of Hazrat Saiyyidah Faatimah Batuul *(Allaah is well-pleased with them)*], *Mahbuub-e-Auliyaa* [Beloved of the Friends of Allaah], *Khateeb-e-A'zam* [Greatest Orator] Hazrat Al Haaj Allaamah Qiblah Maulana Muhammad Shafee Okarvi ***(Allaah have mercy on him)*** had announced this with special permission that,

"If a person has any legitimate desire then he should read two *Rak'aat Nafl (Salaat/Namaaz-e-Haajat)* and supplicate to Allaah Ta'aalaa that by the mediation of **313** *As-haab-e-Badr* [**313** Participants of the holy-war of Badr] *(Allaah is well-pleased with them)* fulfill my lawful desire so from the side of **313** *As-haab-e-Badr*. I will give **313 rupees** for the construction of Jaame Masjid Gulzar-e-Habeeb *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* Gulistan-e-Okarvi (Soldier Bazaar), Karachi. *In Shaa Allaah* his desire will be fulfilled.

Al Hamdu Lil Laah! By the glad tidings of Hazrat Khateeb-e-A'zam *(Allaah have mercy on him)* till now millions of people have been benefitted, their lawful desires are fulfilled. And the Masjid is also gradually fulfilling the constructive stages and the rewards of *Sadaqah-e-Jaariyah* [Continuous Charity] is also being received. You can also dispel your difficulties with this living munificence of Hazrat Maulana Okarvi *(Allaah have mercy on him)*. Jaame Masjid Gulzar-e- Habeeb *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* is unique amid the ancient and big Masaajid of the city of Karachi.

Please cooperate in its construction. May Almighty Allaah give you excellent rewards.

Gulzar-e-Habib Trust
DoliKhaata, Gulistan-e-Okarvi
(Soldier Bazaar), Karachi
Tel: (009 221) 3225-6532

Account # 010-2024-7, Branch Code # 0699
IBAN NO : PK64UNIL0112069901020247
United Bank imited, Kayani Shaheed Road Branch, Karachi
gulzarehabibtrust@gmail.com

Bismil Laahir Rahmaan Nir Raheem

On the Appeal of
Maulana Muhammad Okarvi Academy *(Al Aalami)*
and Sawaad-e-A'zam Ahle Sunnat Haqeeqee

Every year on the third sacred Friday of the month of Rajab

International *Khateeb-e-A'zam Day*

Is celebrated. In this country and also overseas in all *Masaajid* of Ahle Sunnat Wa Jamaa'at in the Friday Sermons the sacred Religious Leaders and Orators present their devotional tribute and love to *Mujaddid-e-Maslak-e-Ahle Sunnat* [The Reviver of the True Sunni Path], *Muhsin-e-Mulk o Millat* [The Benefactor of the Country and Nation], *Aashiq-e-Rasool* *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* [The Lover of the Holy Prophet *[Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam]*, *Muhib-e-Sahaabah wa Aal-e-Batool* [The Lover of the Companions and the Progeny of Hazrat Faatimah Allaah is well-pleased with them], *Mahboob-e-Auliyaa* [The Beloved of the Friends of Allaah], *Khateeb-e-A'zam* [The Greatest Orator] Hazrat Al Haaj Allaamah Qiblah **Maulana Muhammad Shafee Okarvi** *(Allaah would have mercy on him and elevate his grades)* and do *Faatihah Khawaani* for forwarding rewards. This act of them is the expression of their immense love and devotion for the Benefactor and the praised Celebrity of Ahle Sunnat Wa Jamaa'at and also their support of the True Path.

In Shaa Allaah Ta'aalaa like previous years this year also, on the third Thursday and Friday of the month of Rajab, the two day ceremonies of the central Annual Urs Mubaarak will be held in Jaame Masjid Gulzaar-e-Habeeb *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)*, Gulistaan-e-Okarvi (Soldier Bazaar) Karachi. It is requested to you that for *Ieesaal-e-Sawaab* [Forwarding Rewards] to Hazrat Khateeb-e-A'zam Pakistan *(Allaah have mercy and him)* make arrangements for celebrating

Khateeb-e-A'zam Day
on Friday 09th January 2026

In Religious Centre's, *Masaajid* and *Madaaris* and become favorable near Allaah Almighty. *(Jazaa Kumul Laah Ta'aalaa)*

(Please must send the details to the newspapers and magazines about the events taking place in this connection for printing in thier publication.)

Contact: 0092 21 3225 6532
Mobile: 0306-2208613 / 0311-2029386

Email: gulzarehabibtrust@gmail.com

یا محمد
مرقد مبارک امیر اہل سنت
زندگی وقف کی جس نے دیں کیلئے
اس کی پاکیزہ سیرت پہ لاکھوں سلام
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ والہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وہ زندگی بھر چراغ روشن کرتے رہے۔

عشقِ رسول ﷺ ان کا شیوہ اور ذکرِ رسول ﷺ ان کا وظیفہ رہا۔

سمتوں میں ان کی صدائے حق کی گونج تھی۔ ملک ملک، قریہ قریہ، گلی گلی، دینِ مبین کا پرچم

اٹھائے ساری زندگی وہ اندھیرے دُور کرتے رہے، روشنی پھیلاتے رہے۔

وہ مسیحانفس تھے، معجز بیان، جمال پیکر، کمال مظہر……

انہیں مسلکِ اہلِ سنت کے مجدد کا رتبہ ملا اور وہ خطیبِ اعظم پاکستان کہلائے۔

وہ اعلائے کلمۂ حق کا مبارک فریضہ انجام دیتے رہے، وہ زندگی بھر چراغ جلاتے رہے۔

مہرِ شریعت، بدرِ طریقت، محسن اہلِ سنت، حضرت علامہ مولانا **محمد شفیع اوکاڑوی** علیہ رحمۃ الباری و نور اللہ مرقدہ

۲۱ رجب المرجب ۱۴۰۴ھ بمطابق ۲۴/ اپریل ۱۹۸۴ء کو عازم عالم بقا ہوئے۔ (انا للہ و انا الیہ راجعون)

ان کے نیازمند، منتظمین مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی)، ارکانِ گل زارِ حبیب (ﷺ) ٹرسٹ اور صاحب زادگان

حسبِ روایت ماہِ رجب کی تیسری جمعرات اور جمعہ کے شب و روز اپنے مربی و مرشد کے لئے وقف کر رہے ہیں۔

43 ویں سالانہ جشنِ عرس سراپا قدس کی روح پرور تقریبات میں آپ کی شرکت حضرت مولانا قبلہ علیہ الرحمہ

سے اظہارِ محبت و عقیدت کے علاوہ تجدیدِ عشقِ رسول بھی ہے اور تائیدِ مسلکِ اہلِ سنت بھی۔

عرض گزار: **کوکب نورانی اوکاڑوی غفرلہ**

(چیئرمین) مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی)، گل زارِ حبیب ٹرسٹ

حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی

خطیبِ پاکستان علیہ الرحمۃ

ترتیب:

جمعرات: 8 جنوری 2026ء (جامع مسجد گل زارِ حبیب، گلستانِ اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی)

عشاء کی نماز کے بعد چادر پوشی و گل پاشی اور علمائے کرام کے خطابات

جمعہ: 9 جنوری 2026ء نمازِ جمعہ سے پہلے وردِ کلام ربانی، نمازِ جمعہ کے بعد ختم شریف، دعا اور ہدیۂ دُرود و سلام

رابطہ: 53-بی، سندھی مسلم ہاؤسنگ سوسائٹی، کراچی 74400

فون: 3452 1323, 3452 5343 مسجد گل زارِ حبیب 3225 6532 (009221)